







۴۱  
لیشاہ خراسان کی زیارت شریف  
مردوس کا رخ زار و ملاک طوط ہے  
مردون جهان موتی کاظم کا خلف ہے  
میں خاک کا جو ذرہ ہو سودر خف ہے

اس تختہ دنیا پر اگر عرش برین ہے  
حقاودہ زمین ہر وہ زمین ہے ہر وہ زمین ہے

۴۲  
ایک کو صد تے جو دیکھ کی جا  
بیشیم تے قریب جی ہو دنیا سے در  
لکھا کر اظن ضعیف شہ زری جاہ  
ستاد جیج کیب سے افزود بر و اللہ

رستے میں تو زار کو حفاظت خدا کی  
اور شہر کی بخشش چھٹا تے ہر رضا کی

۴۳  
مولا کا میر غم غریب بفریاد ہے  
خفا کہ دنیا مالک تسلیم و رضا ہے  
اودھنا سن تاس جی لقب پر و جاب ہے  
خدا میں محبوب کی شفاعت کا ہوا ہے

جرات میں ید اللہ کی شمشیر کا وارث  
عزبت میں ہر مظلوم کی شہیر کا وارث

۴۴  
اللہ سے خفیج و خدا کی شرکت  
وہ سوسہ جوت پر خودہ ایہ رحمت  
وہ شمسہ روضہ ضعیف اور وہ قدرت  
اللہ کی قدرت پر جبرائیل کی قدرت

زردار و زکو رست جو بہت ہوئی پور  
وہ ان فاطمہ پوتی کے لیے رو ہر یارو

۴۵  
نعل بیان کنی برات ہوا یک  
ات کو اس دھوین سوتی جو میں غمناک  
دیکھا کہ ہر اک بی بی گریبان کی جاں  
بہشتی نہ ہو خون کا لکیرین پر جاں

جاتی ہر وہ رخسار کر یہ لحد کو  
اب جاتی ہوں دیکھ کے لیے میں سرحد کو

۴۶  
جبران پہلی وہ زائرہ شاہ خدان  
اور عظیم لیا و دھرتے اس بی بی کا دامان  
کی سرفراز ملکوت شاہ شہیدان  
نمکون ہو اثار کو دم پرین زبان

تہلاؤ مجھے اسم شریف اینا زبان سے  
جاتی ہو کہان اور تم آئی غنیم کہان سے

نہ جاتی



۴۰  
اس کی بی بی نے سر کرکھا ہوا کیا کیا  
جس نام نشان ہو نہیں نہ پوچھو پوچھو میرا  
میں ہوں کہ وہ قد میں بھی جیسو نہیں آرام  
میں ہوں نہ پتلی ہو اچھا گل نام

۴۱  
کیون شہنشاہ زوار کرین نام  
جس میں اپنا کئے شہاہ سرفراز  
زار و زیارت کو ادا کرنا ہر آغاز  
نی ہن خواجہ سے لبیک کی آواز

۴۲  
رستے میں ملا تھا جو بہت اکرام  
زار بار و دین میں اسطرح وہ نام  
جس نام مونی جمع ہو روئے میں غلام  
اور بولے کہ انھیں تو ہر قابل نام

۴۳  
نہرا جونی ہو وہ لافگار میں ہی ہوں  
شہنشاہ کی مان اور غرادر میں ہی ہوں

۴۴  
شہنشاہ کو جیل غرادر میں پیارے  
انکو بھی اسطرح سے نہوار میں پیارے

۴۵  
یہ ہر وہ زمین عرش سے سرسبز ہے  
یہ سو صریح شہ دین یا کوں کی ہے

۴۶  
میں ہوں چہن شہنشاہ کی بی بی  
میں ہوں جلایا گیا جس کے بار  
میں ہوں جس کے کھانے کا تخت  
میں ہوں جس کے ہون مان کیسے ہیں کوں غرادر

۴۷  
اسے منو نہر نام ہو وہ سید بابا  
اکبار زیارت میں ہوتا ہوں غرادر  
مرجا ہا ہر جہت میں ہوتا ہوں غرادر  
جا ہا ہوں حد میں اول میں کئی بابا

۴۸  
القصہ کہ شہنشاہ مونی کے کوں گایا  
آواز میں دی شانے کو بھی آگایا  
بہر ایک عالم میں دراز میں آگایا  
چلنے سے یوں ہی لفظ نہا

۴۹  
میں ہوں ترخ کیا جس کے جگر کو  
میں ہوں کفن تک نہلا جس کے پسر کو

۵۰  
مرتے ہیں نہوار مری راہ میں اگر  
دیتا ہوں انھیں غسل کفن آپ میں اگر

۵۱  
کس طرح سے تو سوتا ہی ہشیار ہو غافل  
بیدار ہو بیدار ہو بیدار ہو غافل

۵۲  
مرا جہاں ایک پر رولی ہو بار  
نہر کے نہر کے نہر کے نہر کے نہر  
جس کے کئی کئی کئی کئی کئی کئی  
ہاں آئی بھی روئے کیسے ہے نہر

۵۳  
اب شہنشاہ میں کرتا ہوں عرش و شہنشاہ  
آیا خاصہ دورے آک زار و دنیا  
غائب ہو بار و قضا اقا میں نہر  
ہوا جو ہاں اور بھی طالع ہو بیدار

۵۴  
داؤد تھا ایک خادمہ کلا کے فات  
خوف بڑھا وہ کی قدر و سکافات  
نہا کیا بی بی سے نہر زار و دنیا  
شہ سے لگا کی لگا کی لگا کی لگا

۵۵  
اس کرب بلا جاتی ہوں کوں ہوئے کو  
پوئے کے بے رو چکی اب رو دن سپر کو

۵۶  
گو دیدار دل جانب سلطان امیر  
ہر سو نہر شہنشاہ کے قدم سے

۵۷  
کیا رسم ہے نہر نے یہ ایذا ہو بھی  
ہوئی تھی غریب اور جگہ کا یہ بھی



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۱۷۱<br/>         پھر غلاموں کے جو کچھ چاہا کیا<br/>         بیوں کے پاس سے چور اور کڑی و تار<br/>         بارگاہ سے جب لاسے تو اس دم ہوا میدان<br/>         مال اپنا جو دیکھا تو لگا رو دہ زوار</p> | <p>۱۷۲<br/>         پھر پھر پھر جب بزرگ ایک پاشاہ<br/>         لڑکے کو مطلق کر سبقت کر آگاہ<br/>         زار کوئی اذکار جو تھراہ میں ناگاہ<br/>         عیال میں ہو بیچے بن کر دیے دانگ</p>               | <p>۱۷۳<br/>         تھراہ لگے غوث داؤد کے غصا<br/>         اور دستار دینا بندہ کے کھو کلب و یا<br/>         اسی میں شہید امر سے سید مرے آقا<br/>         یہ بعد شہادت تھیں کس دیا صدما</p>                               |
| <p>۱۷۴<br/>         پھر سو کھینچ لئے پکارا کہ یہ کیا ہے<br/>         زار کو ذلیل آپ کے رخ میں کیا ہے</p>   | <p>۱۷۵<br/>         بلوچ کو تو غیر آپ کے روغن میں کیا ہے<br/>         حیرت ہر امان کے عوض آزار دیا ہے</p>   | <p>۱۷۶<br/>         عارض سے لہو بتا ہر شعلہ بکا ہو<br/>         کیوں منہ سے نہیں لو لیتے کیا منہ بکا ہو</p>  |
| <p>۱۷۷<br/>         دیکھا کہ تم اور طاغوت پر چھ مارا<br/>         نقد نہ دیا جا رہی تھی سے پورا<br/>         آ کر دولت ہوئی کہ میری تو اسرا<br/>         بے خبر تھیں پھر کیا زوار تھارا</p>            | <p>۱۷۸<br/>         عیال اس زار پر اتھا کہ کوئی نہ<br/>         بات کا دین بیخ بوا سب غور نہ<br/>         عیال پر بھی بچا بن بیخ اور کے دن<br/>         اشکوں پہ پڑ پڑی مری بات</p>                       | <p>۱۷۹<br/>         شہ کے کماؤ تھی دس، چھ انیا<br/>         بچا آپ ہی تو حال طرہ مختار کیا<br/>         زار پر جو صد ہو اسب چھو یہ وہ ذرا<br/>         وہ روٹھے سے نکلا ہیں ان قبر پر کلا</p>                            |
| <p>۱۸۰<br/>         جیسے کہ فریخ شہ مردان پڑھ فرنگا<br/>         پہلے میں گلا آجکا جلد سے کرونگا</p>   | <p>۱۸۱<br/>         یہ کہ کے فریخ شہ والا کی طرف کو<br/>         سرنگے وہ زوار پلا دیاں خف کو</p>   | <p>۱۸۲<br/>         مارا جو طاغوت رخ زوار پہ غافل<br/>         دیکھ اسکا نشان ہر مکر زار پہ غافل</p>   |
| <p>۱۸۳<br/>         کہ جویت شہید کیلئے چھ مارا<br/>         ایک چھوٹا ہوا حوتہ اور زوار ناچار<br/>         کیا کہیں کہ زوار تھی فریاد<br/>         کیا کہیں کہ زوار تھی فریاد</p>                      | <p>۱۸۴<br/>         جان فریخ میں داؤد جو فریخ جلاؤ<br/>         دیکھا کہ فریخ میں داؤد جو فریخ جلاؤ<br/>         دیکھا کہ فریخ میں داؤد جو فریخ جلاؤ<br/>         دیکھا کہ فریخ میں داؤد جو فریخ جلاؤ</p> | <p>۱۸۵<br/>         زار کی کفر بکلا سے فریخ میں<br/>         نو دیکھا کہ فریخ میں نو دیکھا کہ فریخ میں<br/>         نو دیکھا کہ فریخ میں نو دیکھا کہ فریخ میں<br/>         نو دیکھا کہ فریخ میں نو دیکھا کہ فریخ میں</p> |
| <p>۱۸۶<br/>         پھر چاہی نہ تخت جگر شاہ عرب نے<br/>         پاہر کیا روٹھے سے مجھ کھینچ کر بنے</p>   | <p>۱۸۷<br/>         سرنگے میں اور زور رخ پاک ہوا ہر<br/>         گویا کہ ابھی زہر سول پاک ہوا ہر</p>  | <p>۱۸۸<br/>         کیوں نہ دیا تھراہ کے تو چمچے<br/>         کیا تیری طرف کو مرے زار کے قدم تھکے</p>  |



|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>۵۵<br/>ماشا از آرزو گنگار تھا<br/>گر نیک تھا میرا تھا جو عامی تو بیک<br/>نم گوین ملکر اسے معان کو بیک<br/>دل بوجہ سے اس عاشق جاننا کا بیک</p>              | <p>۵۶<br/>رونا چو ادا دیا گدا دے باج<br/>اور جانے اگر آرزو مولائے قدم<br/>اکتا تھا خطبش مرعی بر بیک<br/>نقدیہ کے قابل ہوں کیرا تھا حکم</p>                    | <p>۵۷<br/>دنیا میں آرزو دار و نہ دار<br/>اور شرمین لطیف و عطا بوجہ<br/>جرب خطب کو شرمین روان ہونے لکھ جاہ<br/>زدار و غرا و ارجی جاب بیک</p>              |
| <p>اب لوگ کہیں گے نجف و کربلا کے<br/>زوار شاہ کیا روضہ میں رضا کے</p>   | <p>والہ تو مقبول شہنشاہ ام ہے<br/>زوار تجھے شاہ خراسان قسم ہے</p>   | <p>غل ہو گا کہ تھا مے ہو کہ شہ دین<br/>چہرے کے سب سے چلین غلہ برین</p>   |
| <p>۵۸<br/>آزاد ہوا سرفراز<br/>جا کہ میرے زار کو سرفراز<br/>نیشالی ہو بقیہ میر زوار سے نیش<br/>جانا ہر نجف میں وہ گلا کرنے کو</p>                              | <p>۵۹<br/>کجا خوب تر خجست ہر کیا بقیہ<br/>نہا ہے یہ مقدس علی بن ابر<br/>پیشانی ہی دو ادا و فخر وہ خط<br/>کلیا یا بیانی سے فکرتے ہی</p>                        | <p>۶۰<br/>ہاگاہ رضا سانسے ہو بقیہ<br/>اک آواز فو سانی فخر دس چہ اوار<br/>ہو بیکار وہ ملک و عورت جاہودار<br/>اندازہ مولائے طلقے میں شمار</p>              |
| <p>شکوہ جو کر گداہ مرا شیر خدا سے<br/>پھر نزد مملی جاؤ گا کیونکر میں جیتا</p>   | <p>فرمایا کہ الفت کا ترے مجھ کو یقین ہے<br/>پر کہ کہ تجھے اب تو گلا مجھے نہیں ہے</p>  | <p>چلائی گئے قدسی کہ سواری ہر رضا کی<br/>آد ہے یہ مظلوم غریب لغز با کی</p>   |
| <p>۶۱<br/>کر تیرے بلانے سے نہ پائے نہ تھا<br/>کو بیک کیا ترے آقا کو تجھے یاد<br/>خون بڑے نیکے ہوئے کہتے ہیں یہ ارشاد<br/>از آرزو غورن مکر و خف کو کیا یاد</p> | <p>۶۲<br/>اب تو کیا کیا تو نجف میں مرا شکو<br/>اب تو کیا کیا تو نجف میں مرا شکو<br/>اب تو کیا کیا تو نجف میں مرا شکو<br/>اب تو کیا کیا تو نجف میں مرا شکو</p> | <p>۶۳<br/>ناقص سے اور آئی گئے سلطان عالم<br/>نیشانی کے در میں لپٹ جائیے اسلم<br/>نیشانی کے در میں لپٹ جائیے اسلم<br/>نیشانی کے در میں لپٹ جائیے اسلم</p> |
| <p>جانا ترار رخصت سے مجھے شاق بھائی<br/>آشاہ خراسان ترار شاق ہر بھائی</p>   | <p>وہ سنج کمان اب تو یہ ملت ہوئی حاصل<br/>رخسارہ زیبائی زیارت ہوئی حاصل</p>   | <p>جنت میں اول شہ ابرار ہوں اصل<br/>میں پہلے چلون اور مر زوار ہوں اصل</p>  |



۴۳  
ہو کر تیرے ہاتھ تو بلا جو مجھے معلوم  
تفہیم کیا باعث تو بلا جو مجھے معلوم  
مظلوم سے تب مرنے کو لگا دیو مجھ کو  
میں خود ہوں اور تم ہو میرے ہونے

۴۴  
مجھے بھی اس کا کڑا زاری کیا  
ظالم نے عیاں میرے ہاتھ کو لگا  
تیرے آل نے اپنے نہیں اپنے  
بے جا تیرے بن ظلم جو عیاں لگا

۴۵  
میرا تو دل دن دور تھا ناموس تھا بھی  
میری تو شہادت بھی ہوئی بریں  
جس وقت کہ لکھ دیا رفا شاہ سے بدور  
لکھا ہر کار کوئی نہایت ملک حور

۴۶  
بر آ کر کے بیٹھیں غریب لغز باہوں  
مظلومی غریب میں ہیں حضرت سواہوں

۴۷  
ناموس بھی بیٹا بھی تمھارا تھا دل میں  
اور میرا تو کتبہ تھا اگر تیار رسن میں

۴۸  
شیر کو ہو گیا قلعہ حال رضا پر  
وہ روئیکے مظلومی شاہ شہدا پر

۴۹  
فرمان لکھتے تب سب مظلوم کہیں کیا  
نہ کہہ کر تو نہیں ظلم ہو امیر کے برابر  
تم تھل کیلے ہوئے اسے اوجان تم  
کرتان میں ہوئے قس مروت پر

۵۰  
تو کوئی لگ ہوئی تیرے  
حال یہ ہیں کہ میرے گھر میں  
رو لکھتے رفا داغ میرے گھر میں  
اور عرش کو لکھتے کہ بجائے ہو ہوا

۵۱  
تب بچ میں اگر نہ انداز لکھتے تیرے  
اب فیصلہ جو ہم کہیں راضی ہو ہم اور  
نورست رضا تمام ہے اسے شہید  
نادا اعلیٰ جنت میں ہو دو نون برابر

۵۲  
لکھ کرے ترا دل نہ ہرے دلدار ہوا ہے  
قاتل تو نہیں سینے پر اسوار ہوا ہے

۵۳  
حضرت کے برابر تو کسی درجہ میں کہیں  
اب اپنی غریبی پہن انصاف طلب ہوں

۵۴  
تم دو نون کے زائر بھی اس طرح آن  
یک مرتبہ سب داخل گلزار خان ہوں

۵۵  
کہہ کیا کہوں ہر آفتل تمھارا  
ایک کوئی صغیر کیا پاتا تو یہ ہمارا  
ناموس ہر ابو سے میں لکھتے ہمارا  
کہہ بھی ہوا میرے سوا دین میرا

۵۶  
دین کے ظلم ظلم لکھتے ہمارا  
پہ لکھتے لکھتے دین دین ہمارا  
اور ہم کو بھی تھاکوئی کر دیا ہمارا  
پہ لکھتے لکھتے دین دین ہمارا

۵۷  
ارشاد مجھے یہ رفا ہو گئے فرماندہ  
اوس دست رفا تھا گناہ کا گناہ  
راز بھی ہو میں ہو گئے دیان فرماندہ  
اب لکھتے دین دین دین دین

۵۸  
پیارے مرے کیا ہو چھتے ہو حال ہمارا  
سرکٹ گیا اور فن ہوا پامال ہمارا

۵۹  
زینبے تمھارے لیے سر کھولا تمھارے  
جنت ل ہوا میں مری خواہر بھی تعلق

۶۰  
سننے میں مجھ پر ہی لطف و عطا کے  
قربان میں شہید کے صدقے میں گھنا کے



۴۳  
 کہ قطع ہو کر تیرے ہاتھ سے  
 راس ہو نہ تھا کہ تیرے ہاتھ سے  
 این نام پر ایک کلمہ زور اور عین زور

۴۲  
 خیرین نقطہ زور نہ حق نہ کلمہ  
 بار دو جهان روشن آیت اور چھایا  
 باطل کا نشان صفحہ سب سے مٹایا  
 از اس کی طرح کفر و فطرت سے گرایا

۴۱  
 ستر ابقدم ہر بخدا دست خط  
 وہ سینہ وہ بازو وہ کمر وہ کف با نور  
 دل نور بدن نور عجب نور خوشا نور  
 رخ نور چنین نور ہی نور علی نور

اُٹھنا تو ہے یہ کہ میں نہا کر ہوں تھارا  
 انجام ہو کیا خوب جو زائر ہوں تھارا

باندھی جو کمر بہر خدا بست شکنی پر  
 سراج ہو کی روشنی روشن مدنی پر

ہر سر و وہ تانہا فن پا نور اسکے  
 رگ رگ میں ہوا ہر بخدا نور الہی

۴۰  
 کعبہ صدف گو بر سیمایا  
 تیراں صدف گو بر سیمایا  
 جان دو جهان صدف گو بر سیمایا  
 جو جاسے پیرا پیرا جاسے پیرا

۳۹  
 آیت درہاں آیت بی شہ پیرا  
 آیت درہاں آیت بی شہ پیرا  
 صفحہ آیت درہاں آیت بی شہ پیرا  
 جہاں آیت درہاں آیت بی شہ پیرا

۳۸  
 ابورحمت کعبہ آیت بی شہ پیرا  
 وہ دیدہ نقش آیت بی شہ پیرا  
 انصاف آیت درہاں آیت بی شہ پیرا  
 نور آیت درہاں آیت بی شہ پیرا

کبر میں ولادت ہو تو سجد میں قضا  
 آغاز بھی انجام بھی کیا نام خدا ہے

ہو اسکی سو اکون رسول عربی کا  
 بازو بھی ہر در بھی ہر برادر بھی نبی کا

والفجر ہمیں آئینہ رکھ ملی ہے  
 والیل ہمیں سایہ کیسے ملی ہے

۳۷  
 سراج ایجاد جان خیر و عالم  
 دریا کے کرم جو خالق مہم  
 اوتار ملک رافعا کے بنی آدم  
 نقش کف پاؤں ایک زیر اعظم

۳۶  
 ایک بیضا کرتی زمین کی  
 از بڑی کرم جو خالق مہم  
 زمین کرم جو خالق مہم  
 زمین کرم جو خالق مہم

۳۵  
 گھر آتش کی شمشادہ دکھائے  
 گھر آتش کی شمشادہ دکھائے  
 گھر آتش کی شمشادہ دکھائے  
 گھر آتش کی شمشادہ دکھائے

دو لکڑیے ہوا مادہ جو انگشت اپنی سے  
 دوبارہ ہو سے رحمت خورشید علی سے

پہر میل امین کا تو بھلا مرتبہ کیا ہے  
 پر وہ اللہ حیدر دل محبوب خدا ہے

مشہور ہیں اس صاب اعجاز کی باتیں  
 کرتی تھی بیان اس زمین انکی باتیں



۵۹  
 میری ہر اک طرف دستان علی  
 میری ہر اک طرف دستان علی  
 میری ہر اک طرف دستان علی  
 میری ہر اک طرف دستان علی

۶۰  
 میری ہر اک طرف دستان علی  
 میری ہر اک طرف دستان علی  
 میری ہر اک طرف دستان علی  
 میری ہر اک طرف دستان علی

۶۱  
 میری ہر اک طرف دستان علی  
 میری ہر اک طرف دستان علی  
 میری ہر اک طرف دستان علی  
 میری ہر اک طرف دستان علی

کیا مرتہ پایا ہے جناب احدی  
 زندہ ہر سعادتمند جان بخش علی سے

ہر خلق میں اظہارِ حسنِ کلمتِ گل کی  
 تریف یہ جز ہر کہ مدد کرتی ہیں گل کی

آرام ملا دو کو وطن میں نہ مفرین  
 پیمان ہو اک دم من و نیدا کر مفرین

۶۲  
 کیا مرتہ پایا ہے جناب احدی  
 زندہ ہر سعادتمند جان بخش علی سے

۶۳  
 کیا مرتہ پایا ہے جناب احدی  
 زندہ ہر سعادتمند جان بخش علی سے

۶۴  
 کیا مرتہ پایا ہے جناب احدی  
 زندہ ہر سعادتمند جان بخش علی سے

پیر سے ہو جس بستی سوئے سو خدا  
 خود قبلہ اسلام تھے خود قبلہ نہ تھے

کفار نے بدنام کیا دین نبی کو  
 چن چن کے نہ تیغ کیا آل نبی کو

کتنا تھا کہ طالع مرے ابابوچ پرے  
 صد شکر کہ مولا کے قدم میر گھر آئے

۶۵  
 کیا مرتہ پایا ہے جناب احدی  
 زندہ ہر سعادتمند جان بخش علی سے

۶۶  
 کیا مرتہ پایا ہے جناب احدی  
 زندہ ہر سعادتمند جان بخش علی سے

۶۷  
 کیا مرتہ پایا ہے جناب احدی  
 زندہ ہر سعادتمند جان بخش علی سے

نہر کی گرہ شاد خوش انجام سے حل  
 کہ نین ک شکل بس ہے نام سے حل

ڈرتے تھے شکر نہ پیر نہ خدا سے  
 سادار کے سر کاٹتے تھے تیغ جفا سے

کتے تھے تم گار کہ باقر کو بلا دے  
 یہ کتنا تھا اندازِ آفت سے بچا دے

ن جملہ سے اسے کیا اس کو اظہار



۱۷۱  
بندھا تھا لیکن اس پر کچھ تو  
قندہ تھا کوئی اسکو لگانا کوئی نہیں  
اس مومن و نیکار سے کہنے لگے  
بان تک کر رہا ہے اولاد میری

۱۷۲  
اس مومن و نیکار کا بیٹا تھا بہت غصہ  
تو موضع خوش ناز و خوش حال ہو گیا  
رہتا تھا در اوپر خدا مقرر تعقیب  
بولیے پر کہ مجھے اب تو مطلقاً

۱۷۳  
پھر ان کے آخری ملبون بچایا  
اسباب اس نے حجاج کے لایا  
یوں مومن و نیکار نے حکم کو سنایا  
لے باؤڑ کیس ہے میرے سائے آیا

۱۷۴  
وہ کہتا تھا یہ ظلم ہو مجھ پر تو بجا ہے  
سجاد کا بازو بھی تو رشتی سے بندھا ہے

۱۷۵  
مان باپ کی تو تیر ہو درگاہِ خدائے  
باقی کی عوض ہو نہیں خدا راہِ خدائے

۱۷۶  
تھار ہو جو سپہ ہو منظور جفا کر  
مجھ کو اسکو کہ تیر تیغ جفا کر

۱۷۷  
کہتا تھا کوئی اب اسے کچھ نہیں  
کہتا تھا کوئی اسکو لگانا کوئی نہیں  
کہتا تھا کوئی شخص نہ لگے لگانا نہیں  
بان اسکو کہ وہ نہ ہو جو غار

۱۷۸  
مادر سے لگا کر اپنے بچے اپنے  
نہیں مجھے اپنے بچے اپنے  
باؤڑ کے گلے پر جو ظلم کی تلوار  
مشرکین نہ ہو چکے ہیں تیر کر

۱۷۹  
خدا نے مطلق کر کیا خطہ ایمان  
جلاد کو ناگاہ دیا اسے یہ زمان  
اولاد علی سے کر غور شد و نشان  
جنا اسے اس وقت کر و جان میں نہاں

۱۸۰  
یہ کہتا تھا یہ ظلم ہو مجھ پر تو بجا ہے  
شیر کا بھی حلق تو خنجر سے کٹا ہے

۱۸۱  
شہزادہ آفاق تیر تیغ جفا ہو  
انسوس کہ آقا پہ یہ فدوی نہ خدا ہو

۱۸۲  
جید کا نشان عالم ہستی سے شاد ہو  
زندہ اسے اب خاک پر دیں چھپا ہو

۱۸۳  
قصہ مواعظ سے مومن کو بچا  
وعدہ کیا اور گھر میں لیا اپنے دیوار  
زیچہ بیان کرتا تھا احوال یہ سارا  
ناگاہ یہ بات کہے کہا کہ نظر آ

۱۸۴  
مادر کے کہان میں تو یوں اس میں  
باقی جنین تو قتل ہو گئے  
بچے کو نہیں آیا جو آفاق میں کوئی  
بن کیا کہ لہال یہ تیر کر آئے

۱۸۵  
لی باؤڑ میں جلاد نے وہ زلف منبر  
ادھر پھینکا لایا اسے دیوار سے باج  
تھی مومن و نیکار کو جی ناب نہ دم  
وہ تھا جسے چلا آنا تھا وہیں

۱۸۶  
میرے لیے کیوں قید ہے اندوہ بلا  
بان بچہ ہلو کہ غریب کا خدا ہے

۱۸۷  
گھر جید کر ارکانِ غربت میں لٹا ہے  
بانوں سے تو صفر چھو بیٹے کا چٹا ہے

۱۸۸  
مارا جو طاقہ اسے اک اہل جفا نے  
سر پٹ لیا قبر میں مجھ کو بھٹا ہے



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۱۲۴<br/>اسم بے لاک کو پھر اٹھائی<br/>آئی جو اسے سوت پر وقت کیا ہی<br/>میں کچھ کو جو دین اسے نہ تھی<br/>نہیں بہرہ بخش فرمیں سے راہی</p> | <p>۱۲۵<br/>بیان کچھ غیبیوں نے لیا خطہ انکا<br/>مومن کا پسر خاک کے نیچے کیا پیمان<br/>اور خاک بستان چلا صبا ایمان</p>                               | <p>۱۲۶<br/>جبریل سے پھر جان و سر لگا<br/>اس کو دیکھ مصوم کو حضرت نے بچا<br/>تھے مینہ فرمیں بین سات جو کس<br/>نقشت سے غایت وہ اسکو کھلا</p>       |
| <p>۱۲۷<br/>ایدا ہوئی گر کچھ پھر دین کو<br/>ہم قبضہ قدرت سے اولٹ دینگے دین کو</p>  | <p>۱۲۸<br/>بہی کی محبت تھی جو اس تہ جگر کو<br/>پھر پھر کے نظر کرتا تھا وہ قبر پسر کو</p>   | <p>۱۲۹<br/>مذکورہ مان تیر گئے گور کا کیا تھا<br/>خود شمع بستان کرم جلوہ نہ تھا</p>   |
| <p>۱۲۸<br/>دیکھو دراصل میں زندہ<br/>بہی کو خدا کی راہ اپنے لیے نفا<br/>دن غم اولاد حقیقت میں ہر شوا<br/>کیا سب کی سب بھی کر نہیں پڑا</p>  | <p>۱۲۹<br/>دیکھو عید کے در عقد کشائی<br/>محبت سے چلے دیے پھر حق کی دہائی<br/>میں جو بہت کو دیکھ مصوم نے باقی<br/>وہ آپ دید اللہ نے تھوکنے چائی</p> | <p>۱۳۰<br/>افسوس کہ فرشتہ نے نہ دیا چھاپا<br/>متا ہے پورہ رخ شمس سے اوجھاپا<br/>تیرے اے دوش مبارک پہ چھاپا<br/>تس کو دیکھ نادان عجب تر پاپا</p>  |
| <p>۱۳۱<br/>ہر چند مٹاتا ہی یا اقبال و شمع کو<br/>ہر اسکو گوارا یہ گوارا نہیں ہم کو</p>  | <p>۱۳۲<br/>ایدا ہوئی فرمیں اس رشک فر کو<br/>جید رہنے کیا کو دین مومن کے پسر کو</p>   | <p>۱۳۳<br/>جید رہے کامکان دوش سول و سر تھا<br/>وہ جید رہ کر ار کے کاندھے پر چڑھا تھا</p>   |
| <p>۱۳۲<br/>بجائے آل غیبیہ نے فرمان<br/>خوشی عطا اسکو کیا کشتی خون<br/>پر چاک کر لیا اگر اپنا کر بیان<br/>حق ہو گا ملک اسکو نہ دریشان</p>  | <p>۱۳۳<br/>بڑے شہر خیار نے لگا<br/>افقش میں مانند پسر کو بچا<br/>بابون دن بھر اٹھا غبار اسکو چھپا<br/>پھر اس کو دیکھ مصوم کو دیکھ بچا</p>          | <p>۱۳۴<br/>مان بٹا اس کو دیکھ مصوم بچا<br/>وہ مان اسکو دیا جید رہ کر بچا<br/>دراز سے پھر بچا لے گیا شہر بچا<br/>مان بپ کو اس کو دیکھ دان بچا</p> |
| <p>۱۳۵<br/>رو بانیہ ہر چند بیٹے سے پست کر<br/>مزدیک ہر افلاک گرت خاک پچھ کر</p>   | <p>۱۳۶<br/>ظلمت نہ ڈرنا نہیں خوف کی جا<br/>میں تجھ نہ دلوں سے پونے نہ جا</p>   | <p>۱۳۷<br/>مادر کو تسلی تھی نہ کچھ ہوش پدر کو<br/>بیابا ہو سنتے ہی آواز پسر کو</p>   |



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۱۳۳۳<br/>در وازہ جو بکھولا تو کھلا اور بی<br/>دیکھا کہ درخشان عجب کو کلب قبائل<br/>برخیز کردل قانع ماندہ پال<br/>خسار کج صورت یغوب بک لال</p> | <p>۱۳۳۴<br/>اگر اوڑنا مہجند و خیر صفد<br/>مولا سے غریبان تھا اگر شخص کا پیر<br/>انے کہ شادیت بھی خوش قسم کرد<br/>اختیار بر شہر عقدہ کشا فانی جیکر</p> | <p>۱۳۳۵<br/>ماہ در وازہ شتری و میر درخشان<br/>افرن ملک کوچ و عالم ملک خندان<br/>انبوہ ملک سرچن فرستہ انسان<br/>ایساں بیج و خضر و شری عمران</p> |
| <p>بنستا ہوا آغوش پدر میں ہر آریا<br/>کیا منزل مقصود میں دشمن فخر آریا</p>   | <p>۱۳۳۶<br/>اے بڑے صاحب شمشیر کو مارا<br/>کشا ہر خدا خود کہ مرے شیر کو مارا</p>   | <p>۱۳۳۷<br/>خسبہ دم و سر رخ شاد کی گھڑی<br/>لے فرشتے ماعش عجب موصوم پری بھی</p>  |
| <p>۱۳۳۸<br/>احوال جو پوچھا تو کہا بصدہ<br/>ایذا نہیں ہوچی مجھے کچھ کچھ<br/>ایک پرغور کا گزند مان ہونا گاہ<br/>پیش بین اسے میں رہا بختم چاہ</p>   | <p>۱۳۳۹<br/>انکس حسین لکین ذرا غم نہ لایا<br/>مجددین لہو مالک سوز کا بابایا<br/>ظالم نے چلنے رہا یان کو بھجایا<br/>مظلوم کو مارا نہیں کب کو گرایا</p> | <p>۱۳۴۰<br/>ناگاہ نمایان ہو دین و سافر<br/>باطن میں خالق تو موافق حق بنیاد<br/>توڑی غلامی کیسے کرانے خاطر<br/>میان کیا نسبت عظمیٰ پر خاطر</p>  |
| <p>۱۳۴۱<br/>الٹا و کرم کا میں کہو حال کہاں تک<br/>کاندھ سے پہنچا کر مجھے لائی ہیں تک</p>   | <p>۱۳۴۲<br/>جب سے کہ نہان خاک میں شاہ نجف سے<br/>محراب کی زینت ہر نہ مہر کا شرف سے</p>  | <p>۱۳۴۳<br/>مشتاق جو آئے تھے وہ تعلیم میں سے<br/>ممتاز ہوئے بیعت سلطان میں سے</p>  |
| <p>۱۳۴۴<br/>اگر ازل و آخر کا حکم بر آں<br/>تو کبھی نہ ہو شکل ہوئی آسان<br/>پر کرب بلا میں جوئے سید زیشان<br/>کیا شاہ کے چوچہ ہو اظلم فرغان</p>   | <p>۱۳۴۵<br/>خونین گلزارن الم شاہ ولایت<br/>اول عقدہ دلائل تپ ندودہ بعیت<br/>اب یون قلم کے کھتی بین روایت<br/>خسب بیعت و تخت کا میں ہے بیعت</p>        | <p>۱۳۴۶<br/>خسب جو بیعت ہوئے فائزیت<br/>دشمن نے بھی پھر ہاتھ بڑھا کر بیعت<br/>رود کے گلے کئے سلطان ولایت<br/>ایسا بیعت ہوئی باغیت بیعت</p>     |
| <p>۱۳۴۷<br/>اصغر جو طپان کہا کے ہو یرستم کو<br/>ہر سا بھی کسی نے نہ دیا شاہ ام کو</p>  | <p>۱۳۴۸<br/>امجد حکومت شہ دیجاہ نے پائی<br/>خوشید درخشان کی جاہ نے پائی</p>   | <p>۱۳۴۹<br/>مان دخل سلام رکول مدنی ہو<br/>ہو شرط مگر یہ کہ نہ بیعت شکن ہو</p>  |



|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>۱۴۴<br/>مکون کئے گئے تھے مکان<br/>خوابان جو جو غلہ زمین چھوڑ<br/>میں سے اپنے لئے کر لی ہوں خود<br/>کے بار یہ اور ایک مکان چھوڑ</p>                    | <p>۱۴۵<br/>دیکھو نورا حیدر کی ریت<br/>تھیں سے بھی کی سید کی خیریت<br/>ہر روز یہی بلکہ غنایت پر غنایت<br/>انعام دیا اور اسے بچنے کی خلعت</p>           | <p>۱۴۶<br/>دو عرض لگا کر گئے کا شاہانہ<br/>نہ شخص نہ بیت سے جو ایک تراز<br/>تاکید نہ کی اور نہ بھی اور صاحب عجاز<br/>تاکید سے یہ تاکید کھلتا نہیں بار</p> |
| <p>۱۴۷<br/>مگر ایک طرف اور نیز ایک طرف<br/>پر شرط سوم قتل شہنشاہ نجف ہے</p>  | <p>۱۴۸<br/>بھی بھی خبر فتح جو کوفے کی زمین کو<br/>اس روز بھی خلعت دیا حضرت حسین کو</p>  | <p>۱۴۹<br/>نہ نے کہا تاکید ہر تجر نو بجا ہے<br/>بار دوے پیمبر کی نری ہاتھ قضا ہے</p>  |
| <p>۱۴۸<br/>منظور نہیں کیا قتل شہزادہ<br/>نظامہ بدین کی اگر چاہ ہو چاہی<br/>ایسا ہی اگر چاہا نہ نہار وہ گمراہ<br/>وہ شخص ہو اور بھی ظالم کے ہو خواہ</p>   | <p>۱۴۹<br/>بیت اور الی چہ سے تید کرار<br/>لیکھ خبر فتح خلاصہ علم غدار<br/>چلتا تھا کونے میں یہ اگر سر بازار<br/>لواج ہو اکو کب اقبال خودار</p>        | <p>۱۵۰<br/>ان شخص نے کھائی نہ از بیکار<br/>بہر کیا جلیے کدو دوس کے ناری<br/>انصار نے حضرت سے جو دو چھائی باری<br/>حضرت کہا اولے یہ باگروہ دزاری</p>       |
| <p>۱۵۱<br/>دو رخ میں گیا خلد سے وہ ہاتھ اٹھا کر<br/>آمارہ ہوا نہ ہرین تلوار بچھا کر</p>  | <p>۱۵۲<br/>لوفج ہوئی بادشہ عقدہ کشا کی<br/>لوفج ہوئی دست زبرد خدا کی</p>  | <p>۱۵۳<br/>محمد نے خبر دی ہے کہ خونخوار یہی ہے<br/>یار و پسر ملجسم نندار یہی ہے</p>   |
| <p>۱۵۴<br/>صدیق دافع سے نہ دشمن بمان<br/>ماہ رمضان میں کیا کانفرنس بمان<br/>محتاج تھا اس سے جو دو آقا سے غریبان<br/>کھنے تھے یہاں روزیہ روزہ نہ بمان</p> | <p>۱۵۵<br/>کتنا ہوا چھ ایک محل میں و آبا<br/>الیں خان دامین کا کو غنایا<br/>جلوہ آئے اس عورت بی بی کو کھایا<br/>ایسا ہوا بیویوں کے لہان کو بھلایا</p> | <p>۱۵۶<br/>انصار نے کی عرض لا فوج خبر<br/>فرماؤ تو بیسم کا کائین ہم اجماع<br/>حضرت کہا یہ تو بے انصاف سے باہر<br/>جو ہم بھلا حکم ہو بعد یہ کائنات کو</p>  |
| <p>۱۵۷<br/>تھی جو کہ طاقت نہ ذرا شاہد میں<br/>فاقون کے سبب فرق نہ تھا پشت میں</p>  | <p>۱۵۸<br/>ظاہر کی یہی شہرہ شریعت میں پر<br/>باطن میں مکر بندہ گئی قتل شہدین پر</p>   | <p>۱۵۹<br/>رحمہد کہ امداد گنہ دور نہیں ہے<br/>پہلے تو بدلا مجھے منظر نہیں ہے</p>  |



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۴۴۴<br/>دوبون کو حراشہ کی طرحی<br/>مزدبیں باپنی جی نہ جلاوے دوسر<br/>منت بین شفت میں سا کرے غورن<br/>افطار کے بھی بقدری حال تھا آنر</p>    | <p>۴۴۵<br/>ایسا تھا شب روزی حال نہ خوشن<br/>اونیوں تا پنج کا ذکر و بیات<br/>افطار کا وقت آگیا جوت ہوتی رہ<br/>کاٹھنر نے شاپہ دو عالم سے کی بات</p> | <p>۴۴۶<br/>کھا کھنر نے سندھ منج نہ اوٹھایا<br/>کھا کھنر ایک شہر منظم کھایا<br/>دور قلعہ لکھنؤ سے کھنر کھنر<br/>کھنر نے اقرار کیا جیب نون</p> |
| <p>راتون کو بھی فرصت نہاڑنے دہشتی<br/>تہلیل تھی تکیسرتھی توصیف خدا تھی</p>  | <p>دن آگے گدنا ہر عجیب نج و محن میں<br/>کچھ کھائے کھانا بھی کھلاقت نہیں میں</p>  | <p>کیا کھا نہیں کھانا کہ ہون مہمان قضا<br/>مشتاق مرادل ہر ملاقات نہ</p>  |
| <p>۴۴۷<br/>آئی تھی آزان جین شکر و شکر<br/>کھا تھے اور شکر خور کرے تھی<br/>اس جی جی جی کوئی آجائے خدا<br/>دیر سے تھے سال کی سدا کے وہ</p>      | <p>۴۴۸<br/>کھا کھنے لے لالی جو وہ جیاب نہ<br/>کھا کھا کر ایک نان جین اور کھنر<br/>نن کانپ گیا کرنے کھنر<br/>نہیں کھانا نہیں میں کھنر</p>           | <p>۴۴۹<br/>یہ کھنر سے عرف عبادت نہ<br/>یاد رہا ذکر تبارک و تعالیٰ<br/>اس ات گنزل تھانہا نہ وہاں<br/>نہی آہ کھنر شاہ کی کھنر</p>              |
| <p>درویش کو کھانا وہ غطا کرتے تھے اکثر<br/>راتون کو بھی فانی سے رہا کرتے تھے اکثر</p>   | <p>دل نعمت دینا سے لگانا نہیں اچھا<br/>باہم نک شیر کا کھانا نہیں اچھا</p>  | <p>تھی بسا کھنا سے عرش شاہ نجف<br/>اٹھ اٹھ کے فکر کرتے تھے کرد</p>   |
| <p>۴۵۰<br/>رشتہ تھے سلوفا کوئی نہ گوان<br/>انہو سردان اکھ جیل سے باران<br/>اس تھی کانی کانی اوقاف نیردان<br/>کرنانہ مجھے نہ قیامت میں ہوا</p> | <p>۴۵۱<br/>خیرین جو ہو گیا حساب میں کھنر<br/>پہنچے گا خدا کھانی کی نعمت دنیا<br/>اس کج بھی ہے شہر ایک نہ کھنر<br/>بولن اس کو کھنر باعث انیا</p>    | <p>۴۵۲<br/>دلائل اتے تھی کھنر معن میں کھنر<br/>گر کھنر دلائل جاتے تھے کھنر<br/>بنیابی سے ایک جاتے تھے کھنر<br/>ایک یون ہو اندر کھنر</p>      |
| <p>جو کچھ ہر وہ تو میں کھلا کھنر کیا ہون<br/>ناچیز ہون بقدر ہون بند میں تھن</p>   | <p>پیشہ ہونہ اسکی کہیں بازار خرا میں<br/>نعمت نہیں درکار مجھے دارنما میں</p>   | <p>تھی یاس عجیب بادشہ میں در<br/>سر سے نظر کرتے تھے دیو</p>  |







۴۴  
بیاختہ سبطین بیکر پور گریان  
سپیش کر دونوں لڑکے ایک گریان  
نزدیک گئے باپ کے وہ سہیلان  
زانو پہ دھرا شاہ کا بیل نالان

۴۵  
بیٹوں کی کتنی تھے یہ سیدنا جاہ  
دستار دے سجدہ ہوا غلغلہ ناگاہ  
لاست پسر بلغم طعن کو ہم اغواہ  
میں کہیں تھیں نیدھی ہوتے تھے کلام

۴۶  
اے مونسو غیب کی انصاف کی دیا  
قافل کی بھی اندھوں کی تھی گواہ  
کیا لوگ تھے وہ تھوڑا جسم نہ آیا  
پیر کے ناموس کوئی تہدین نہ آیا

چٹائے کہ شیر سے شق آپکا سر ہے  
کچھ پیسے نیمو کی بھی حضرت کو خبر ہے

جیسے لہرا لہو کے یوں دیدہ تر کو  
لاؤ تو مرے سامنے بلغم کے پسر کو

ناچار کیا اونکو یہ بلوا کے وطن سے  
باندھے کتنی زینب و کشم کا شوم رس سے

۴۷  
بے مونس حیدر پور کے شیر زین جاہ  
شاہ جہاں کے تھے تھوڑے جاہ  
بیٹوں کے گماں تھے ایک نعرہ جاہ  
دوڑتے تھے راجہ بدو کا راجہ

۴۸  
دستا آیا کو کماشاہ نے راجہ  
کس جرم پر مارا ہر جگہ تھے لگے  
مچھا کچھ ہم تھیں کھڑے دیکھ کر  
بلیانہ مارا نہ کیا جو بھی کچھ

۴۹  
طاری ہوا غیب شمعین شمس  
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
ناموس کل آگے سے بے دردی باہم  
خانیہ بے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

کچھ پنے تو مر گیا نہیں ہلکا الم ہے  
بریکسی زینب و کشم کا غم ہے

بچو کی نیکی کا تجھے دھیان نہ آیا  
کچھ یاد ہمارا تجھے احسان نہ آیا

اموس لٹے شہر شیر بھی گھر بھی  
دراغ غم مادر پہ ہوا داغ پدر بھی

۵۰  
مخند کہ ہوتے ہیں جنت کے لکھ  
تو کس سے روتے ہو اسے بین شکر  
شکل ہے سب سان کہ دودھ دیا  
نیکو زنی کا تھا ہے ہر جگہ پیر

۵۱  
تارارون کو کھینچ کر کھینچ کر  
اے شاہ اقم کہہ دین کچھ لکھ  
فراد تواری کو ابھی ہم کہیں نہ آیا  
شہر کے کما خاں ہوں نص میں نہ آیا

۵۲  
بیش سبب نہیں تھیں جو کھینچ کر  
کتنے تھیں کھینچ کر کھینچ کر  
دوڑتے تھے کھینچ کر کھینچ کر  
خوس کہ ہم کھینچ کر کھینچ کر

اموس کہ سہر شمع سے مریں گے  
شیر کو نہ کہیں کھینچ کر کھینچ کر

ریج اسکا جو دیکھا نہ گیا شاہ رس سے  
کھنوا دے ہاتھ اس کے شہر دین رس سے

اموس کہ لڈانہ مینہ رمضان کا  
اور خاتمہ بالآخر ہوا شاہ زمان کا



۱۵۱  
بجای کو سبیلین تھو نے جابا  
اور زخم سر جید کرار دکسایا  
سریش کے چلیج خون لب پیت لایا  
سک ظلم بیدین نے پیر زخم گایا

۱۵۲  
ناموس کو جو کا جو غم تشوہا نے  
دیکھ پتہ پتہ پتہ کے پتہ جابا پانے  
جابا پانے دیاں جید کرار کا جابا نے  
کا پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ

۱۵۳  
سریش کے چلیج خون لب پیت لایا  
لوہان زمانے سے آئے پتہ پتہ پتہ  
کباب پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ

۱۵۴  
کاری جو بہت زخم سر شاہ ہوا  
شاید اثر زہر تھا شمشیر جفا میں

۱۵۵  
ایک روز یہ سقاہی سدا رہی ہوگا  
ہم مرثیہ جعفر طیار ہی ہوگا

۱۵۶  
اب سر پہ اور حضرت بشیر کا جگر ہے  
اب تیغ ہے اور حضرت بشیر کا سر ہے

۱۵۷  
دور دور آہ یہ حال ہے اب  
بند آہیں توی جانی تھیں آہا  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ

۱۵۸  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ

۱۵۹  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ

۱۶۰  
بیاضہ منہ اشکوں دھو لگے جیلہ  
بستر پہ ترپنے لگے روگے جیلہ

۱۶۱  
خالق سے ملے زندہ جاوید ہووے  
شبنم کی طرح واصل خورشید ہووے

۱۶۲  
اشک لکھوں جاری ہیں جا رہے ہیں  
ماورائے قلع ہو چکا باکاتسلی ہے

۱۶۳  
عجب کی نزدیک اشار ہے بلایا  
ادھر تیرے قدموں پر لایا  
رکڑی سب پتہ پتہ پتہ پتہ  
نہر زرخشاں ہووے عباس لایا

۱۶۴  
نیل پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
ناشا زمانے سے پتہ پتہ پتہ  
غالی ہو اگھر پتہ پتہ پتہ پتہ  
سینوں پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ

۱۶۵  
افصہ کہ سامان پتہ پتہ پتہ  
تا بوقت آغا پتہ پتہ پتہ  
نہر پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
نقد و پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ

۱۶۶  
غلاموں کے تھارے نہ جدا ہوگا عباس  
اک روز وہ ہوگا کہ نذا ہوگا عباس

۱۶۷  
کشم پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
بشر پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ

۱۶۸  
مازان ہووے پتہ پتہ پتہ پتہ  
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ



حضرت شاه شهباز  
علم بزرگوار  
نام ابدی  
مونسوار  
مجلس  
مجلس

۴۴  
 رحم تو یہ دعا عبادت کے کر لینا  
 ملک قدرت لقیلہ بد و عباد کا  
 تھو نشان مجاہد خاقی کے حسین جا  
 پاؤ تھے تھو دم سجدہ شکر کر بلا

۵۷  
رو کے حضرت اکبر مدون کیا گیا  
حال الغیبی کا مبین کیا فوہر  
بارہ نژد کیے تھے اے خالق نے عطا  
کے پر اور اس کو حضرت بوعلی

قطع پرشاک نخل قدح باد پہ ہے  
خاتمہ جبر کا شیعہ کی اولاد پہ ہے

رتو تھے عابد بجا رسد اسجد میں  
 یعنی کاتا گیا بابا کا گلا سجدہ میں

روزِ جبریلِ خیرِ مبینہ کی دیا جاتے تھے  
نامِ یوسف کا مگر لیکہ وہ چلا تھے

۷۲  
فیلم از قزوین و رشتا بر تاجا  
کجی صاحب اندوه و کجا بر تاجا  
آفتاب افکند و پنج و بلای تاجا  
شعشع دل سوخته نیم غم از تاجا

۴۴  
نفعی نفعی کیسے کہ دستور میں اس کی شہادت  
بازم کہ فیلج کو چادر میں شہادت  
شہادت پر رکھا تھا وہ شہادت و شہادت  
جائے خود کرتے تھے تقسیم بیان

۴۰  
 زمین تنگ با پایوانی نه خنجر و کیمیا  
 رشک و یوسف نصاب و کبریا  
 کفن محو و ساده لاشه و صومعه کیمیا  
 افامه و نوای کورین و بوی کیمیا

بعد شبیر کے یہ عاشق قیوم ہوئے  
باپ مظلوم تھا عجز و بھی مظلوم ہوئے

تھائی مضبوط جب تک کہ رہے دنیا میں  
برگئے غار کی پشتِ شہ والا میں

ملکیا خاک میں بگڑ میں روؤں کونکر  
کٹ گیا لاشن حیدر میں روؤں کونکر

۵  
یہ کاموشیتین یہ حکم کا بیان  
ایک نیا قریب چل جائے کہ کورن  
بہ طور پر پیش ہے مزارع ہوتا تھا  
کی کہ ان کے لئے تھے اور امام دجلہ

۱۷  
ریاج العینیں سے باقی نامہ میں  
بارہ اشک و مویا تا خفا و غلام  
بانی جنت پادشہ کے ریا باب کا نام  
کریم خادم مولائے کیا رو کلام

۴۹  
الغرض بعد بدو رضا انجمن شریف کو کام  
خدمت دولت دیانہ واقف تھا امام  
خدمت پاک میں اپنے مکر شریف تمام  
مکمل جلیبہ ہوا آہ فرید ابن حرام

کیونکہ انھیں یہ کریم الہی جفا کے لایق  
نہاں کیا نہ بدن زین عبا کے لایق

نہ نوسر ہو نہ کھاتے ہو کچھ پیتے ہو  
یہ بھی اعجازِ امامت، کہ تم جیتے ہو

بہشت کی یہ لوگ کہ مائید کو پکڑ کر لاؤ  
زندہ گرا دے سکے کات سمے عم مرلا



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۱۱۱<br/>نامہ پھر آئے یہ دانے مذکور کو کھلا<br/>غیب بجا کو تو میری طرف سے بھیجا<br/>سلسلہ تو نے نامت کا کیا جس پر<br/>رخسین باتوں کا تھا تیری بابا کا کلام</p> | <p>۱۱۲<br/>کمانہ پھر آئے یہ دانے مذکور کو کھلا<br/>غیب بجا کو تو میری طرف سے بھیجا<br/>سلسلہ تو نے نامت کا کیا جس پر<br/>رخسین باتوں کا تھا تیری بابا کا کلام</p> | <p>۱۱۳<br/>نامہ پھر آئے یہ دانے مذکور کو کھلا<br/>غیب بجا کو تو میری طرف سے بھیجا<br/>سلسلہ تو نے نامت کا کیا جس پر<br/>رخسین باتوں کا تھا تیری بابا کا کلام</p> |
| <p>۱۱۴<br/>پھر طواف کی ختم رسالت کر لون<br/>طوق پہنے ہو نانا کی زیارت کر لون</p>   | <p>۱۱۵<br/>قید کر نیکو نمائین لشکر شام آ پہونچا<br/>آج زینت کی تضا کا یہ پیام آ پہونچا</p>  | <p>۱۱۶<br/>بہتری ہیں کچھ اچھا بڈنا شاہ نہیں<br/>طوق زینت کے صدر پہ تجھے کیا یا نہیں</p>  |
| <p>۱۱۷<br/>کچھ یہ قہر تھا پہنی زار و زار<br/>اور کی بار ہوئی مرقعہ احمد چار<br/>رفعت دے کے یہ کی آجی غنیمت خوار<br/>آج تاجاوتے ہوئے حضرت خوار</p>                | <p>۱۱۸<br/>تینا نے غلام کو بکریا تھا اور<br/>زینت پھر سوکھتی تھی اور<br/>دعوت پور ہو آ پہونچا اور<br/>انفین ہر کو میں جیتی ہو پھر زینا</p>                        | <p>۱۱۹<br/>انفین ہر کو میں جیتی ہو پھر زینا<br/>دعوت پور ہو آ پہونچا اور<br/>زینت پھر سوکھتی تھی اور<br/>تینا نے غلام کو بکریا تھا اور</p>                       |
| <p>۱۲۰<br/>مفر شام کا پھر ہو کو پیام آیا ہے<br/>طوق و زینت ہیں کر یہ غلام آیا ہے</p>   | <p>۱۲۱<br/>کر بلا ہوتی ہوئی شام کو جاؤنگی میں<br/>بھائی کی قبر پہ وہاں سوگ بر باد ہوگی میں</p>  | <p>۱۲۲<br/>پھر دوبارہ اسے مجھوں کیا آ نہیں<br/>پیریاں پاؤں میں اور طوق پر اگر نہیں</p>   |
| <p>۱۲۳<br/>تینا نے غلام کو بکریا تھا اور<br/>زینت پھر سوکھتی تھی اور<br/>دعوت پور ہو آ پہونچا اور<br/>انفین ہر کو میں جیتی ہو پھر زینا</p>                       | <p>۱۲۴<br/>کر بلا ہوتی ہوئی شام کو جاؤنگی میں<br/>بھائی کی قبر پہ وہاں سوگ بر باد ہوگی میں</p>  | <p>۱۲۵<br/>پھر دوبارہ اسے مجھوں کیا آ نہیں<br/>پیریاں پاؤں میں اور طوق پر اگر نہیں</p>   |
| <p>۱۲۶<br/>دیکھو مکمل غلام یہ ہے کہ جلال آتا ہے<br/>پر کر دن کیا مجھے حضرت کا خیال آتا ہے</p>  | <p>۱۲۷<br/>مرقد اطرح سے لعل بنانا میرا<br/>بانیقی شاہ کے ہو اور سر معانا میرا</p>   | <p>۱۲۸<br/>بولے سجاد کراہتے ہیں نہیں پائین<br/>رخصت آراہم شام کو ہم جگہ پائین</p>  |



|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>۱۹۱</p> <p>کے لیے بیات رخصت اور شوق<br/>اور مہینہ سے چلا سبطی کا دل<br/>زینب خستہ ہوئی ناتواں چل چلا<br/>دو قدم وہاں پہنچی آٹھا غل کیا</p>           | <p>۱۹۲</p> <p>ساتھ ساتھ گنگاں جو کین شام<br/>اڑنے فرمایا غریب چا اپنا نام<br/>طوق زنجیر سے روڑو کیا پھر<br/>رجب اہم بھی ہو جا پھر کراہام</p>         | <p>۱۹۳</p> <p>وارث ارث حسن ناب شبیر<br/>زیر قاتل خفین قاتلے دیا دایا<br/>راوی لکھا باجیر جوب وقت فضا<br/>نب طلب باور معصوم کو حضرت کیا</p>              |
| <p>دیکھا ٹکڑے بہت روڑو چلاتا ہے<br/>ٹنگے سر باور معصوم چلاتا ہے</p>   | <p>ہجوم کر پائون جدا پائونے زنجیر ہوئی<br/>گر چہ طوق بھی گردن نہ تاخیر ہوئی</p>  | <p>اور کہا بعد مر سید ابرار ہو تم<br/>مسند احمد مختار کے مختار ہو تم</p>  |
| <p>۱۹۴</p> <p>کیا کہوں لپٹا چکا وقت نہ لپٹا<br/>روئے باور سے کہا جاؤ ساجد<br/>تو بھین دیکھیں باور سے جو غل چلا<br/>گھر کو رونا ہوا وہ بیکہ منہ چھرا</p> | <p>۱۹۵</p> <p>خیم احمد ہو عابد جا زینان<br/>سائے اعجاز سے برکت ہو آپ<br/>پوشاک انہیں گھڑنے نام دو جان<br/>پوچھا ہے بیون زینب کی کیا</p>              | <p>۱۹۶</p> <p>چھتر اٹھا دیا اکیس براہ نفا<br/>اسی نفا کو بت دوین بھٹکتا<br/>داندو کاہ اسے سائے اپنے دیا<br/>کے یہ بات نہ دین تہذیب کو چا</p>            |
| <p>ساتھ سجاو کے زینب یہ بھی محل میں<br/>فاطمہ پاس بھی پوتی کے ہر کنسز لین</p>   | <p>بولے وہ توڑ گئی آس ہماری زینب<br/>راہ سے شاہ کی خدمت میں سدھار زینب</p>   | <p>غل ہوا موت ہو سید عالی فہوس<br/>مسند شاہ شہیدان ہوئی عالی فہوس</p>   |
| <p>۱۹۷</p> <p>یون احادیث میں وارث موجود<br/>شام کی راہ میں زینب قضا کی گاہ<br/>دین عابد نے پوچھی کو کیا با حال تباہ<br/>روئے کے لئے جہان ہر کی گھوٹ</p> | <p>۱۹۸</p> <p>جو علم لئے کہا پوچھا نام کیا<br/>آئے عابد کو دیا اہل دین کیا<br/>بین سجاوئے دنیا میں نہ پایا اصلا<br/>ابن عبد الملک جس کا جیسہ ہوا</p> | <p>۱۹۹</p> <p>غل پانے جو سجاو کی میت کو دیا<br/>تازیا نو کا خان نشین پوچھا ہوا<br/>گردن آپ پہ تھا نیل سن کا پیدا<br/>جیکہ قضا یا تو روڑو کر کہا ہوا</p> |
| <p>پوچھے زینب کا تعلق کوئی دل زہر ہے<br/>روئے والی مگر بابا کی گئی جیسا ہے</p>  | <p>چار جانب سے علم ظلم کی شمشیر ہوئی<br/>زہر پلوئے کی سجاو کے تہہ ہیر ہوئی</p>   | <p>تب مجھون گریبان قبا چاک کیا<br/>قمریچہ امامت کو نہ خاک کیا</p>   |



۴۱  
موتو نانوہ کا پیر کی سند و دنیا  
ساتھ ناموس کے باوجود تو نیکو شخصیت رکھتا  
تاکمان آئے حضرت سے کہ جسے کیا  
ناتہ مایہ کا مین اپنی جگہ پر ملتا

۴۲  
رویا ناتہ کے محبت پر پیغمبر  
اور روتا ہوا اھرمین کیا وہ نہایت  
نیک و نوری ناتہ کی چھ پر رواد  
قبر جا رہے روتا ہوا باہ و فر بار

۴۳  
ادان و کانون میں حسن و حسن  
بچپن میں نہایت بہ مردان کا مین اپنی  
اس شہر میں بھی نکال کے شہر کی تائیم  
کے لئے موت سے یہ خدا سے مایہ

شہ نے فرمایا جدا ہے وہ کیونکر ہوگا  
جا کے دیکھو مرے بابا کی لحد پر ہوگا

شہ نے فرمایا کہ اب ہاں نہ وہ آسکا  
ہو یقین آج اسی قبر پر مر جائیگا

قربان رہا کرتے نہ کیوں قبلہ دین پر  
ہر فرض طواف حرم ارباب یقین پر

۴۴  
کھلے آگیا مرقہ عابد چو وہ شاہ  
آیا حضرت کو نظر ناتہ کا احوال  
نیک و نوری کے بچے چھ پر روتا ہوا  
رنگ و رنگ سے مین اور تیرے کرنا ہوگا

۴۵  
پیر کیا مرقہ عابد چو وہ شاہ  
حال ناتہ کا نظر آیا مین کو یقین  
بن و بیکر کے مین مجھ کو حال  
کو تو خان سے یہ روتا ہوا کرنا ہوگا

۴۶  
اطفال کمائی کے بہت بچے مین  
پرستے تھے طفل مین آفا تیرے  
اور سے بچے مین اور سے خانہ خیر  
کے لئے مین اور سے خانہ خیر

پیارے چو شاہ مرقہ نورانی کو  
کبھی آگے مین کو ہوتا کبھی پیشانی کو

زین سے بہر پیر تو ادا کر مجھ سے  
اور جو دین تمنا ہے عطا کر مجھ سے

صفت مین کیا کام کیا حق کے لئے  
کا تا بہر جبریل کو کس نے علی نے

۴۷  
دیکھا ناتہ کا حال مین کو مول  
رکے ناتہ سے کہا کہ اور ادا  
پیشانی کو اور تو مین آکا  
مین امام و جان و تیرے بچے

۴۸  
نیک و نوری کے پیر آرا سے خانہ  
خاک و دھت جگر شہر خدا سے  
خفی مین نظر آتا ہے  
نہ اور پیر خدا سے دین پیر

۴۹  
جائے مین کو پیر مین شہر اکرم  
میں مین کو پیر مین کو پیر  
کہتا تھا مین کو پیر مین کو پیر  
کہتا تھا مین کو پیر مین کو پیر

نیری خدمت کو مین بھی ہو جھکا  
پر سوا حق مین کوئی مرا سے ناتہ

پر وہ نہ تو شمع رخ فرزند شعل کے  
ہاں کے کی طرح گروتے خورشید مین کے

شہ کہتے تھے نیک و نوری کو مین  
محبوب مین ایک مین عاشق مین

ناتہ نے فرمایا اور مین کو کما ناتہ نے پارس مین کو جھکا کر  
ناتہ نے فرمایا اور مین کو کما ناتہ نے پارس مین کو جھکا کر  
ناتہ نے فرمایا اور مین کو کما ناتہ نے پارس مین کو جھکا کر  
ناتہ نے فرمایا اور مین کو کما ناتہ نے پارس مین کو جھکا کر



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۵۵</p> <p>وہ کہتے تھے نفیق بنی داغین کے<br/>یہ آپ بے پردہ اندرین کے شہر و بجاہ<br/>ان کی کیا ہے بچے اسٹال سے آگاہ<br/>سو منظر اوس کی کیا کرتے پوچھا</p> | <p>۵۶</p> <p>کیا تھی جوں میں کو یہ کونسا<br/>اس سات پر کی خاطر اس کے تھوڑے<br/>آگاہ نہ تھے جگہ کی کیا حیت پر کیا<br/>اس کی بجاغت کہ پوران تو وبال</p>      | <p>۵۷</p> <p>نیکم کے جوتند کو حلقہ سدھار<br/>نیک خاقت بود کے لیے بچے مار<br/>نیز بچے کے پائے میں نیک اشارے<br/>بان لاؤ دیوت کے دھند میں بھار</p>     |
| <p>آئیگی بلا آپ پر یہ بات کی ہے<br/>نزیب انھیں تھوڑے کے لیے پال ہی ہے</p>  | <p>اسوقت یہ تھا شور اور اورا دھر سے<br/>نزیب کے پس رکھتے ہیں تیغ و پیر سے</p>  | <p>نعم اپنے عزیزوں کا ہر سب اہل حرم کو<br/>تم لاٹو نہ اسے نہیں روائے ہو چکو</p>  |
| <p>۵۸</p> <p>دوسال جو بچے بلایا، انھیں شہر<br/>اس شہر کا یہی کہ ہوں غلیظ پیر<br/>نیا میں بھی تو غیر ہو جی میں تویم<br/>کراہی کے اسے کیا پڑی تھی</p>        | <p>۵۹</p> <p>عقل خرد و ہوش کیا کہی کیا ہو<br/>تحصیل علوم ادب و علم سے طلب<br/>ہرگز نہ بھی باز سے طفلانہ تھی مرغوب<br/>پڑھتے بانی فلک سنو اسلوب</p>         | <p>۶۰</p> <p>خود ماہر میں شہادت خود دلش<br/>پیراں اس کے سے کیا چھوڑیں<br/>انہی بنیادوں سے کھڑے وہ عاقلین<br/>کے سینہ و صدقہ و خیر و علم کی تعلیم</p> |
| <p>نوشاہ بنین یاد نہیں اہل وفا ہوں<br/>بروان چڑھیں پانہ چڑھیں تمہارے ہوں</p>   | <p>دل پیور یا رسیج سے بھی ایک ہی نہیں<br/>بس کھیل گئے جانہ وہ چھوٹے سے سن میں</p>  | <p>دریا پر ہوا شور کہ پاسوں کی ہو آمد<br/>رن بولا کہ کیا رکے نواسوں کی ہے آمد</p>  |
| <p>۶۱</p> <p>انار سے غلیظ کا غلیظی انجام<br/>نام اوتے ہیں نزیب سے دفتر سلام<br/>وہ خون اسی کو تھوڑا کا یہ منہ ملام<br/>یہ بہت شہر شہر دران تو یاد ملام</p> | <p>۶۲</p> <p>اب کہتے ہیں بنی داغین نے زفر شہادت<br/>اسٹن دین باٹے تھے کو شہر شہادت<br/>ان میں شہادتوں سے قرین کی دولت<br/>وہاں پہلے کے مائیکو بھی خلعت</p> | <p>۶۳</p> <p>جو شہادت دباہ کے شہادت شہادت<br/>نعم ہوشی شہادت صاحب شہادت<br/>نیک کو خیر و شہادت بنے کیا کھیر<br/>نیک کو خیر و شہادت بنے کیا کھیر</p>  |
| <p>تھا ٹون جری جھڑپیا رکا شانے<br/>ہتمام بنی جھڑپیا رکا رکا شانے</p>   | <p>یہ فوج شہادت کامر الوٹ رہے تھے<br/>اکاچمن عمر قضا لوٹ رہی تھے</p>   | <p>خاموش تھا شہادت کین نگ بچی قضا<br/>وہ جنگ کی تصویر کا گویا کہ ورق تھا</p>   |







|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۵۱۸<br/>بغضت کماشع و کیا مطلق<br/>آر بسبب ہی مبت غیب میں بھی محبوب<br/>روشن کر دینے میں اپنے ہیں محبوب<br/>نہیں نہ کو نام میں ہے کسی ہلکے</p>       | <p>۵۱۹<br/>بچ کر بیٹو کو فدا کرتی ہر دیکھ<br/>اولاد تو مجھے خدا اور بھی دیکھ<br/>پڑ زندہ نہیں تو نگے اب حلیہ و نہا<br/>سب کچھ پیچھے پیدای برادرین پیدا</p>    | <p>۵۲۰<br/>نہیں ہیں کہ غمہ کا جیکہ ہو کمال<br/>مہر تھا فرزند کیوں اغوش دل ایک<br/>بغیب بھی یوسف کے لیے تھے غمناک<br/>یو اب چکارتے تھے سر بسر خار</p> |
| <p>۵۱۹<br/>گیر ایک دم سانس ہے سینے میں اڑیگی<br/>وہ درد بھر آہ کہو کہ پہ پڑے گی</p>  | <p>۵۲۰<br/>اکبر سے بھل جاؤ گی فرزند کی غم میں<br/>پر صبر نہیں آئگا بھائی کے الم میں</p>   | <p>۵۲۱<br/>زینب کے یہ وغیرت یوسف جو مر گیا<br/>اچھ سے روئیگی کہ ب آہ کر گیا</p>  |
| <p>۵۲۱<br/>دو ٹھکانے کو نہیں زینب بایا<br/>پڑا بھی ابھی کوئی نہیں آکھلا یا<br/>اسمان پر امان کا کوئی نہ آیا<br/>سے کی عین غم مقدرے دکھایا</p>          | <p>۵۲۲<br/>بولا کوئی اک سبب میں کوئی نہ بھار<br/>زہرا نہ مظلوم کو کوئی نہ بھار<br/>سو فاب میں زینب کہا جو کا یہ بھار<br/>عدتے میر فرزند پر کرینے نو دلدار</p> | <p>۵۲۲<br/>سب تحقق لفظ لگے کہنے کیا<br/>انصاف کو کتنا کر جو بکونہ مارو<br/>دولت کی طلب کہتی ہی سارے اوتار<br/>زینب کی کو زینب غلبے کو سوار</p>       |
| <p>۵۲۲<br/>افاق میں دو ایسا پہرے کے موہوں<br/>اس سے یہ قلع پوچھے جبر کہ ہو ہوں</p>   | <p>۵۲۳<br/>منظور جو بیٹو کی چل کرتی ہر زینب<br/>زہرا کی وصیت پہ عمل کرتی ہر زینب</p>  | <p>۵۲۳<br/>اولاد کی بھی درد کو پہچانتی ہیں ہم<br/>سبانتے ہیں اور نہیں کچھ جانتی ہیں ہم</p>   |
| <p>۵۲۳<br/>مجھے ہیں جو نہ کوئی دیکھ نہ دلا<br/>زینب کا جا بخت ہم جا بخت نہ دلا<br/>بھائی کی بخت آتے کر دیا بھار<br/>خانی کسے ہو جو صیبت میں کر فدا</p> | <p>۵۲۴<br/>کریں بد اندیشانی ہو بھور<br/>عباس کو شہید ہو چکے کوئی انور<br/>پڑنے دوزخ میں جا رہے ہیں<br/>چین کر ورم غریبی پر دینور</p>                          | <p>۵۲۴<br/>نکریہ کہا شمر نگار نے الف<br/>ہم کام سب سے مٹا آج نیا طور<br/>خواہت نہیں کھاؤ یاد رہے کہ جو<br/>زینب پر گار اور چین ابن علی اور</p>       |
| <p>۵۲۴<br/>دیکھو تو سخاوت کہ یہ کیا کرتی ہر زینب<br/>اک بھائی پہ دلال فدا کرتی ہر زینب</p>   | <p>۵۲۵<br/>کچھ لطفے اولاد کا زینب بھی اوتھا<br/>پالا جو دکنوسر چین دوطہ تو نباسے</p>  | <p>۵۲۵<br/>زینب کے نور دے کا یہ دوسرا سہنکو<br/>اسفر کی تمبی کا نہیں پاس ہے تنکو</p>   |



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۵۳۴</p> <p>بناش عمارت سے بوقت چار<br/>تجارت کو فائدے سے ہی کم عمر میں ملدار<br/>فصل شہر دین منسل کر کر کے کا ہے و شمار<br/>فرزند پر پر یہ نرم نہیں زینار</p> | <p>۵۳۵</p> <p>چلا کے کماندار کو صفت میں نہ تیار<br/>بان لیس ہونے سے ملا کر لب سوار<br/>دینے لگے جلو سے ملو کو بھی سنگار<br/>آگے نہ کیا دے ہوئے اور شہت پارسا</p> | <p>۵۳۶</p> <p>کہتے ہی بن کھینچ کر غریب سے تیار<br/>آگے نہ تھے اس سے پہلے یہ بیدار<br/>بیلین بدلتا ہے چلنے لگتی تلوار<br/>کے میں لشکر کے صف میں لگتا تیار</p> |
| <p>۵۳۷</p> <p>دہ دیکھ کے سہرا جو نہ اکبر کا مرگیا<br/>بیش حشر تک قبر میں تڑپا ہی کر گیا</p>   | <p>۵۳۸</p> <p>ہر ایک رو لیے پھر سے پہر تھا<br/>شب میون کی روز یہ پیش نظر تھا</p>   | <p>۵۳۹</p> <p>افواج عدد کو متفرق یہ کیا تھا<br/>تلوار سب ہی بیاں کو جو چھوڑ دیا تھا</p>  |
| <p>۵۳۸</p> <p>کیا ہو گیا تھا اس گھڑی میں چم تھا<br/>جلادی سے فرزند کو کلوں کے چوہا<br/>روزانہ یہ وہ کا کیا تھے گوارا<br/>وفقی کو در انکو کسا مانو ہارا</p>      | <p>۵۳۹</p> <p>گھوڑوں کے کتے پویش میں تھے<br/>ساعت میں با شیشہ سے غم افلاں<br/>نیزو کا تھا تھے چہر میں جو وہ بیک<br/>تھے ریشک تیار نہ صف لشکر فغان</p>            | <p>۵۴۰</p> <p>ایا خون کی شیشہ سے شیشہ تھی<br/>اکل میں دو کڑی تھی دینکو تھی<br/>کرنا تھا تھی بھی جب وصلہ ہوا<br/>بہ کرنا تھا دو سیکو یہ کرنا تھا چار</p>      |
| <p>۵۴۱</p> <p>لڑنے ہی میں، فائدہ اب نہ زبان<br/>جب طالع بیا ہوا ہے چہر دین کمان</p>   | <p>۵۴۲</p> <p>نیزو کی بلندی تھی کہ طوفان اوجھا<br/>آفت کا سماں نیزو کی کو کو نہ سما تھا</p>  | <p>۵۴۳</p> <p>تقسیم تقسیم ملی تھی تن و سر کو<br/>دو ٹکڑے ادھر کرتے تھے دو ٹکڑے ادھر کو</p>   |
| <p>۵۴۳</p> <p>گمراہ کے کہنے سے چہر ہو گمراہ<br/>کہنے لگے کہتا ہے جا شتر جی دند<br/>نیزو کے دلانے پر بیا ہوئے بد فہام<br/>فرما ہوئی چہر شکر فغان ناگام</p>       | <p>۵۴۴</p> <p>تیار کرنے فاسون جو دیکھا تھی لاطم<br/>بھائی کے کہا بھائی سے کر کے پیو<br/>اب میں سو دیکھ کو با نشت لہن<br/>ایسا ہی اور عقل جا بون نہ جو جو مل</p>  | <p>۵۴۵</p> <p>جب خوب تم نیزو بلا کیے دکھا<br/>بہر ہوئے کہ کماندار حضور کے دشا<br/>پہر تھے وہ نیزو کی تیار لائے</p>   |
| <p>۵۴۶</p> <p>ماندھی کر ایک ایک نے بان ورت جفا<br/>ور کھل گئے دینے کے ادھر کلم خدا</p>  | <p>۵۴۷</p> <p>برہمن کا کس کو نہ نام یو جب الی<br/>شہر و عمر مد کو نام کا یو جب الی</p>   | <p>۵۴۸</p> <p>دہشت کماندار پر ہی ہے برہمن<br/>اور سینو نہیں کر کشن طے نیزو ہے تھے</p>  |

چلتے

نارنگہ سے نیزو اور قیامت میں کرے گا



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۱۱۱<br/>جھوٹے سے بڑا کتا کھڑا کھڑا<br/>دیا گئے بیا تو کلو دیا سے بھاؤ<br/>جھوٹے کا اشارہ تھا کہ بان روڑ کھاؤ<br/>بزرگوں کی سر بھی تو دیکھتے جاؤ</p> | <p>۱۱۲<br/>کھتے تو کیا پار سے پتہ نہ پتہ<br/>بزرگوں کی بچھڑنے لگے ہاتھ پر وہ بات<br/>اکبر سے کہا کہ اسے فرزند خوش اوقات<br/>اپنی بھوپا لان کو جا یہ بات</p> | <p>۱۱۳<br/>بان اکبر و بیرون ہوتی تھی گھٹار<br/>اور تون محمد پو دیان پتہ تو گوار<br/>ہر وقت لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ<br/>بزرگوں کی بچھڑنے لگے ہاتھ پر وہ بات</p> |
| <p>۱۱۴<br/>تھے تو او دھڑل سمگاری کے ہیں<br/>بدستے ادمر لاشوں کے انبا کے ہیں</p>  | <p>۱۱۵<br/>فرزند یہاں لڑتے ہیں کش میں پڑی ہو<br/>تم بھی تو درخیمہ پر اک کے کھڑی ہو</p>  | <p>۱۱۶<br/>جب سے بھگت دیکھ چلائے تھے جد<br/>آتی تھی صدا ہم ہیں حاضر ہیں مدد</p>  |
| <p>۱۱۷<br/>کھتے تھے شجاعت کو ملی جی کا<br/>خا غلغلہ بیچ میں نہ زیادہ زیادہ<br/>جید کی صدا آتی تھی نانا کو کیا شاد<br/>فرمانے تھے بھگت یہ بزرگوں کا</p> | <p>۱۱۸<br/>سر نوا بان دو نو کا کھلا تھا<br/>خا بیو کا نام تر سے مقصوم میں خیر<br/>اب درود کی آواز دینا دیکھتے تھے<br/>ان بچوں سے باتوں میں کیا پتہ</p>      | <p>۱۱۹<br/>تھے ماضی پر غم تھی زلف غم<br/>بزرگوں کی بچھڑنے لگے ہاتھ پر وہ بات<br/>فرمانے تھے بھگت یہ بزرگوں کا</p>  |
| <p>۱۲۰<br/>ہر جوین جھارتی تھی قتل کے بن میں<br/>بہ آئے نوا سو نہ نقد ہو رہیں</p>   | <p>۱۲۱<br/>وان فاطمہ لیتی ہر نوا سو کی بلا میں<br/>تم دوڑو بھو کوئی بیا سو کی بلا میں</p>   | <p>۱۲۲<br/>اپنی ہنیں کچھ فکر ہے ہم قتل ابھی ہو<br/>یہ حال ہر امان نہ کہیں دیکھ رہی ہو</p>  |
| <p>۱۲۳<br/>بزرگوں کی شجاعت نہ دیکھو جی آئی<br/>تجاس بیل سے شکر ب دلیانی<br/>اک کو سر کر کے تھے بھگت یہ بزرگوں کا<br/>ان غم میں بات یہ بزرگوں کا</p>    | <p>۱۲۴<br/>اکبر نے غم دیا جا کے بچھڑنے لگے<br/>بزرگوں کی بچھڑنے لگے ہاتھ پر وہ بات<br/>فرمانے تھے بھگت یہ بزرگوں کا</p>                                     | <p>۱۲۵<br/>کر کے چیت تھی و غازی جانبار<br/>ماضی سے جو بڑا فغان کرتے تھے آواز<br/>فرمانے تھے بھگت یہ بزرگوں کا</p>  |
| <p>۱۲۶<br/>ہمیشہ سے اب انکو میں فرزند میں لگا<br/>جب ہونے لڑے تیغ علی کی نہیں لگا</p>  | <p>۱۲۷<br/>اتو میں بھی ہوئی میں ہاتھ ملوگی<br/>جب آئیں لاشے تو میں اپنے کو جلوگی</p>  | <p>۱۲۸<br/>یہ فاطمہ ناول سے ہلائی ہیں ملک کو<br/>سید کو ہلائی ہیں نوا سو کی ملک کو</p>   |



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۵</p> <p>عباس علی غون مرغوش کھاتا<br/>زینب نے تیرے دین و دین میں جی جاتا<br/>تھی برکاتی میں کی میں جاتا<br/>زینب کے مقلد پر دینا چھوڑا</p> | <p>۴۶</p> <p>یہ کہنے سے اور دونوں نے<br/>اوغھ کا قتل دیکھا ہے<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس</p>          | <p>۴۷</p> <p>عباس نے تیرے دین و دین میں<br/>زینب نے تیرے دین و دین میں<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس</p> |
| <p>یہ کہنے سے زینب ہر خوشی انکی قضا<br/>اور میں بھی مین مجھ کا شمشیر جھاس</p>  | <p>جا کر یہ کو خدایت سلطان زمین<br/>گرا اور کوئی بھانجا ہو بچہ دین میں</p>   | <p>باندت ہے حلقہ جہان یہ فوج کھڑی<br/>لوٹی ہوئی دولت نہیں کی پرستی</p>   |
| <p>۴۸</p> <p>عباس نے تیرے دین و دین میں<br/>زینب نے تیرے دین و دین میں<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس</p> | <p>۴۹</p> <p>عباس نے تیرے دین و دین میں<br/>زینب نے تیرے دین و دین میں<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس</p> | <p>۵۰</p> <p>عباس نے تیرے دین و دین میں<br/>زینب نے تیرے دین و دین میں<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس</p> |
| <p>سینے پر تو سینہ تھا جین خم تھی جین<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس</p>  | <p>یہ بھانجون کا داغ مین مجھ کو دیا<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس</p>  | <p>دم آگے نہیں مشاق جمال شہ دین تھا<br/>دم اسکو نہ کہنے وہ دم باز پس تھا</p>   |
| <p>۵۱</p> <p>عباس نے تیرے دین و دین میں<br/>زینب نے تیرے دین و دین میں<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس</p> | <p>۵۲</p> <p>عباس نے تیرے دین و دین میں<br/>زینب نے تیرے دین و دین میں<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس</p> | <p>۵۳</p> <p>عباس نے تیرے دین و دین میں<br/>زینب نے تیرے دین و دین میں<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس<br/>اگر دینے پر تیرے کتنا تھا ہنس</p> |
| <p>اچھا بھائی کا اس طرح سفر ہو<br/>مادر کو خبر ہو نہ شہ دین کو خبر ہو</p>  | <p>بھائی سے کہا ہاتھ مری نبلو نہیں دے<br/>دیکھ دو دہانے کو مرے ساتھ چلو تم</p>   | <p>تاج کھڑے اگر عباس کھڑے تھے<br/>کچھ دوزخ تھی تو بہت پاس کھڑے تھے</p>   |



۵۵  
انکو کو جھکا کر وہ لکھنے لگے  
میں نے کیا تھا یہ میں نے کیا تھا  
جہاں پر تیرا فائدہ کر رہا تھا

۵۶  
میں نے بدن ادن و فتن کو تیرا  
اور جو کچھ ہے غما نے دیکھا  
میں نے لکھ کر دیا کہ یہ کیا ہے

۵۷  
میں نے روتے روتے اور جھپٹتے جھپٹتے  
میں نے کیا تھا یہ میں نے کیا تھا  
میں نے کیا تھا یہ میں نے کیا تھا

لاشون پہ نہ بلوایو دیکھو میں دین سے  
غم کھانے کی طاقت مر جہاں میں نہیں ہے

آزرد غلام ایسے بھلا ہوئی گئے تھے  
خوش ہوئی گئے کس سے جو خفا ہوئی گئے تھے

لے آئے تھے جلدی وہ لاشے رنقا کے  
اب تک پھر جہاں کچھ لاشے اٹھا کے

۵۸  
میں نے لکھا تو ان تھیں کچھ  
آسوت میں یہ کچھ لکھا یہ کچھ  
اس فتنے کے کچھ دوا امت نہ ہو تھا

۵۹  
میں نے لکھا تو ان تھیں کچھ  
آسوت میں یہ کچھ لکھا یہ کچھ  
اس فتنے کے کچھ دوا امت نہ ہو تھا

۶۰  
میں نے لکھا تو ان تھیں کچھ  
آسوت میں یہ کچھ لکھا یہ کچھ  
اس فتنے کے کچھ دوا امت نہ ہو تھا

تم چاہنے والے تو میرے سب سوا ہو  
شاید نہ علم دینے پر مامون سے خفا ہو

مادر تو ہمیں دودھ نہ پینے کے جہاں میں  
زہرا نہ گاؤں گئے گلے باغ جان میں

اک کتہ تھے حضرت پہ پیر دست بکارت  
اک کتہ تھے مگر ہو گئے جیلدر کے نواسے

۶۱  
میں نے لکھا تو ان تھیں کچھ  
آسوت میں یہ کچھ لکھا یہ کچھ  
اس فتنے کے کچھ دوا امت نہ ہو تھا

۶۲  
میں نے لکھا تو ان تھیں کچھ  
آسوت میں یہ کچھ لکھا یہ کچھ  
اس فتنے کے کچھ دوا امت نہ ہو تھا

۶۳  
میں نے لکھا تو ان تھیں کچھ  
آسوت میں یہ کچھ لکھا یہ کچھ  
اس فتنے کے کچھ دوا امت نہ ہو تھا

تم نے تو اٹھایا تھا پیر کے مسلم کو  
مامون نے علمدار نہ اپنا کیا ہکو

مادر نے عجب طرح کا احسان کیا ہے  
زہرا کے پسر پر ہمیں قربان کیا ہے

ہمت ہو تو ایسی ہو سخاوت ہو تو ایسی  
ہمیشہ کو جہاں سے جالفت ہو تو ایسی



|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>۴۶۸</p> <p>نہایت ان اک کو تر من جادو<br/>نہیں بولی تھی ہفت سو قبلہ اوٹھا<br/>حق سے یہ دماغ گنتی تھی اس کو بھلائے<br/>بھائی پر جو آئی ہو کر یا پر نہیں</p>      | <p>۴۶۹</p> <p>ب تو ہر خاموش گمراہی نشانہ<br/>کتنے گئے نہایت سے بعد ناک و فریاد<br/>ان کی کیسی نہ گمانی کرے برباد<br/>اس طرح روئیں کہ یہ ہیں صبا اولاد</p>            | <p>۴۷۰</p> <p>پہل جو ہوا جو کئی بی شاہ کی بھلائی<br/>روٹی ہوئی آئی درخیم پر وہ دگر<br/>یو چاہی علی اکبر سے کہ میں خیر سے نہیں<br/>یہ تو ہے تو سے مرگے کیوں چلتی ہو کر</p> |
| <p>فرزند ہیں کیا بھلا ہو چیا اٹھائے<br/>پر تیغ سے زہرا کے چیلے کو بچائے</p>   | <p>کیا ذکر ہے کچھ ذکر نہیں اہل حرم میں<br/>اندھ تھیں صبر و اولاد کے غم میں</p>   | <p>کیا پھر کوئی آفت ہر حسین ابن علی<br/>صد و کردے چکے مجھے سبط نبی پر</p>   |
| <p>۴۷۱</p> <p>نہایت فکر کی جاودہ کچھ کچھ<br/>بہ بیان سپہ پوئین کو بھلا کر<br/>نہایت کہا وہ نے نہایت شک بہار<br/>کیا ذکر ہو جو تھی ہر دم چھپا کر</p>               | <p>۴۷۲</p> <p>نہایت کمال کہ بیٹے مارے<br/>صد سے کیا بھائی جو بھلا پاس جاوے<br/>اب اپنی گمانی کوئی دار سے کہ نہ وار<br/>ایمان جو کچھ ہے وہ پور سے پورا</p>            | <p>۴۷۳</p> <p>اکبر نے کہا خیر سے ہے بھائی بھلا<br/>بہار کے بیٹے کو جو ہر خون مارا<br/>نہایت کیا تھا لاشوں کو زہرا کا وہ پیا<br/>سولا شوقی لائے پر یہ تب نصیر پیا</p>      |
| <p>منہ زرو ہیں ترانگوں سے رمال پوئین<br/>اوصا جو کیا قتل مرے لال پوئین</p>  | <p>یہ کہے ہو بخش تو نہ فکر تن و سر تھی<br/>بیٹوں کی خبر تھی نہ اسے اپنی خبر تھی</p>  | <p>جو گرد و کھینچ کے شیر کھڑے ہیں<br/>اور سچ میں لائے شیر کھڑے ہیں</p>  |
| <p>۴۷۴</p> <p>نہایت تو بخین پنداشتہ کیا ہے<br/>گو مر گئے اس بات کا چہرہ بخین کیا ہے<br/>نہایت تو بیٹو کا نہیں سچ ذرا ہے<br/>صد نہ دیا داب مر بھائی کی بھلا ہے</p> | <p>۴۷۵</p> <p>ناگاہ اٹھا غافلہ سید ان اکبار<br/>اور تیر و ملی چلنے کی صدا آئی بیکار<br/>کہ کہا اکبر نے کہ اور عزت اطہار<br/>میں جاتا ہوں نہیں پوچھتی نہ نہیں خبر</p> | <p>۴۷۶</p> <p>تب دیکھنے نہایت کو منتقل کیا ہے<br/>کیون لائے ہوا دن لاشوں کو بخین کیا ہے<br/>زبان بخین کھلی خواہر پر بھلا ہے<br/>خبر سے آواز نہ تھا ہے بھلا ہے</p>         |
| <p>کیا منہ پر شدیں کہ جتن بات دھڑکے<br/>کیا مجھے مرے بھائی کو شرمندہ کر دے</p>  | <p>کچھ لاشونہ تکرار ہوئی فوج تھی سے<br/>اب چلتی ہے تلوار حسین ابن علی سے</p>   | <p>کیوں لا ہو دسوا من آتا ہر بھائی<br/>صد تھی کو کوئی پھر کے لے آتا ہر بھائی</p>  |



۵۷  
ان لاشوں کو صدف کے زینین چمکانی  
جکے لیے سچا میں میں ہوتے اور ان  
گرنے لاشے دیے جاتے نہیں چلائی  
توانے ہی سید انہیں ہر کے پیچھے

۵۸  
اے بولے ران باز کا اسٹم کروید  
جیسے بین گرونی گھری کے بین چان  
خاطے مر کو دین توں افسین اس آن  
تیراں یہ بھجور جو تم نے ہر زبان

۵۹  
اے موت زینین کے لاشوں کو جیکو  
کیا کہنے ہو کو کدو لاشوں سے برابر  
وہ بات کہے دولن کے چکے سے برابر  
جس بات کو کہتے ہی تیرے چکے کی بار

۶۰  
پر یونق تو یہ لاشیں جو نہ کرونگی  
دونگی تو افسین ہار کے میں کا پتہ دونگی

۶۱  
بالفرض یہ صدف ہر نہ وسواس کرو تم  
ان لاشوں کو میں لایا ہوں یہ پاس کرو تم

۶۲  
اے دیکھنا یہی چلاتی تھی زینین  
سب دیکھتے تھے اور نہ تھلائی تھی زینین

۶۳  
ران شہ نے لاشوں کی لاشوں کو  
لاشے لیے دو دو لاشے آگے لے کر  
کشتورمان بولی زینین کے کہ لاشوں کو  
کچھ تو ذرا اپنے جا کر لاشوں کو

۶۴  
اے زینین چلا لے افسین چلا  
کچھ لاشوں کو لاشوں کو لاشوں کو  
موت نہ کہ بوجھا کیا میں انے لے کر  
خود کیا دولن کے اور بوجھا کر

۶۵  
اے زینین کہتے تھے زینین تو خود  
درود کہ لاشوں کو بلادو تو خود  
کیا نہ کہ لاشوں کو بلادو تو خود  
کیا زینین نے کہا اے زینین بوجھا کر

۶۶  
کچھ سنتی ہو اور مر چلاتی ہر چھینا  
ان لاشوں کی ہمراہ بولائی ہر چھینا

۶۷  
لیچلیہ بیکان نہیں حسرت میں رہینگے  
وہ بات سوامان کے کسی سے نہ کہینگے

۶۸  
وہ بات نہی ہے کہ مری روح حزن ہے  
وہ درد و دلین کہ دوا جسکی نہیں ہے

۶۹  
اے زینین بوجھا کر زینین بوجھا کر  
کچھ مر چلائی زینین بوجھا کر  
زینین بوجھا کر زینین بوجھا کر  
زینین بوجھا کر زینین بوجھا کر

۷۰  
زینین نہ کہنا زینین نہ کہنا  
زینین بوجھا کر زینین بوجھا کر  
زینین بوجھا کر زینین بوجھا کر  
زینین بوجھا کر زینین بوجھا کر

۷۱  
اے زینین کہتے ہیں زینین کہتے ہیں  
زینین بوجھا کر زینین بوجھا کر  
زینین بوجھا کر زینین بوجھا کر  
زینین بوجھا کر زینین بوجھا کر

۷۲  
زندہ ہوں تو جا کر افسین قتل میں لگا دو  
کر مر گئے ہوں میرے کچھ سے لگا دو

۷۳  
فضہ بھی دین بیٹھ کے لاشوں کے سر کا  
روال لگے صفہ پر نور اور کے لاشوں کے

۷۴  
سکرتے ہیں تاکہ دیکھ نہ جھستہ جگر سے  
اب جانہ دینا شہ مظہوم کو گھر سے



۴۷  
 ساجو شیر کو کینکیر میں بچاؤ  
 جنج میں کس طرح جبر کو بلاؤں  
 اور قصداً بے خوف کو کھڑے ہیں جان

۴۸  
 اقصیٰ دہم سر کبیر کو بچان  
 عامہ گرا یا شہر مظلوم نے اوس آن  
 کرنے کا سائنہ کے کیا یاک گویان  
 اور فاطمہ کبیر اکا بھی سر کو دیا بھریان

۴۹  
 کس جان کے کھادون کی نشان تھان  
 کس جان کے زخم زبا بچاؤ کھاد  
 نہ بولے کہ کس طرح بولے وہ زور  
 میں زخم بدن اکی گئے تھے زخم زخم

۵۰  
 یاد دہا با کہ نلک ہے پھر ہے  
 پھر لاکھ کے زخم میں جین آج گھر ہے

۵۱  
 رد گرد پھر اس یہ کہاوش الم میں  
 بان میں کر دہی پھر بھی زانو فرام میں

۵۲  
 ہر قصد مرا جتنے جراحت ہیں بدن پر  
 زخموں کے برابر لکھوں حسین کفن پر

۵۳  
 بیت کو کیتی مٹی مرم کرتے تو نام  
 طاری ہوا دن بدون چرخ کا نام  
 ہاتھ کو کٹی مٹی ہوا اپنے میں رکاوتم  
 کہا با زبانی نے پھر میری رسم

۵۴  
 نیت کو بچتے پیمان دکھایا  
 مادر کی تو دل خادہ آکر کو جلا  
 فرزند کے مرنے کو لے گیا  
 پھر دوزخ کی شافو کو لاکر پناہ

۵۵  
 شہر کو لے گیا شہر نام کفن کا  
 اور بولے کھانے کیل کو نہ جلیا  
 نچین کھانے کے میں کفن کا  
 حکم کھانے میں تیرا نہیں ہو گیا

۵۶  
 چند کہ کھیر کے نواسہ ہیں تر لال  
 نور نیکی سختی سے کہ پیاسہ ہیں تر لال

۵۷  
 وہ بات جو بھائی مٹی مجھ شہدہ میں کو  
 ماسوق بھی کہ جاؤ کہ اب جا میں زکو

۵۸  
 جب سے آغز ہمارا یگانہ زینت  
 وہ نہنا سا مردہ کفن پائیگانہ زینت

۵۹  
 میرے کھاناہ نے پھر پھر رکھ  
 فوج میں اپنے ہو مگر روکے کھاناہ  
 دم توڑا دے نہ یاد کا یاد  
 میری جانی مٹی زینت کھاناہ

۶۰  
 مان شہدہ پھر کام پر آگئے رخا  
 خلیں خلیں میں خلیں جنت اند  
 کس کو بھگت کر کے کو بھگت  
 پھر فضا بھی نہیں کھول سکا کو

۶۱  
 زینت کو کھانے پیر پیر پیر  
 دیکھو تو غریبی مری اور فاطمہ نہرا  
 کھانے کو کھانے کھانے کھانے  
 دوزخ کفن میں دین ان کو بچا

۶۲  
 رد کیتی مٹی کہ بان کوچ کر دم  
 نے ہونا ماسو کے بلا لیکے مرد تم

۶۳  
 اب جا ہوں دوس میں مجھ کو مٹی کے  
 کھلاوا نا کھرا تھ سے زہرا دھلی کے

۶۴  
 ہر خون بھرا زخموں کا دوزخ کی تباہ میں  
 کیا انکار اسی حال سے بھجوں شہد میں

زینت شہان















|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>۵۱۴<br/>                 لیکن در صحن شریفی آئینہ زیبایہ<br/>                 شیدا کیلئے تیار ہوئے تھے حضرت بھی میں آگاہ<br/>                 بن پانی کے جوئے کیلئے کہاں ہیں وہاں<br/>                 ہر ایک کے لئے تھے جوئے کیلئے جانچے و آئے</p> | <p>۵۱۵<br/>                 یہ بولے نہ مانگیا کبھی شک و کفار<br/>                 وہ بولے تو مجھے بھی نوبیلا نہ رہا<br/>                 انصاف و راستہ ہے اسے سید ارباب<br/>                 میں کچھ کہوں اور وہ لگائیں مجھے و لوار</p>   | <p>۵۱۶<br/>                 ہر شکل کی کو بھی کیے دنیا بویلا<br/>                 راجے ہیں گئے شک کا نہ ہو بویلا<br/>                 منی کے یہ عباس ملکہ دار سے کی آہ<br/>                 حق ہو گیا رنگ رخ بن اسراف</p>         |
| <p>اس وقت نہ امت سے مواجہتا ہوں آقا<br/>                 غرق عرق شرم ہوا ہوتا ہوں آقا</p>   | <p>وہ مستعد جنگ ہوں عباس ملی سے<br/>                 میں دن ملی کچھ درون فوج شقی سے</p>   | <p>صورت و نظر کر کے رخ سرور دین پر<br/>                 نزدیک خانہ کش کھا کے گرین سوزین پر</p>   |
| <p>۵۱۷<br/>                 کہیں تو سر باسی کی سگند میں<br/>                 گر فوج شکر ہے تلوار کا لون<br/>                 فرابین و گاندھی کی پرتو اور اٹھاون<br/>                 یہ لشکر آقا کے جاوے پھر لاون</p>                                 | <p>۵۱۸<br/>                 شہ کے کہا او جانی نہیں کج و بد<br/>                 عباس کی عین آرا سے یہ دیجاہ<br/>                 جبر اسد اللہ ہے شوق صفت ماہ<br/>                 کہنے سے تھے صد اقل گور شکوہ گراہ</p>                    | <p>۵۱۹<br/>                 سکر کیا کیوں جان بکلتی نہیں<br/>                 ایک عمر کی محنت مری یاد بویلا<br/>                 جبر عرض کی شاہ سے اسے یہ دیجاہ<br/>                 یہ لشکر کے زعفرانے</p>                       |
| <p>دیکھوں بھی نہ اس فوج تمکار کی صف کو<br/>                 چمکا ہی چلا جاؤں میں دریا کی طرف کو</p>   | <p>جو الفت شاہنشہ و نشان نہیں کھتا<br/>                 کافر ہر وہ کافر ہے وہ ایمان نہیں کھتا</p>   | <p>تم مالک ہر چیز ہو عباس سے ناچید<br/>                 تلیں اٹھایا کیا شکیزہ ہر کیا چیز</p>   |
| <p>۵۲۰<br/>                 دعویٰ غلامی پر مجھے آپ ہیں آقا<br/>                 بھگت تو جو ہے چاہے کہے شک و اعدا<br/>                 ہر نام و فطرت سے کیا کہہ سکتا<br/>                 حضرت کی قسم ایک کو چھوڑو گلا جیلا</p>                        | <p>۵۲۱<br/>                 شہ کے شہادت بھی تو چھوڑی عبادت<br/>                 اٹھو اون بھلا آپے شکیزہ میں کج و بد<br/>                 گو دھیان فطرت کا نہ تم لاو گے جبر<br/>                 یہ لشکر نہ طعنہ میں کہ فوج کے کج و بد</p> | <p>۵۲۲<br/>                 کہیں نہ زادہ ہر اور آپ ہیں آقا<br/>                 میں دوزخ کا خادم ہوں شک و تلیں<br/>                 پتہ آرا کوئی خادم جو کہ آکا شکیزہ<br/>                 ساتھ اس کے مجھے بھیجیے ایسی دیکھو</p> |
| <p>کہیں نہ منفلور اگر فوج ستم کو<br/>                 دانشد کہ رکھ جاؤں ہیں تیغ و علم کو</p>  | <p>خفا کی کی خدمت بخوشی دی شہ دین<br/>                 جانا نہ تمہیں ابن علی کج و دین سے</p>  | <p>وہ صدر نشین بزم میں ہو عین فوج<br/>                 استاد و ہون بچے میں خادم کج و فوج</p>   |



۴۱  
 خداوند تعالیٰ سے یہ باتیں سنیں  
 جو کتابوں میں نہ تھیں اور نہ دلا  
 کہ جو سرشارِ شریعت میں نہ تھا اسے شہ دلا  
 کہ جو کتب پر نہ تھے یہ لکھ کر جو چھپا

۴۲  
 سر تا ہضم نور خدا تھا جو وہ صغیر  
 نور نبی روشن سے ہوا شدت نور  
 اعدا اور سے پیش لکھ کا نہ نظر تفر  
 یں جل ہوئی الہی کہ یہاں کیا تفر

۴۳  
 نبی کا شرف غیبی ہرگز ان میں نہ پایا  
 یہ مردم جا رہے وہ دست سچا  
 نبی جہاں سے کہیں یہاں سے کہیں  
 جو کج جہاں سے کہیں یہاں سے کہیں

۴۴  
 سایہ سرِ محمد پر کیا دامنِ مسلم کا  
 سو کس لیے خادم تھا شہنشاہِ احم کا

۴۵  
 اعدا کو نظر سے اجل ہر طرف آیا  
 من بولا وہ کھنت دل شاہِ نجف آیا

۴۶  
 بینی سے اور لہو پر یہ مضمون کھلا تھا  
 یہ مہرِ سلیمان وہ موتی کا عصا تھا

۴۷  
 حضرت کا خلوص اور پاکیزگی  
 غیب سے لکھا یہ تو مجھے معلوم ہو گیا  
 نہایت کے دیکھنے کے یہ کیا پوچھا  
 یہاں کی طرف نہ دیکھا یہاں شاہ

۴۸  
 بابو چین سے اب دیکھو تھیں  
 لکھتے تھے نور و روشن سے باہیں  
 جو کج کا فقر و غریب دیکھ کر  
 نہ تھیں یہاں سے باز نہ تھیں یہاں

۴۹  
 نجف میں نبی کے یہ مضمون لکھے  
 یہ شہ کے علمدار کا اسرار لکھے  
 ہم صورت کر کے یہاں لکھے  
 جاہ و دن اس کے وہ شہ لکھے

۵۰  
 عقبت کے یہ عشق ہر شاہِ شہد سے  
 دنیا سے غرض کیا مجھے مطلب خدا سے

۵۱  
 سرِ نبی و سرا نخل سخن کو مرے کردو  
 دامنِ تنہا گلِ تعریف سے بھر دو

۵۲  
 اس بات کی اب وہوم میان خبر و کرا  
 کوثر ہے اور عرش اور صبح میں آکر

۵۳  
 القلم غرض سے کیا غیب میں لکھا  
 شکر و تحسین سے کیا غیب میں لکھا  
 اور کیا یہی روئے ہے آلِ علیہ السلام  
 اس طرح وار ہو گیا نبی اکرم

۵۴  
 کلمہ لکھوں وہ میں آنکھیں نہ لکھا  
 جہاں وہ فیضانِ خود و ذہن میں لکھا  
 کہ جو صفِ بیکار و صحن کا جو بنایا  
 کہ جو صفِ نجف کے جو سے قافلِ سخن لکھا

۵۵  
 نیک و بدی و ذہن و عیاں سے رخسار  
 حرفِ انکی طرح سے ہر خط سے ہر زاویہ  
 انہیں سے لکھ لیا جانِ نبی و صبح  
 کلمہ سے عارفان پر تکرار و خط لکھا

۵۶  
 مشکِ کدہ خالی جو یہ کا زہر ہے دھڑکتے  
 اشکِ لکھوں میں عیاں لاؤں گے پھر تھے

۵۷  
 شہرِ رخ غازی کا حلب کے رختن تک  
 غزنی کے چہرے سے ملک میں تک

۵۸  
 ہر گوشِ تجلی میں یہ ازبدِ مودت ہے  
 یہ طرفہ تماشا ہے کہ اک یہ مودت ہے



۴۱  
 ہاتھ دینا اللہ کے ہاتھ کی بندی کو کبھی نہیں  
 بہ دست دراز کی بندی کو کبھی نہیں  
 ہر کچھ چاہے تو اسے نہیں دے سکتا  
 ہر کچھ چاہے تو اسے نہیں دے سکتا

۴۲  
 چالاکتے تو سن کا بھلا کیا کون کرے  
 غور شدیشت الیق گردن پر مشور  
 یہ وقت زوال ہے دنیا میں ہر شے  
 اس کے بچا ساتھ جو پر فتنہ سرور

۴۳  
 القصد طاعتی کھنجر کھنجر  
 دیبا کی طعن سخت دل خنجر  
 تب تک کہ اسے کچھ پا سہ وہ کھنجر  
 تب تک کہ اسے کچھ پا سہ وہ کھنجر

۴۴  
 ایک ست اخیرن تھا خیر شکنی ہے  
 یہ فوت بازو سے امام مدنی ہے

۴۵  
 یہ بڑھ گیا اور پچھے رہا مرکب گردن  
 دم بیکہ چلا وقت زوال شہب گردن

۴۶  
 کیوں شک لیتے آتے ہو پانی تو نہیں  
 اکھڑو شہر کیسے یہ کوثر تو نہیں

۴۷  
 غلامی کے ہر لمحہ میں غم  
 غلامی کے ہر لمحہ میں غم  
 غلامی کے ہر لمحہ میں غم  
 غلامی کے ہر لمحہ میں غم

۴۸  
 گنگا کے پانی کا کچھ دھیان کیا  
 غور شدیشت الیق گردن پر مشور  
 اور تو نے اس کو فتنہ تو بنایا  
 پہلے تو کا چاہے تو بنایا

۴۹  
 غلامی کے ہر لمحہ میں غم  
 غلامی کے ہر لمحہ میں غم  
 غلامی کے ہر لمحہ میں غم  
 غلامی کے ہر لمحہ میں غم

۵۰  
 گر غور سے دیکھ تو سن ذکر غلط نام  
 اسکا ہی فقط نام اسکا ہی فقط نام

۵۱  
 گر اسکو دم زدم پر مد نظر ہو  
 پر کھو لے بسر میل امین اسکی سر ہو

۵۲  
 ہر شک سر دوش برائے ماہ لفاکی  
 پوتی ہر جو محبوبہ محبوب خدا کی

۵۳  
 ناخن سے مثال ہر لمحہ میں غم  
 کھلا نہ لکھتے ہی غم  
 شہنشاہی کے کیا ہر لمحہ میں غم  
 کھلا نہ لکھتے ہی غم

۵۴  
 گزشتہ جو چاہتے تھے  
 گزشتہ جو چاہتے تھے  
 گزشتہ جو چاہتے تھے  
 گزشتہ جو چاہتے تھے

۵۵  
 ہر شک سر دوش برائے ماہ لفاکی  
 پوتی ہر جو محبوبہ محبوب خدا کی

۵۶  
 چھیننے کی ہر لمحہ میں غم  
 قدموں لگا آنکے عباس علی کے

۵۷  
 ہر خلق میں ان چیزوں کی پروا ایسے کیا  
 خود شیر ہے اور نام بھی نہیں ہے

۵۸  
 گوہر میں زہرا کے یہ خالق نے دیا  
 ہر آج تو ہم لوگوں نے ان قبضہ کیا



۱۵۵  
عجائب انکار کو نام نہادوں میں تلباؤ  
وہ بولے کہ میں نے اسے نہیں دیکھا  
معلوم ہو گیا کہ اسے نہ پایا تھا جاؤ

۱۵۶  
عجائب انکار کو کہتا ہوں کہ اسے  
است میں نے دیکھا ہے نہ ہو گیا  
انڈیا کے دینے ہو جو ہے اس کا نواسا  
اس کو جو جیت بھی ہوا اس کا شکر ادا

۱۵۷  
عجائب انکار کو کہتا ہوں کہ اسے  
است میں نے دیکھا ہے نہ ہو گیا  
انڈیا کے دینے ہو جو ہے اس کا نواسا  
اس کو جو جیت بھی ہوا اس کا شکر ادا

۱۵۸  
م لوگ تو کہتے ہو نہیں دیتے ہیں پانی  
م تم کو دیکھا دیکھے کہ یوں لیتے ہیں پانی

۱۵۹  
دیکھا دیکھے کہ سنہ حشر میں کس طرح ہی کو  
پانی نہیں دیتے ہو میں اسے علی کو

۱۶۰  
معلوم بھی پانی کے شدت میں ہیں  
م ظالمو بچے تو کہتا رہیں ہیں

۱۶۱  
وہ بولے کہ میں نے اسے نہیں دیکھا  
م لوگ تو کہتے ہو نہیں دیتے ہیں پانی  
م تم کو دیکھا دیکھے کہ یوں لیتے ہیں پانی

۱۶۲  
دیکھا دیکھے کہ سنہ حشر میں کس طرح ہی کو  
پانی نہیں دیتے ہو میں اسے علی کو

۱۶۳  
معلوم بھی پانی کے شدت میں ہیں  
م ظالمو بچے تو کہتا رہیں ہیں

۱۶۴  
وہ بولے کہ میں نے اسے نہیں دیکھا  
م لوگ تو کہتے ہو نہیں دیتے ہیں پانی  
م تم کو دیکھا دیکھے کہ یوں لیتے ہیں پانی

۱۶۵  
دیکھا دیکھے کہ سنہ حشر میں کس طرح ہی کو  
پانی نہیں دیتے ہو میں اسے علی کو

۱۶۶  
معلوم بھی پانی کے شدت میں ہیں  
م ظالمو بچے تو کہتا رہیں ہیں

۱۶۷  
وہ بولے کہ میں نے اسے نہیں دیکھا  
م لوگ تو کہتے ہو نہیں دیتے ہیں پانی  
م تم کو دیکھا دیکھے کہ یوں لیتے ہیں پانی

۱۶۸  
دیکھا دیکھے کہ سنہ حشر میں کس طرح ہی کو  
پانی نہیں دیتے ہو میں اسے علی کو

۱۶۹  
معلوم بھی پانی کے شدت میں ہیں  
م ظالمو بچے تو کہتا رہیں ہیں

۱۷۰  
وہ بولے کہ میں نے اسے نہیں دیکھا  
م لوگ تو کہتے ہو نہیں دیتے ہیں پانی  
م تم کو دیکھا دیکھے کہ یوں لیتے ہیں پانی

۱۷۱  
دیکھا دیکھے کہ سنہ حشر میں کس طرح ہی کو  
پانی نہیں دیتے ہو میں اسے علی کو

۱۷۲  
معلوم بھی پانی کے شدت میں ہیں  
م ظالمو بچے تو کہتا رہیں ہیں



|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>۵۱۴<br/>                 پانی جو نیند دینے پر نہ لگا اعدا<br/>                 کس پر چرم بھی ثابت کیا شاہ نیک<br/>                 نیک کو اعدا نے بھلا اس سے بچا<br/>                 سچا لکے یہ تو نیند شیریں بچا</p> | <p>۵۱۳<br/>                 مہمانے بنام شرم سرور کو تو را کہ<br/>                 کچھ بھی ہے بھی اکلاہ ہونے کو نیند<br/>                 میں ابن علی صاحب شہر دوسرے<br/>                 میں قوت بازو و دل جان بیک</p> | <p>۵۱۲<br/>                 ہونے سے نہ قابل ہیں تیرے اعدا<br/>                 عباس لوگا کسی تدبیر سے نہ قابل</p>   |
| <p>پانی کے لیے آئے ہو بجائے تو بجائو<br/>                 ورنہ ہمیں سر تنجی خود کاٹ کے دجائو</p>  | <p>بجائے ملا نام ہی شہر حسد اہوں<br/>                 شہر خدا ہوں پسر شہر خدا ہوں</p>  | <p>انے کسی سرکش کا نہیں زور چلنا<br/>                 جلاؤ ملک رات کو ہر چھپکے کلت</p>  |
| <p>۵۱۱<br/>                 کچھ بھی نہیں کیا بن جائے<br/>                 چاہیں گے تو ہم دیکھنے چاہیں<br/>                 اب کچھ عباس ملدار یہ ہے<br/>                 کہیں نہیں کرتے دینے خدا</p>                       | <p>۵۱۰<br/>                 قبضہ پر کھون باغ خدا جو کیا<br/>                 ہر شام ملک ایک باقی رہ گیا<br/>                 بائیں کو کو کفر کی اسے فتح<br/>                 اور سپہ دعوہ پر کرم لگ گیا</p>            | <p>۵۰۹<br/>                 ایک جلا جان عباس نہ افسہ<br/>                 عباس بیان باغ رکھا قبضہ کے ادب<br/>                 دینے سے دین بوس ہوا تم</p>  |
| <p>جاتے ہو کہاں اب تھیں گھر اہر قضا<br/>                 ظالم پر تو قرآن میں کی امن خدا نے</p>  | <p>دینا کے لیے دین کو کو تے ہو لعینو<br/>                 بے شرم ہو قابل نیند ہوتے ہو لعینو</p>  | <p>بولا کہ میں ہوں کون مجھے جانتے ہو تم<br/>                 کچھ اپنے کو بگائے کو پھانتے ہو تم</p>  |
| <p>۵۰۸<br/>                 واقف کہ تم لوگ تو شرع قابل<br/>                 کلام کے صلہ ان پر تو کفر<br/>                 نقد یہ بلاؤ تو اسے فرقہ جاہل<br/>                 بد کا جو سر کاٹو گے کیا ہو مگلا جاہل</p>      | <p>۵۰۷<br/>                 غازی خاں جو یہ حرف سنایا<br/>                 دینے سے تمکا و کلام ہونے پر آیا<br/>                 تیرے شکر نے الگ سلو بلایا<br/>                 بولا کہ یہ خیر کار کا جایا</p>           | <p>۵۰۶<br/>                 میں اکا با سون ہوں جو تیرے جاہل<br/>                 انہ کو سنا سب نیند انہ سے دوائی<br/>                 کیا جانے کہ میں غدار سے دوائی<br/>                 میں نے تیرے دین پر جانو یہاں</p> |
| <p>متم جانتے ہو بعث بھی حق شہر بھی حق<br/>                 عادل ہر خداوند جان شہر بھی حق</p>  | <p>اس صاحب شہر کو غصے میں نہ لاؤ<br/>                 یہ شہر بہت تم شہر کو غصے میں نہ لاؤ</p>  | <p>تم پانی بیو لکے ہم چھین نہ لیں گے<br/>                 ہر فاطمہ کے محل کو ایک بوند نہ دینگے</p>  |



۷۷  
 اور دماغی اگر گھٹیا ہو تو کل اس کا  
 سوچی ہوئے نسخے کی زبان پر  
 چمک گونے ایک فوند بھی پانی کی پالے

۷۸  
 کتا کر کے جانا نواسن کا کتا  
 بین خاویز میں ہون وہ در آقا  
 این شتر میں بیانی زبان کو برکتا  
 بیچ لے بیچو کے سر پہ اس شجا

۷۹  
 اقصیٰ طاعت سے سرور کا علم  
 ابدی کا طبع جیسا کیا سب شکر  
 باران کی طرح نہ دیکھی ہو گلی بوجھار  
 سے تیرے بیانی سے بیچ لے لکھا

۸۰  
 مان یہ تو کرن ساغر لہر ز کو لاکر  
 گھوڑوں کو بلا دین وہاں منکر و کاکر

۸۱  
 پیسے گوئی کرشل خاں ہکو ستم سے  
 برہم بھی کہیں چھٹنے بین آقا کدم

۸۲  
 غل تھا کہ بڑا صاحب شیر ہے بگا  
 اند کرے غیر کہ یہ شیر ہے بگڑ

۸۳  
 کہہ دیجئے کہ میں نہیں شکر کا علم  
 کہہ دیجئے کہ میں نہیں شکر کا علم  
 کہہ دیجئے کہ میں نہیں شکر کا علم  
 کہہ دیجئے کہ میں نہیں شکر کا علم

۸۴  
 یہ کہلے ایک مرتبہ گھر کی گھٹیا  
 دہم میں صفت ایک کمر چار یا  
 دریا میں دریا جو یہ اند کا جابا  
 شکر ہے جو کا ندھے پر رکھ لیا

۸۵  
 تیکر کی طرح غصہ میں نہ کا علم  
 جو سائے آجاتا تھا اپنے گھر  
 تنہا دو زبان کرتی تھی اکہم میں آجا  
 جس کیہ و نہا سے ہزار دن کو جابا

۸۶  
 بہان آج جو عیاش تو خاست بھی زرا  
 وہ بولے کہ یہ بھی گو کہ وہ خلد میں گھرا

۸۷  
 اشد مجھے تشدد مانی ہو مبارک  
 پر میری سکینہ کو یہ پانی ہو مبارک

۸۸  
 اک شیر کی صورت کبھی بیان کبھی نہ  
 لشکر کو ہاتھ ہو شمیم کو رمان تھے

۸۹  
 کیا کیا جو دل دھڑکے اٹھا فکرا  
 بن گئے ہوں تیرے پیر اور کھرا  
 گردن کو بن خلد سے مجھے کجا  
 گردن میں خیار پر تیرا کرا

۹۰  
 جانس تو کہتے تھے اور تھی تقلید  
 پانی کو کمان اس کے تقدیر میں ہے تیرا  
 پر جس کی مانگے طاعت ہے جیہا  
 پر جس کی مانگے طاعت ہے جیہا

۹۱  
 بیان غم کے دو تیری کھڑے نہ دلا  
 کہ تھے دعا بھائی نے حق میں کرا  
 آئے کچھ غلاموں دلا دے کو جو دیکھا  
 جیہو جھکا نکل حضرت تیرا

۹۲  
 مگر میں اگر خاک بھی ہوؤں قضا  
 چھوٹن نہ کبھی دامن شاہ شہدا

۹۳  
 شرمندہ نصین ہونا ہے تیرے کھگ  
 تیرے نہیں چاہتی ہے تقدیر کے آگے

۹۴  
 بھائی کو بکا رسے ترے جیسے بین طغنا  
 وہ بولے یہ حضرت کی غلامی کا اثر ہے



۱۰۰  
 چوتھے موسم پر شاہ گنجی کے اندر  
 آیا اور آئے ہیں عباس دلاور  
 رشتے ہی دم آگیا بس میں ملو  
 چلے چلے دیر میں پہنچا خونیں

۱۰۱  
 پانی کو آزار نہ پہنچا  
 ہم پہنچا تھی کا بریاں  
 کتنی تھی لکھ کر خلاصہ کہ سالان  
 سپہ میں چلے آتے ہیں دیں ہی ہو چکا

۱۰۲  
 پانی کو آزار نہ پہنچا  
 ہم پہنچا تھی کا بریاں  
 کتنی تھی لکھ کر خلاصہ کہ سالان  
 سپہ میں چلے آتے ہیں دیں ہی ہو چکا

۱۰۳  
 ماحول اشارہ کیا صفر نے حرم کو  
 شد دسا گردین پہلے کوئی ہم کو

۱۰۴  
 پہلے تو میں خود آگے عباس پہ واروں  
 پھر کا ندھے سے شکر پہنچا خونیں

۱۰۵  
 خیمہ سے مدد آئی سکینہ کے بکامے  
 مارا مرے عمو کو دوہائی سے خدائی

۱۰۶  
 اس بات سے صفر کی شہر میں  
 نہ نہ کہا اسے فرستل سرور میں  
 مارا کہ موت تھی کا بریاں

۱۰۷  
 پانی سے بھرا پانی سکینہ جو پانی  
 پہنچا تو میں فادو جلد کا دلاور  
 کچھ پانی پانی میں لکھ کر آتے  
 ایک ایک کو رسی ہی پانی پانی

۱۰۸  
 پانی سے بھرا پانی سکینہ جو پانی  
 پہنچا تو میں فادو جلد کا دلاور  
 کچھ پانی پانی میں لکھ کر آتے  
 ایک ایک کو رسی ہی پانی پانی

۱۰۹  
 دیکھا کرو پر آہ کہ کیا ہوا ہر نیت  
 انجام پہ عباس کی دل روتا ہر نیت

۱۱۰  
 گو پیاسی ہر پہ پہلے انھیں جنگی سکینہ  
 ان سے جنگ جانی گالی لگے سکینہ

۱۱۱  
 پیاسی ہر پہ چاچھ سے جدا ہو گیا یار  
 ہر پہ میں یہ کیا کتنی تھی کیا ہو گیا یار

۱۱۲  
 یہ لکھ کر خیمہ سے باہر ابرار  
 استاد اسی جا پہلے سے آئے اکیلا  
 اور توڑی چوڑا شاہ ہو وقت ظہار  
 دیکھا پہلے آتے ہیں عباس حصار

۱۱۳  
 بیان خیمہ میں کرتی تھی سکینہ  
 وہاں گئی میدان میں چوڑی تھی  
 عباس خانو پہ چلی ظلم کی  
 جہاں کہ بہت ہوایا کو شکر

۱۱۴  
 یہ لکھ کر خیمہ سے باہر ابرار  
 استاد اسی جا پہلے سے آئے اکیلا  
 اور توڑی چوڑا شاہ ہو وقت ظہار  
 دیکھا پہلے آتے ہیں عباس حصار

۱۱۵  
 اک ہاتھ سے تیغ ایک ہاتھ میں علم  
 اسلامین ہر غل مارو ستا سے حرم کو

۱۱۶  
 افون اکب بوند نکاہ گیا پانی  
 وہ تیرا گامشک پہ سب پہ گیا پانی

۱۱۷  
 کون بوجھا تھا ابد پہلے چھاتی ہون  
 میں آچھی جان کے شرابی ہون غم



|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>۵۹۱</p> <p>بیکے ملے جاگ کر بیان کرتے دیکھا<br/>         بیٹے جی رہی سپہ سالار و دربار<br/>         لاشے چھوڑی تو نظر آ رہا یہ نقشہ<br/>         بالین پر کھڑے تھے ہیں یہ دلا</p>     | <p>۵۹۲</p> <p>بیکے ملے ہوئی اس لاش کو زبان<br/>         اورین کر کے گئی سیکر و دندان<br/>         انیسویں مین جیتی ہی تم ہوئے جان<br/>         روتی ہوں چاہے بھین پر اوہلین تان</p> | <p>۵۹۳</p> <p>آج اناج و خجور کا نشان اٹھتا<br/>         یعنی سرور کا علمدار جان اٹھتا<br/>         خلق کی فوج جیتی کا نشان اٹھتا<br/>         خود ناظر سے بنو فغان اٹھتا</p>                 |
| <p>تو عزم سفر کر دے و رفتی زیرین<br/>         بستی کمر فروش شکتی کمرین</p>  | <p>گر حکم ہوا کسات پہلہ کے میں وطن<br/>         عمو کہوں سقا کہوں کیا کہیں میں وطن</p>  | <p>استقامت سے ہیں سادات عرب و تہمین<br/>         نسل ہے سردار علمدار جدا ہوتے ہیں</p>  |
| <p>۵۹۴</p> <p>نہا بھین تم غور کرتے کوئی ملک<br/>         اسب خلق میں بیچ کر چلے ملک<br/>         غرور بازو سے سپاہی کے مارے<br/>         کر کے سوار کوئی نہیں پاس جا رہے</p>            | <p>۵۹۵</p> <p>تہا ملک کے کہا چھوڑ دینا زاری<br/>         اٹھو مرشد میں تھکا گئی داری<br/>         جانی کی پیدل ہی سے تیار سواری<br/>         ایت کیچے کیا بنی زبان بھل باری</p>     | <p>۵۹۶</p> <p>ملکے جانی سے ملے کتے ہیں سلطان مہم<br/>         تھے تھکے ہیں ملک اور کچھ بلیں مہم<br/>         کہیں گے کسی بار سے کتے نہیں مہم<br/>         دل میں اسوئے چھوڑ دینا جان مہم</p> |
| <p>اس کے قوت بازو سے شہنشاہ مدینہ<br/>         کوثر پہ گئے بھر نیکو کیا شکایتینہ</p>  | <p>اس پیاسی کو ظالم کے ظما چھوڑے بچاؤ<br/>         پاس اپنے سگینہ کو بھی کوثر پر بلاؤ</p>   | <p>اس گھڑی صبر کا تھوڑا سا نشان چھوٹی<br/>         اک کمر تو شہنشاہی تھا سوا بٹوٹی ہے</p>  |
| <p>۵۹۷</p> <p>ناگ کہا کرتے کہ اسے سید ارباب<br/>         قادی سکینہ جی بیان بادل افکار<br/>         سو کر کیا نہیں کرتے ہیں آہ پیار<br/>         غم میں نہ بیچا کیا مصلحتوں نہ ہمار</p> | <p>۵۹۸</p> <p>جانوش و جہاں گاہ گاہ پتلا پار<br/>         عباسی کر عرض میں خادم پتلا پار<br/>         شہزادی خاطر سے کرد رسم خدار<br/>         ماس ہو جیسے شاہ مصلحت پتلا پار</p>    | <p>۵۹۹</p> <p>آج سوار علمدار جدا ہوتے ہیں<br/>         نہ اصرار میں عیال و دھرم و دین<br/>         بیان کر کے عین ملک میں چھوڑ دین<br/>         جانی کوئی شہنشاہی ہے کچھ نہیں</p>            |
| <p>ایسا مہم افلاک گرین خاک پر پست کر<br/>         بے صبر ہو رو لینے دولا شے و پست کر</p>  | <p>تو تخت دل صنم مہم و مہم ہے<br/>         یا حضرت عباس علی وقت مدد ہے</p>  | <p>کسطح صبر کون مہم مہم آنا ہے<br/>         خلق سے فوج جیتی کا نشان جاتا ہے</p>  |



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۴۰</p> <p>نہیں کیوں گلاب اور سو کیوں ہم<br/>نہیں کیوں اجلی تھر تھر کیوں ہم<br/>دوبہر آگ لگتی مارے لگنے سونے میں<br/>دل میں ناسو کیوں جین داغ عالم</p>                        | <p>۴۱</p> <p>لوگ نے نہ بولے کہ غیب سے آگیا<br/>بجھکو بھجواتے ہو کیا دل کو<br/>کیا کوئی دل نہیں تابو میں تمہیں تیار<br/>دیکھو ایسا نو مراد میں تم پر بھجواتا</p>        | <p>۴۲</p> <p>بڑے عباس کیا کہنے چاہیے<br/>آگے باؤں میں لگنے ہیں لکھنوی<br/>لاش حضرت کی نہ دکھایا عجیب قیام<br/>اس آگے نہ کہنے میں تم کی تصویر</p>               |
| <p>اس گھڑی صبر ہاتھوں سے عیاں چھوٹی ہے<br/>اک کمر ٹوٹنا باقی تھا سواب ٹوٹی ہے</p>   | <p>لوگو دیتا ہوں جو پیغام ترس مرینکا<br/>وہ یہ کہتا ہے کہ میں صبر نہیں کرینکا</p>  | <p>غیبہ جو آئی ہو بھائی وہ مجھ پر آئے<br/>علی اکبر جیسے فرزند مرا مر جائے</p>  |
| <p>۴۳</p> <p>باندھ کر ہاتھوں کو عباس یہ بھجواتے ہیں<br/>تیلہ دیکھو کیا آپ یہ نہ لگاتے ہیں<br/>ہر دستو خادم میں لگا جالی بھی لگاتے ہیں<br/>جالی جو ہوتے ہیں وہ جالی کام نہیں</p> | <p>۴۴</p> <p>تم جو یہ کہنے ہو جالی کو غیبت<br/>مستعدش یہ پائوئی ہر فرج و خوار<br/>بہتر جو تم کو ملے گی کو جو جب کہ پیار<br/>نہیں جلی خالی نہ ہے اس سے بھائی غمخوار</p> | <p>۴۵</p> <p>آپ انصاف کریں صبر پر نہیں کیا<br/>بندہ دیکھا کیا اور لٹ گیا باغ و گار<br/>فدائے نامہ جہاں سے اچھو ہونے لگا<br/>نہیں کہیں گے کہی یہ سزا عطا ہو</p> |
| <p>خوجو بگاہ تھا وہ تپہ فدا ہو بھائی<br/>ہے کچھ آگ کی حدت نہ ادا ہو بھائی</p>   | <p>جا کے اب زیب و بانو کو میں بھجواتا<br/>ٹانے احمد مختار کو بھجواتا ہوں</p>   | <p>بجدا مادہ قائم سے میں شرماتا ہوں<br/>اسکے پورے کو بھی خمیہ میں نہیں جاتا ہوں</p>  |
| <p>۴۶</p> <p>جینے نہ ہو نامہ کچھ ہے پاپ<br/>بہتر یہ دیکھو اسے ہر دفعہ کا بازار<br/>جو نہ اندیشہ کہتی ہے ہر دفعہ انکار<br/>نہیں آئیں نہیں ایوں شیر خدا دلدار</p>                 | <p>۴۷</p> <p>فدائے ہو جا گیا جسم مر یا آئیں<br/>ہوش ہو گا تو میں انداسے لڑو گا جا<br/>نہیں تو آئیں فاش لاش علی اکبر یہ<br/>بہتر حال میں ہو جا گیا کچھ پاپ</p>          | <p>۴۸</p> <p>چلے بندے اگر ملے لاش حضرت کا<br/>اور بعد ایک میں خدمت جلد میں کیا<br/>مچھو گئی مری جانب سے بدیہ منہ نیا<br/>اور کہیں کی مچھو گئی یہ غلے کی</p>    |
| <p>پکے صدمے سے مالک میں تلوار کے ہیں<br/>غیرت آتی ہر پیر چید کر کے ہیں</p>  | <p>بدہ شبیر کے امداد چہ فدا ہونا تم<br/>سب عزیز و کمو میں سزا ہونے فرام</p>  | <p>سر شبیر کو جب شمر جدا کرتا تھا<br/>گھر میں بیٹھا ہوا عباس تو کیا کرتا تھا</p>   |



214

۳۷  
روئے نہ نہ لہا افرام خان  
خیر بھائی ہمیں دیکھے نہ لہا  
اکم کوڈ و مری باندھو شہادت یکم  
نیکو کوڈ و مری باندھو شہادت یکم

ایسی آفت میں بھائی سے جدا بھائی ہو  
کیا کروغم جو مرے بخت میں تنہائی ہو

Pin.

۱۷۵  
کوئی کہے یہ ہے میرے شاگرد و جھکا  
نہ اصرار سے ہوئی ضمیر کی کمر وادیا  
ابھی عباس علی گھوڑا تھا نفیس کوڑھا  
وہ غائب ہوئے درخیمہ دی آنے ندا

امیرِ اوقاف، کہ پیاسی تیرے پیاری ہے  
میر کو شکر کے پسِ وقت مدد گاری ہے

2

[illegible]

اعمالش کیلئے وہ معصوم جو چاہتی ہے  
تو خود ساری کوششیں دے دیتی ہے

214

۱۱۱  
جلی جلی من شد ز کے پیشانی  
زلفین کھو نہ سلا بین آفتاب ام  
دکے وہ جلی جلی جان بے نام  
عجب آج کی پانی کو زے بین ہم

سرچن کچو کچو مان بابائین سہوین  
آج بدیس میں ہم اونکی طرح سہوین

१५

۷۱  
یون تو گریب کج یارستان بخت کو  
عبد شکر کے ہیں آپ مرے عاشق زار  
مرا دنا تھا گوار نہ کیا کوئی راز

آج کوئی نہیں یہ دیکھتا حالت میری  
آکے اس شہر میں کیا جگر گئی سمت میری

२५

۱۷  
و کے عباس نے فرمایا کہ میں تم کو چاہتا ہوں  
میں نے کہا کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں  
اب جو کچھ میں چاہتا ہوں وہ لے لوں گا

پیارے کو جو نہیں شاہِ احم کرتے ہیں  
آج وہ دل سے محبت ترک کرتے ہیں

919

۷۱۹  
کھلے یہ دست آئینہ سے بیاں نکلتا  
جگمگایا ہے دیکھا آتے اور روکھا  
نہ پہچانتے تو ہیں آگے مفارستہ  
بولی ودا آؤ گے کیلای سرورِ مظلوم حیا

اب جہن کب پنج انور کی زیارت ہو  
 بوئے عبائش علی جبکہ قیامت ہوگی

Pa.

۱۲۰  
 کہے یہ آیا علمدار دہان روا ہوا  
 موت گھوڑی کی غنجانے کھڑی تھی ججا  
 شہر کا بلب کی چلے تھانے آہ و بکا  
 ناگمان آئی یہ آواز کہ ٹھہر و بیٹیا

کی مرے پوتی کی عیاس سخی سخی ہے  
تھانے کی رکاب آج بتول آئی ہے

५५

۱۷۵  
نکلی یہ خانہ زین پر کج عیاس  
نظامی نہ ہر کہ خانہ بیخود  
دہ بڑھاکھوڑے پوئے خانہ بیخود  
دہ علیا زکوہان دہ علیا بیخود

شاہ یون بمبائی کی فرقت میں خیرین  
جیسا جلد کو جدا کر کے بنی رہے تھے



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۴۲</p> <p>راہ بین دھیان عجیب کیا تاکہ<br/>دیکھ لوں مرنے نین مال تو آکا تاکہ<br/>منہ بھی لایو نظر آئی عجالت شاہ<br/>جنگل سوچا کہ یہاں لب شکایت آہ</p>           | <p>۴۳</p> <p>بوسے عباس کہ فرماے پائناہ ام<br/>واہ کہ رسم کہ شہید کے پیچہ ہم<br/>بہائی کہ ہم میں جلال شہ مردان ہم<br/>ہنہ سپر سے رکھ کر کیا پیچہ ہم</p>      | <p>۴۴</p> <p>بکیتی وہ ہم ہم ہم ہم ہم ہم<br/>قول بکیتی کہ انکسہ پکیتی<br/>بہد لون بہد لون بہد لون بہد لون<br/>پوچھا تھا ایک بہک ہم</p>                       |
| <p>۴۵</p> <p>پاتون جیکہ پز گئے ہیں شہر جاہن<br/>دونوں ہاتھوں کر کر کے چلا آئے ہیں</p>   | <p>۴۶</p> <p>شانے است کے یہ تیغوں کر کٹواؤ نگا<br/>زور بازو یہ اند نہ دکھلاؤ نگا</p>  | <p>۴۷</p> <p>کیوں یہ پچل ہوئی کیوں مچ کو دھواؤں<br/>جیکے سے کتا تھا وہ حضرت عباس آئے</p>  |
| <p>۴۸</p> <p>اور عباس کی تو یہی باور ہو گیا<br/>انہی سر بیالی کی نظیریں چور ہو گیا<br/>جو کر باغی ہو چھوڑ کر کسی یہ کہا<br/>صبر کا وقت ہو اور اللہ کیلیم درضا</p> | <p>۴۹</p> <p>بوسے عباس کہ فرماے پائناہ ام<br/>واہ کہ رسم کہ شہید کے پیچہ ہم<br/>بہائی کہ ہم میں جلال شہ مردان ہم<br/>ہنہ سپر سے رکھ کر کیا پیچہ ہم</p>      | <p>۵۰</p> <p>بکیتی وہ ہم ہم ہم ہم ہم ہم<br/>قول بکیتی کہ انکسہ پکیتی<br/>بہد لون بہد لون بہد لون بہد لون<br/>پوچھا تھا ایک بہک ہم</p>                       |
| <p>۵۱</p> <p>نور و اولاد چار طرف ہوتی ہیں<br/>آپ نشے ہیں شہنشاہ خفہ تہو ہیں</p>   | <p>۵۲</p> <p>آپ کو شمشیر کی طلب گاری ہے ہو<br/>جان عباس کو بھی انہی نہیں پیار سی ہو</p>   | <p>۵۳</p> <p>تھا علی نے توبہ قوت در خیر اوستا<br/>اور یہاں آمد عباس شکر اوستا</p>   |
| <p>۵۴</p> <p>شہنشاہ آئے عباسی چرخ گئے کہا<br/>پہلے اس کو قابو میں ہو جائے<br/>اور کیا جو کہین در تھیں انکی رضا<br/>بہت کی جیت نہ ہو جو کہیں کیا</p>               | <p>۵۵</p> <p>کہہ کے یہ خانہ نہ تہا اپنے چرخ افشا<br/>تو کہے جاکو ملو کی آید کو سونچا<br/>شرف اندوز جلو شکر تیلیہ درضا<br/>بہت تو اولاد علی در زبان درضا</p> | <p>۵۶</p> <p>کہہ کے یہ خانہ نہ تہا اپنے چرخ افشا<br/>تو کہے جاکو ملو کی آید کو سونچا<br/>شرف اندوز جلو شکر تیلیہ درضا<br/>بہت تو اولاد علی در زبان درضا</p> |
| <p>۵۷</p> <p>کلمہ توکل ہو جاہن ہو گھبراہوں<br/>تھے میں انکی سفارش کے لیے آیا ہوں</p>  | <p>۵۸</p> <p>زن پکارا کہ عجیب صاحب شمشیر آیا<br/>غل ہوا شکر رو بہ میں کہہ شہر آیا</p>   | <p>۵۹</p> <p>شیر خرمی سپر شیر بھی آماں تہا<br/>شیر جوق کر تہا ہے غنہ لہا تہا</p>  |



۵۲۱  
 کہوئے خیر شمر سے دیا وہ کیا  
 آج اس بھائی کو سونپ کر کیا دھو دینا  
 جاکے اگر شمر تو عیاشی کی کو بھجا  
 بڑا تو طمع دولت وال دنیا

۵۲۲  
 بولے عباس لاؤ شمر تو اتنا کر گیا  
 قابل سب سے بیکار کر گیا کام بیان  
 بولا کچھ خوش آؤں جا بلی بادن جوان  
 سنا غازی نے امان دی بھر کر طلبہ جان

۵۲۳  
 موت کیوں آئی بھائی بوی بھائی  
 زکریا لاش کو لٹا کر غصہ نکال  
 آپ کی مان لو دینے میں اس کے ہر سر  
 ہر نہ لاش دیا بھائی لگا دینے بھائی

چھوڑ کر شہ کو جو عباس اس امر آگیا  
 حُر کے جانے کا مرسل سر قلع آگیا

ہم دم جنگ تو شیر و نگو بھی لاکار ہیں  
 برو غاسے کسی دشمن کو نہیں مارتے ہیں

نہ سوم ہو گانہ ماتم میں کوئی رو گیا  
 ایسے مرنے میں حصول آپ کو کیا ہو گیا

۵۲۴  
 گئے لگا خاوش شیخے نکال  
 وہ غنی ہے اسے لے لیتا کا خیال  
 از سکا زندہ کی جبین کہ غریب کی کمال  
 جو کرنا تو نہیں جی سے جی کرنا تھا سوال

۵۲۵  
 حکم کرنے لگا اور شمر شجاعان عرب  
 حن غیبی میں نہیں آکھائی کوئی باب  
 از سکا زندہ کی جبین کہ غریب کی کمال  
 جو کرنا تو نہیں جی سے جی کرنا تھا سوال

۵۲۶  
 نامزدہ شہر کے ایک طالب علم  
 بر عیان بھائیوں علم جو یوسف کیا  
 اب یہی مصلحت تھی کہ وہ یہ علم  
 چھوڑ دینے کے نہ نہ علم کو رین نہ

نوشتم اسد اللہ بہ کسلاتا ہے  
 پھر بھلا نور کہیں دام میں بھی آتا ہے

دیکھے اپنی درازیت و زیبائی کو  
 اور نظر کیجیے شبیر کی ستائی کو

چلے خیمے میں سر آکھو بھلاؤں میں  
 دیکھے مشک عالم شاہ کو دے آؤ نہیں

۵۲۷  
 اس قدر قدر کوئی اپنی گھاؤ دیا  
 نامو بھی کوئی یوں نام نہا تو دیا  
 پھر کیجیے شبیر کی ستائی کو  
 اور نظر کیجیے شبیر کی ستائی کو

۵۲۸  
 علم علم اس قدر جس نے وہ جی کیا  
 وہ پھر دیکھتے تھے جس کے جی کیا  
 جب کہ نہت کے نہت کے نہت کے نہت  
 جب کہ نہت کے نہت کے نہت کے نہت

۵۲۹  
 فخر کرتے ہو شہر دین کی علمداری کا  
 ہمنو خلعت یہاں سب ج کی سالی کا

نظر شمر کا وہ خیر بہ ادا آیا  
 اپنے بھائی کا کلا خشک بت یاد آیا

الف شہر دین کیا آپ کے ہاتھ آیا  
 اک علم پایا ہی کیا سبج و الم پایا

فخر کرتے ہو شہر دین کی علمداری کا  
 ہمنو خلعت یہاں سب ج کی سالی کا



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۴</p> <p>بہادور ویران زمین کے شہر پہ<br/>عقل مند کی تھاری بوسانہ آگاہ<br/>راز دان تم پر شاہ ام کے در<br/>کچھ شور و فتنہ نقل شہر عرش پناہ</p>         | <p>۴۵</p> <p>جسکو کہتے ہیں فاش سے وہی نور<br/>اگر کو مان کو نہ مظلوم کی خاطر<br/>جسکو کہتے ہیں ماس میں دم اس کے مجھے جگر<br/>قد و دانی نہ مظلوم کی بسنے دیا</p>  | <p>۴۶</p> <p>تو تو کا کر سے خوشک سے زبان<br/>جسے کو کتاب کو لو شاہ دوجہان<br/>تو تو کا کر سے خوشک سے زبان<br/>اس میں اور کو دن سبب کی کو جان</p>                     |
| <p>۴۷</p> <p>ن چراغ احد سید لولاک کرو<br/>ج تم خاتمہ پنجتن پاک کرو</p>   | <p>۴۸</p> <p>اپنے پیار سے ملی اگر کو تو سالاری کی<br/>دو پہر کے لیے نکویہ علمداری دی</p>   | <p>۴۹</p> <p>خون سید کر سے شہید بنیں نیکو کار<br/>کام واللہ کہ یہ تجھے ستمگار کا ہے</p>  |
| <p>۵۰</p> <p>ہفتے آگے نقل نہ مظلوم کر کیا<br/>یہ تو ظاہر ہے کہ کیس ہیں امانت<br/>آگاہ عجز امانت ہر اگر خفے دیا<br/>ہر کوئی زور ہے اعجاز امانت سے سوا</p> | <p>۵۱</p> <p>ہفتہ سب سے پہلے کیس ہیں امانت<br/>مالی اگر کی جائے کہ کو کرے سالار<br/>آپ بھی بھائی کی اگر حال اور کا دلدار<br/>ہفتے کے پہلے دیکھو یہ نکو دیا</p>   | <p>۵۲</p> <p>جانتا ہوں کہ تو نقل کی ہے جگہ<br/>یہ جو اسی کی ہر آیت کا تو نہ جانتا<br/>تم نے خوشک اور جانے پہ جب ظالم جانتا<br/>تو نے یہ نہ ہر ساقی کو نہ دیا</p>     |
| <p>۵۳</p> <p>در شیرین گر فاطمہ کی شیر کا ہے<br/>جی مالک سدا اللہ کی شمشیر کا ہے</p>  | <p>۵۴</p> <p>قد کچھ بل فاکہ نہیں پہانتے ہیں<br/>نکو اگر سے بھی رہتے ہیں فہم جاہل</p>   | <p>۵۵</p> <p>حشر میں دوش پہنکے دھڑکے جگہ<br/>اور پیا سو کو سرب کر گئے جگہ</p>  |
| <p>۵۶</p> <p>خدا کا لکھا بیان نام نشان ہے<br/>جائے ہم پہلے چھوٹے شاہ شہدا<br/>ایک ہی میں نفس پہلے سب ال عبا<br/>اس کو کہتے تھے باندہ کیسے کا کلا</p>     | <p>۵۷</p> <p>بائیں شہر کی سنار سدا اللہ کالال<br/>تھر تھر آنے لگا تھوڑا کیا تھے لال<br/>اگر کیا حضرت عباس کو شیر کا جلال<br/>ہوئے کہ وہیں اندر زبان ہی بنجال</p> | <p>۵۸</p> <p>میں تر اور ہوں اذلم کا یاد تیرا<br/>میں نے مہا لون پہ پائی تو میں بند کیا<br/>نفس سید نہیں میں کمر باندھا<br/>میں نے کراہت نہیں اظلا دیکھ کر مجھ کا</p> |
| <p>۵۹</p> <p>ہر کو کام کہ جو خورم و دل شاد رہو<br/>ہر باد ہوں تم خلق میں ابورہو</p>  | <p>۶۰</p> <p>شہ سے چھٹنے کا سخن لب پہ جو تولا تا<br/>جدا سینہ عباس چٹا جاتا ہے</p>   | <p>۶۱</p> <p>کے دولت بہ ہوا امر سو اپانی ہر<br/>حضرت ناطقہ کے پوتی کی سقاہی ہے</p>   |



دفعہ ۱۰  
 جو کتنا کہ سالانہ کیوں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا

دفعہ ۱۱  
 جو کتنا کہ سالانہ کیوں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا

دفعہ ۱۲  
 جو کتنا کہ سالانہ کیوں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا

گوکہ بازو نہ عرش نشین ہے عباس  
 پر پیڑ کا تو شکل نہیں ہے عباس

یہ بھی دونوں تو ہیں فرزند تھاکر بابا  
 کیا یہ پیار ہیں نہیں پیار بابا

کتنا ہے علم ہے دانش خطا کرتا ہے  
 آج تو لغت سے معنی کو تہہ کرتا ہے

دفعہ ۱۳  
 جو کتنا کہ سالانہ کیوں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا

دفعہ ۱۴  
 جو کتنا کہ سالانہ کیوں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا

دفعہ ۱۵  
 جو کتنا کہ سالانہ کیوں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا

جیسے مرثیہ کی خبر خلدین جب بائگی  
 الگوئے مرثیہ کا پہ بٹول آئگی

جان زہرا ہیں یہ اور تو میر جان بیبا  
 مان تری فاطمہ زہرا تھی کہاں بیبا

بیرا لشکر تو ہے علم و جفا کا لشکر  
 اور مرثیہ بھائی کا لشکر ہے خدا کا لشکر

دفعہ ۱۶  
 جو کتنا کہ سالانہ کیوں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا

دفعہ ۱۷  
 جو کتنا کہ سالانہ کیوں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا

دفعہ ۱۸  
 جو کتنا کہ سالانہ کیوں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا  
 کچھ آگیا ہے کچھ نہیں آگیا

اور بیٹو کو علی اذن غاوتیہ تھے  
 یہ نوا سو کو بیٹی کے نہ رنواوتیہ تھے

فرق تناہرین باپ اور مردلیرمین یہ  
 اور بے تو نہیں حیدر کے برابرین یہ

خانہ فاطمہ نباس جو برادر کرے  
 ماسے تب خلق میں حکم مجھے آباد کرے



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۳</p> <p>نیکو بہ ہاتھ من لی تیغ چاہ جلال<br/>شیر غائب ہوا اک نکلے میں ہاتھ خیال<br/>جانب نہر چاہ ساقی کو شر کا لال<br/>راہ میں لشکر اعدا ہوا سرگرم</p> | <p>۴۴</p> <p>مجر تو شاہی بیجا لگیا تھوڑے<br/>گدے پڑا خالت وہاں سے تکیہ کیا<br/>لاشہائے شہد کا گلاب گئے سراسر<br/>ایک پیرا شہر کو کوئی شہر کیس کی</p>                     | <p>۴۵</p> <p>آجی وہاں گئے شہر میں چھوڑ گیا<br/>لاشہ ابن حسن رہیں پڑا تھا جیسا<br/>رہی اس لاش کے کتے ہوئی بیجا بھیا<br/>کو چور و جیہ پڑا دھڑا اور کیا</p> |
| <p>تیغ سے راہ سفر فوج کو بتلاتے تھے<br/>شیر کی طرح رائے کی طرف جاتے تھے</p>  | <p>لحد شاہ نجف صدمے سے تھرانے لگی<br/>نجف پاک سے روئے کی صدا آنے لگی</p>   | <p>بے برادر ہو شہ اہل حرم کے رہیں<br/>بھیا قائم کو عجا کر کان سوتے رہیں</p>  |
| <p>۴۶</p> <p>وقت تیغ سے بازو نہ شہر خراب<br/>داخل نہر ہو اسچ کر صورت تیاب<br/>بانی سے آہ بھر گیا ہے نہ شہر خراب<br/>بے فرمایا کو غنہ کیا کار خراب</p>      | <p>۴۷</p> <p>بازو نہ شہر خراب لوی نے کہا<br/>جب گر اٹھو رہی وہ فتنہ غلام خدا<br/>گرجی نہ عصمت میں قیامت کیا<br/>نکلے ہاتھ سے لکڑیے امام و دوسرا</p>                      | <p>۴۸</p> <p>بجائی عباس لاش چھوڑ گیا<br/>خاموش رہی کہ اڑھکے ذرا<br/>بجائی احوال اطلدین کا کا کو<br/>بیچا نہ پ مارا ہے سر سے عمو</p>                      |
| <p>گھر پوچھتے ہیں کہ سر پہ جدا ہوتا ہے<br/>وہ کیسے میں اب پیاسو کی تقدیر کیا ہوتا ہے</p>   | <p>ساقی ہی شاہ کے الٹ کی بھی روک لگی<br/>غل ہوا چنڈر کرار کی پوتی نکلے</p>   | <p>کہو تانا سے کہ اعدا ہمیں سلوا لے رہیں<br/>آپ امت کو نہیں آنکے سمجھاتے ہیں</p>   |
| <p>۴۹</p> <p>بھیکو شکرہ جو دنیا دلاور نکلا<br/>گرو شہ کے ہوئی فوج شال دیا<br/>جس پر تھا امداد کا علم جلوہ نما<br/>اٹکے جلاوطن پلے دی ایزد کا</p>           | <p>۵۰</p> <p>سکھ گیا عالم تھا<br/>بازی اس کی کا میں کوئی کیا<br/>بے یقین بھری ہوئی کہ نہ کیا<br/>تو بی ات است پڑی ایٹف سر کی رہا<br/>نہر میں دریا کی طرف اور دین میں</p> | <p>۵۱</p> <p>ہاتھ کا پیرا لگا لاشہ شاہ ام<br/>آزاد ہو گیا کہ نہ کیا<br/>نہر میں سے چھوڑ کر اس شہر میں<br/>نہر میں سے لاشہ شاہ کو کھلا دین</p>            |
| <p>جسم عباس کا زخمی ہوا شہر میں سے<br/>مشک خالی ہوئی یانی سے بھری پیرا</p>   | <p>گر کوئی پوچھتا تھا کون ترا قتل ہوا<br/>روکے کتے تھی کہ نہ پوچھا قتل ہوا</p>   | <p>وہ کیسے عباس علی نہر پر وہ سہو رہیں<br/>شہر حق جیسے سر ہائے نہر سے رہیں</p>   |



|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>۴۳</p> <p>گوئیے شاہ نے گوی میں کو کیا<br/>اور اور شاہ اب اسے شہر نے دلاں عیا<br/>کھینچ کر تھ کو شکستہ کی اس کے چلا<br/>فوج سے لکھا تھ اولہ میں بہر خدا</p> | <p>۴۴</p> <p>یکم کر کے پو اسے شہر میں<br/>نیک کر کے پو اسے شہر میں<br/>زندہ اس کے پو اسے شہر میں<br/>کھینچ کر تھ کو شکستہ کی اس کے چلا</p> | <p>۴۵</p> <p>میں کھڑی تھ کے لکھا شہر میں<br/>داوی جان آپ کو کر تھ کو شکستہ کی<br/>بھگو تھو بیان آپ کو کر تھ کو شکستہ کی<br/>میں کھڑی تھ کے لکھا شہر میں</p> |
| <p>پاس کو نہ کوئی بے ادبی ہوتی ہے<br/>شاہ کی گود میں یہ فاطمہ کی پوتی ہے</p>  | <p>عزیز شد سے رنج کے صدا آتی ہے<br/>اب چلو لاش عمار کی تھراتی ہے</p>   | <p>انکی تنہائی کے صدمہ ہر اسان ہون<br/>آ کی نہ ہر کی صدمہ اجازت گھسان ہون</p>   |
| <p>۴۶</p> <p>نالمان لاش عباس علی ایاز<br/>خاک پیچھے گئے سبط رسول اکبر<br/>اور کینہ طرف لاش علی گئے<br/>آئی لاش پیچھے گئی بادیہ</p>                            | <p>۴۷</p> <p>کما کر کے شہر میں<br/>کما کر کے شہر میں<br/>کما کر کے شہر میں<br/>کما کر کے شہر میں</p>                                       | <p>۴۸</p> <p>بہت کھینچ کر کے شہر میں<br/>بہت کھینچ کر کے شہر میں<br/>بہت کھینچ کر کے شہر میں<br/>بہت کھینچ کر کے شہر میں</p>                                |
| <p>یہی غم میں تھارے سر دینہ آئی<br/>ماہر پھیلا دو چچا جان سکینہ انی</p>   | <p>بر کوئی بی بی بھی مولا یمان چلاتی ہے<br/>پھوچی زینت کی سی رونے کی صدا آتی ہے</p>  | <p>او عمار شہنشاہ مدینہ مدد سے<br/>نشہ لطف ہون منہ سے سکینہ مدد سے</p>  |
| <p>۴۹</p> <p>واہ کیا شہر میں عباس لاؤں<br/>نہی بلوانے کا وعدہ جو فاطمہ<br/>داہنک میں کھلاں عیا کی کیا کیا<br/>حاضر رو سکینہ کے کہ یہ کیا کیا</p>              | <p>۵۰</p> <p>شہر میں آنے کی جسم<br/>شہر میں آنے کی جسم<br/>شہر میں آنے کی جسم<br/>شہر میں آنے کی جسم</p>                                   | <p>۵۱</p> <p>بہت کھینچ کر کے شہر میں<br/>بہت کھینچ کر کے شہر میں<br/>بہت کھینچ کر کے شہر میں<br/>بہت کھینچ کر کے شہر میں</p>                                |
| <p>سینہ دکھاؤ مری حسرت تو رہی جاتی ہے<br/>آئی لاش سے یہ اولاد جیا آتی ہے</p>  | <p>جب ملک من نہ یہ لاش بیان ہوگی<br/>فاطمہ لاش کے بالین پہ کھڑی روگی</p>   | <p>بکو قسم شہر میں آل ہے<br/>تھا بھی کوئی ثانی عباس علی ہے</p>  |



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۴۸<br/>         بنی اسرائیل کو چھین کر آنا خان<br/>         اور اب بقاء پر وہ خلعت میں پہنچا</p>     | <p>۴۷<br/>         یہ ترجمہ ہے بیعتی غفر کی دعا کا<br/>         دم بھرتے ہر مرتبہ اسی سیف خدا کا</p>    | <p>۴۶<br/>         لیکن زمین میں جاوڑت غفر نے پہنچا<br/>         لیکن زمین میں جاوڑت غفر نے پہنچا</p>       |
| <p>۴۹<br/>         سب کو قسم تھکے آل بنی ہے<br/>         سچا ہی کوئی ثنائی عباس علی ہے</p>              | <p>۴۸<br/>         یہ ترجمہ ہے بیعتی غفر کی دعا کا<br/>         دم بھرتے ہر مرتبہ اسی سیف خدا کا</p>    | <p>۴۷<br/>         گمہ شرقی کو گمہ غرب کو خورشید دان ہے<br/>         تو موندھا کرین پرتائی عباس کھان ہے</p> |
| <p>۵۰<br/>         اب کس کی بھی عقلی دنیا ہی<br/>         عباس اس غافل کی دنیا ہی</p>                   | <p>۴۹<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی</p> | <p>۴۸<br/>         بے پائی میں غافل نے پائی کا اٹھایا<br/>         بے پائی میں غافل نے پائی کا اٹھایا</p>   |
| <p>۵۱<br/>         ابابہ کی بھائی ہے سو غفر علی ہے<br/>         ابابہ کی بھائی ہے سو غفر علی ہے</p>     | <p>۵۰<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی</p> | <p>۴۹<br/>         گمہ شرقی کو گمہ غرب کو خورشید دان ہے<br/>         تو موندھا کرین پرتائی عباس کھان ہے</p> |
| <p>۵۲<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی</p> | <p>۵۱<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی</p> | <p>۵۰<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی</p>     |
| <p>۵۳<br/>         ابابہ کی بھائی ہے سو غفر علی ہے<br/>         ابابہ کی بھائی ہے سو غفر علی ہے</p>     | <p>۵۲<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی</p> | <p>۵۱<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی<br/>         غافل کی دنیا ہی میں اور نہ کر بھی</p>     |



|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>۱۱۱<br/>         شہنشاہ عالمگیر نے اپنے بیٹے کو<br/>         اقبال شہید علی گڑھ کے قتل کے<br/>         لئے حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو<br/>         قتل کرے اور اس کے سر کا<br/>         ٹکڑا لے کر اپنے بیٹے کو<br/>         پیش کرے</p> | <p>۱۱۲<br/>         ایک شخص نے سلطان آباد میں<br/>         پیر بن کر رہا تھا جس کا<br/>         نام تھا جلیانہ شاہ<br/>         مشرقی غن کے ہونے سے<br/>         یہ بلا وہ بھلا</p> | <p>۱۱۳<br/>         مولانا احمد علی صاحب<br/>         دہلوی نے سلطان آباد میں<br/>         ایک مکان میں رہا تھا<br/>         جس کا نام تھا جلیانہ<br/>         شاہ</p> |
| <p>پیدا نہ جان تھی کہ یہ مختار خان تھا<br/>         جب ان کا عالم تھا کہ نہ طوبے کا نشان تھا</p>  | <p>اس سرکہ میں تم بھی قدم رنجہ کرو گے<br/>         کیون شیر آہی کے پسر نچہ کرو گے</p>   | <p>معلوم ہوا مار کے آئے ہو کسی کو<br/>         اب خوف ہی اس کا کہ خبر ہو نہ غلی کو</p>   |
| <p>۱۱۴<br/>         پیر ابوبکر نے جو حسین بن علی کا<br/>         بیٹا تھا اس کا نام تھا<br/>         جلیانہ شاہ</p>   | <p>۱۱۵<br/>         ایک شخص نے پیر بن کر رہا تھا<br/>         جس کا نام تھا جلیانہ<br/>         شاہ</p>   | <p>۱۱۶<br/>         پیر ابوبکر نے جو حسین بن علی کا<br/>         بیٹا تھا اس کا نام تھا<br/>         جلیانہ شاہ</p>  |
| <p>پکڑے ہوئے اٹھلی ہی کہتے تھے تہا میں<br/>         یہ سیف خدا ہی بچتا دست خدا میں</p>  | <p>اس سرکہ میں تم بھی قدم رنجہ کرو گے<br/>         کیون شیر آہی کے پسر نچہ کرو گے</p>   | <p>عباس بھی پر شیر نستان ازل میں<br/>         ماتہ انکے ہن یا جھوٹے دین کے چکر میں</p>   |
| <p>۱۱۷<br/>         ایک شخص نے پیر بن کر رہا تھا<br/>         جس کا نام تھا جلیانہ<br/>         شاہ</p>   | <p>۱۱۸<br/>         ایک شخص نے پیر بن کر رہا تھا<br/>         جس کا نام تھا جلیانہ<br/>         شاہ</p>   | <p>۱۱۹<br/>         ایک شخص نے پیر بن کر رہا تھا<br/>         جس کا نام تھا جلیانہ<br/>         شاہ</p>  |
| <p>انہما فقط زور کا منظور نظر تھا<br/>         باہم کہیں گشتی کہیں بچے کا ہنر تھا</p>   | <p>دیکھا جو روان غم نہان ہو گئی گھر کو<br/>         بچوں کی طرح بند کیا خوف سے در کو</p>  | <p>عارض پہ کیو دی ہے نہ بچے کا نشان تھا<br/>         رخسار پہ پشمیر کا سازم بیان تھا</p>   |

یہ ساری باتیں اس کتاب کے کتب خانہ میں مل سکتی ہیں۔



|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>۵۱۱</p> <p>تیسرے شے کہ کیا اور چوبی زنی<br/>بازو گر عیاش میں غم کی سبب ہو<br/>بن بیکار غم غم کی یہ کہ غم</p>                                      | <p>۵۱۲</p> <p>بس ہاتھ بھرا تھا کہ شکر کی کچھ<br/>غلام تو تھا عارضی اچھا ہونی<br/>کے ہاتھ میں وہ طور اور اک ہاتھ میں</p>             | <p>۵۱۳</p> <p>وہ غائب غالب میدان شجاعت<br/>وہ صفدر عسکر شجاعت<br/>وہ بیکار غم غم کی یہ کہ غم</p>                                |
| <p>تیسرے خدا وہ خلیفہ شیر خدا ہے<br/>ایون زخم نو صرمت شمشیر خدا ہے</p>   | <p>قدرت پر قدرت کی ہر دست دکھاوی<br/>اک ہاتھ سے رخمی کیا اور اک سے شفاوی</p>  | <p>انصاف سکندر سے شال ایسے کو کیا<br/>انگشت جو سکندر کو گرا دے</p>  |
| <p>۵۱۴</p> <p>چکر چکر کو روانہ تھے لیکر غم<br/>در بند کے دیان کھڑے ہیں اکھا<br/>مولائے کما حقہ کوئی مارنا ہے واہ</p>                                 | <p>۵۱۵</p> <p>جن ہاتھ نہیں قدرت انہی ہاتھ<br/>کاٹے گئے اک شلک بیکار<br/>بیکار کی تھی الفت ہفتابان<br/>نہ صورت غم نہ دگر نہ ذرات</p> | <p>۵۱۶</p> <p>وہ عیسیٰ باہم غالب غم نہ تھیر<br/>وہ مکی عیسیٰ صاحب نظیر<br/>وہ شمس عیسیٰ بیکار ہوا<br/>وہ عیسیٰ نہ ہوا عیسیٰ</p> |
| <p>شکل ہے اگر آپ عیان زور کر نیگے<br/>لو کھول دو دروازہ نہ ہم شور کر نیگے</p>  | <p>برج دل حیدر کے تارے تھے تو یہ تھے<br/>بعد از حنین نگو جو پیارے تھے تو یہ تھے</p>   | <p>شقای ملی دفتر شاہ شہد اسے<br/>کنیت بھی ابوالفضل ہوئی فضل اسے</p>   |
| <p>۵۱۷</p> <p>دیکھو عیاشی شکر کی کچھ<br/>امید شکر ہے عارضی ہوا ہے کیا<br/>اک ہاتھ مانو زخم عارضی ہوا ہے کیا<br/>اب دوسرا ہاتھ اس پر دریا چھو دیا</p> | <p>۵۱۸</p> <p>تیسرے شے کہ کیا اور چوبی زنی<br/>بازو گر عیاش میں غم کی سبب ہو<br/>بن بیکار غم غم کی یہ کہ غم</p>                     | <p>۵۱۹</p> <p>وہ غائب غالب میدان شجاعت<br/>وہ صفدر عسکر شجاعت<br/>وہ بیکار غم غم کی یہ کہ غم</p>                                |
| <p>رتبہ ہے جدا تر ہے ہر اک سکہ کم<br/>اک ہاتھ ہو سقائی کا اور ایک علم کا</p>   | <p>گو بہتہ میں یہ جزو ہر کل شاہ زمین ہے<br/>جزا کے مگر کوئی نہیں جزو بدن ہے</p>   | <p>وہ حسن ملیح رخ ہوا ہوا سب سے<br/>وہ نطق فصیح دہن ہوا ہوا سب سے</p>   |



۵۱  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ مابھی سچ ہے جس طرح کہ عیسیٰ  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا وہ سچ ہے

۵۲  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا

۵۳  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا

وہ تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ  
 یہ سچ ہے جس طرح کہ عیسیٰ

یہ سچ ہے جس طرح کہ عیسیٰ  
 یہ سچ ہے جس طرح کہ عیسیٰ

یہ سچ ہے جس طرح کہ عیسیٰ  
 یہ سچ ہے جس طرح کہ عیسیٰ

۵۴  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا

۵۵  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا

۵۶  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا

کو میں نے کہا کہ اس کوئی نہیں  
 بعد ازاں اگر یہ بھی تو بتائیں

یہ سچ ہے جس طرح کہ عیسیٰ  
 بالکل سچ ہے جس طرح کہ عیسیٰ

یہ سچ ہے جس طرح کہ عیسیٰ  
 بالکل سچ ہے جس طرح کہ عیسیٰ

۵۷  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا

۵۸  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا

۵۹  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا  
 وہ بولے کہ جو کچھ میں نے کہا

فرمایا یہ اس بانوس فرخندہ خیم سے  
 احوال کو یکھم اس لوح کا ہے

چار نکلیں پھر ہر کتاب اہدی ہیں  
 فرقان مگر حضرت عباس علی ہیں

میرا ہے شرف فخر تھا سایہ پرست  
 زہرا کی نعد آئی ہمارا یہ پیر ہے



|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>۱۰۰<br/>         ابرو و عینک کی ایک ہی تصویر<br/>         ابرو کی تصویر و عینک کی تصویر<br/>         عینک کی تصویر و ابرو کی تصویر</p> | <p>۱۰۱<br/>         بھولی عباس میں کرتے ہیں سو<br/>         نغمہ زینت حسن اور الفت میں ہو اگر<br/>         ارمان نغمہ زینت حسن و الفت میں ہو اگر</p> | <p>۱۰۲<br/>         بوزہ ہو بیان ہوا در سو گم<br/>         اور سو گم سے ادا ہو گم سے گم<br/>         سو گم سے گم سے ادا ہو گم سے گم</p> |
| <p>۱۰۳<br/>         سرجو کہتے ہیں وہ اسکا بیان ہے<br/>         بدر کی زبان صاف پیمبر کی رہا ہے</p>  | <p>۱۰۴<br/>         جس سوجہ پہ غیب ہو ہم نگوں گادین<br/>         جس جامہ کے طالب ہو ہم نگوں گادین</p>  | <p>۱۰۵<br/>         اس بھی سوا آہ محبت میں پڑ گئے<br/>         اک روز کیے سو کے قانونے لڑ گئے</p>                                       |
| <p>۱۰۶<br/>         کاغذ کا گنہگار نہیں<br/>         جو ایک دم سے گنہگار نہیں<br/>         سات آنکھ سے دیکھ لیں گے جو</p>                 | <p>۱۰۷<br/>         نعلین پہ سر پہ کتنا قاف<br/>         یوں کوئی تلوار پہلے نہیں<br/>         آقا گل در بیان ہیں موزہ و خورشید</p>                  | <p>۱۰۸<br/>         پیش ہی نہ ز قاف کیا آگاہ<br/>         مگر بلا کرم جو افسانہ آگاہ<br/>         کجاں قصہ کہے اور آرا بہ آگاہ</p>      |
| <p>۱۰۹<br/>         سن سن ت عمر اس میں ادا کی<br/>         سا جو ہی جان سیکھ پر خدا کی</p>  | <p>۱۱۰<br/>         پوشاک میں بہر ہے جو پوشاک میں ہے<br/>         گر تلج ہی تو خود بجا ہی تو زہر ہے</p>  | <p>۱۱۱<br/>         رہیں نہ بین لاشہ قاسم پہ چرسے<br/>         عباس کو گھیرے ہو اطفال کھرے</p>  |
| <p>۱۱۲<br/>         ہم نہ دیکھتے ہیں سب کچھ<br/>         ہم نہ دیکھتے ہیں سب کچھ<br/>         ہم نہ دیکھتے ہیں سب کچھ</p>                 | <p>۱۱۳<br/>         آواز زینت قاف نے خوش کیا<br/>         ہر سانس میں نغمہ کو کیا<br/>         آتش میں جن انبار کو کیا</p>                           | <p>۱۱۴<br/>         ان شو قیاسات در خیمہ چہ بیا<br/>         غل و غشا و غشا و غشا کا<br/>         سن سن دہان شو قیاسات</p>              |
| <p>۱۱۵<br/>         چاند کو دیکھا کہ چاند کو دیکھا<br/>         چاند کو دیکھا کہ چاند کو دیکھا</p>  | <p>۱۱۶<br/>         کا ندھ پہ عجاہ تو خاطر نشان ہو<br/>         اک شمشاد پہ ہو پیر اور رکھ پکان ہو</p>   | <p>۱۱۷<br/>         اس وقت دم کو توں ہو کی خبر ہے<br/>         عباس کا دھڑکتا ہو عباس کا دھڑکتا</p>                                     |



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۵۳</p> <p>رک کر کہا کرتے کہ یا سید ابراہیم<br/>اب لودن تو شکوہ کنش آئے ہیں ہزار<br/>ہوئے اگر تھی تھی ابھی نیچے میں عمار<br/>اب نکلے ہیں تو کھو گیا یہ جو نہیں ہوا</p> | <p>۵۴</p> <p>کہتے ہیں چاچا جانی تو غصے میں غامض<br/>وہ کہتی ہے بابا میں سر عابر و شاکر<br/>کہتے ہیں میں میں من ری تعالیٰ کو حاضر<br/>وہ کہتی ہے بوجہ خدا حافظ نام</p> | <p>۵۵</p> <p>شب بوبے کے کہ ان کو تو دل پہ آزار<br/>آج بوبے کے کیا کیا میں غلط کرنا ہوں<br/>شب بوبے کو تو تو کی کمر اسر دلا<br/>بچے کے دکھاؤ میں بچے کے</p> |
| <p>تھلے پر سگینہ نے رکاب اپنے چپاکی<br/>کتنی ہر کہ میں پیاسی ہوں فریاد خد</p>  | <p>کیا دخل جو آرزوہ شہ کرے بلا ہوں<br/>تم مجھ پہ خفا ہونا جو وہ تم پہ خفا ہوں</p>   | <p>بازو مراے اگر خوش فزات کا<br/>میں ہاتھ سے دل تمام لون تم</p>  |
| <p>۵۶</p> <p>اسکا نوید دھڑکا پانی تھے لاد<br/>رہتے ہیں صفت میں باک دلا<br/>وہ کہتے ہیں اچھا ہے بابا کہ ملا<br/>میں کہنے کے تیری ہوں عمو کو ملا</p>                       | <p>۵۷</p> <p>کہتے ہیں کہ میں نے شکر کیا<br/>شکر میں سے کیوں کیا ہے دل<br/>چو تیش پر کہ میں نے پانی پیا<br/>عجب چاچا میں نے یہ چھو کیا</p>                             | <p>۵۸</p> <p>موت گت گت میں شکر کیا<br/>عجب شکر میں سے کیوں کیا ہے دل<br/>انگلیاں میں سے کیوں کیا ہے دل<br/>حضرت کو جو دیکھا تو جاکر کیا</p>                |
| <p>کیا بابا زندہ لگے جو ہم پیاسے مرینگے<br/>میرے لیے پانی کو تمہیں منع کریں گے</p>   | <p>گرا اپنے پیچھے کے لیے شک بھرو گے<br/>معانی مری ناظرہ داوی کی کرو گے</p>  | <p>کی روک نظر کیسی شاہ ام<br/>شرائے ہو اگر پرس مولا کے</p>   |
| <p>۵۹</p> <p>کہتے ہیں چاچا شہر میں سلطان آئے<br/>دھتے ہو صفت کا بیان ہو تو یہ<br/>کہتے ہیں بھائی کی جدائی تو ہم<br/>کہتے ہو نکو اسے بھائی کی ہم</p>                      | <p>۶۰</p> <p>انان جی جی جی جی جی جی جی<br/>دنگ چاچا جی جی جی جی جی جی<br/>بونی جی جی جی جی جی جی جی<br/>کہتے ہیں جی جی جی جی جی جی</p>                                | <p>۶۱</p> <p>کہتے ہیں کہ اب غدار کی شہ<br/>دیکھن تو صفت خوش ہے کہ جی جی<br/>دکھلائے ہیں جی جی جی جی جی<br/>عجب جی جی جی جی جی جی جی</p>                    |
| <p>گر شور کرینگے تو وہ مجھ پرستہ جگر کو<br/>تم جاؤ میں دیو لو کی جواب اپنے پدر کو</p>  | <p>کچھ بچے کھڑے روہن کھنڈ میں<br/>ان پاس کے زعفران چلیاں کھڑے</p>   | <p>شہ بوبے کہ بان پیاسہ جو میں<br/>رضی ہو پدر زعفران تو زور پدر</p>  |



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۷</p> <p>دوستی کے لئے کہ دشوار کر کیا پانی کا لانا<br/>شہنشاہ نے کہا مگر جانا ہر اس نے نہ کاجانا<br/>دوستی بھی حکم اس کو جیتے ہوئے تھا<br/>وہ بھی عداوت قرار کرتا تھا نہ نہ لگنا</p> | <p>۴۸</p> <p>سزا دینے کی زبان بھلائی نہ تھی<br/>کسی کو یہ نشان تھے نہ خندیل اگر نہ<br/>اندو دین عبادت کے بیٹے کو اٹھانے<br/>خاک اپنے بھی اور اس کے بھی جو یہ لگائی</p> | <p>۴۹</p> <p>جھانڈا نہ تھے عبادت کے بیٹے کو<br/>جس نے نہ لگائی نہ ہو رولا نہ ہو رولا<br/>جھانڈا نہ تھے عبادت کے بیٹے کو<br/>جس نے نہ لگائی نہ ہو رولا نہ ہو رولا</p> |
| <p>۵۰</p> <p>سنان پاس پہ چال ہے پتھر تشہ گلو کا<br/>بان پیا سا دیر سے بھائی لو کا</p>  | <p>۵۱</p> <p>گردن کو رکھنے کا ندھی یہ مشکل نبی کے<br/>سب سے تھے جانے چہیں ابن علی کے</p>   | <p>۵۲</p> <p>بید مکر و آنکے بھائی کی مکر کو<br/>بھائس لگے اپنے لگا جاؤ پسر کو</p>  |
| <p>۵۳</p> <p>لو پتھر اٹھا کر کھو گیا باناؤ نہ<br/>بھائی سے کہا ہے حاضر ہو سواری<br/>نہیں اپنے اور بھائی کے جاری<br/>کجا بڑی تھی تھائیں تھکاوا</p>  | <p>۵۴</p> <p>بڑا بڑا تھا کیا تو کہتے تھے نہ<br/>اٹھ چکے تھیں مگر قافلہ دے<br/>بڑا بڑا تھا کیا تو کہتے تھے نہ<br/>اٹھ چکے تھیں مگر قافلہ دے</p>                         | <p>۵۵</p> <p>بڑا بڑا تھا کیا تو کہتے تھے نہ<br/>اٹھ چکے تھیں مگر قافلہ دے<br/>بڑا بڑا تھا کیا تو کہتے تھے نہ<br/>اٹھ چکے تھیں مگر قافلہ دے</p>                       |
| <p>۵۶</p> <p>بچپن میں بچپن نے پتھر تھے کا ندھی<br/>اب بچپن ہی ہیں مرنے کو گھوڑیہ چھاکر</p>   | <p>۵۷</p> <p>بچپن رہی بات پر اب چھوڑ چلی ہیں<br/>بازو ہیں برادر کے مکر توڑ چلی ہیں</p>   | <p>۵۸</p> <p>اب جبر کروا نہ زبان نہ نکالو<br/>محسن کی طرح دافع ہمارا بھی اور بھالو</p>   |
| <p>۵۹</p> <p>کی نظر ادب نہ ملتا نہ ملتا<br/>کسی کو یہ کیا شاہ نے عبادت<br/>کسی کو یہ کیا شاہ نے عبادت<br/>کسی کو یہ کیا شاہ نے عبادت</p>   | <p>۶۰</p> <p>بچپن رہی بات پر اب چھوڑ چلی ہیں<br/>بازو ہیں برادر کے مکر توڑ چلی ہیں</p>   | <p>۶۱</p> <p>بچپن رہی بات پر اب چھوڑ چلی ہیں<br/>بازو ہیں برادر کے مکر توڑ چلی ہیں</p>   |
| <p>۶۲</p> <p>گھوڑیہ پہ تو بناس غلدار روان تھے<br/>اور پتھر پیادہ شہر ابرار روان تھے</p>  | <p>۶۳</p> <p>بچپن رہی بات پر اب چھوڑ چلی ہیں<br/>بازو ہیں برادر کے مکر توڑ چلی ہیں</p>   | <p>۶۴</p> <p>بچپن رہی بات پر اب چھوڑ چلی ہیں<br/>بازو ہیں برادر کے مکر توڑ چلی ہیں</p>   |



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۵۵</p> <p>اگر تے جوئے ان<br/>کچھ کھلائے<br/>یاد آیا ہے بھائی کا وہ تعلیم دیکھانا<br/>اور سات سر محفل و مجلس کا وہ جانا<br/>اور کچھ کھڑے سر پر وہ روال باندھا</p> | <p>۵۶</p> <p>جس گرسند و سپاوریہ ہو گیا<br/>نیدر سے خطا ہوں تو خفا تے ہوں جا<br/>نہیں کھیلے اور دیا مانتے ہو بد<br/>دیکھا اسے بجائی ہے آخری ملنا</p> | <p>۵۷</p> <p>پتھر کیا زین کو غازی نے دوبار<br/>طالع ہوا چہرہ غین و وحید کاتارا<br/>محر سے بلانور سے مشرق ہوا سارا<br/>بروزہ انا شمس انا شمس</p> |
| <p>سوا ج نہیں میں جدا ہوا ہوں بھائی<br/>بجائیں روتا ہوں بجاوتا ہوں بھائی</p>  | <p>خردی و بزرگی کے سب آداب اٹھا دو<br/>بھائیں کچھ سے کچھ کو لگا دو</p>  | <p>ہمیت سبب قالب اعدا ہوا حسنا<br/>روح بدن شردن محرا ہوا حسنا</p>   |
| <p>۵۸</p> <p>سب کا نہ تے عباس شکر زبانا<br/>آکر تے حال کیا اور تے چکارا<br/>کہہ نیا کیجئے سکر کیا بسے سارا<br/>بہائی مری وقت نہیں بجائی کوٹا</p>                    | <p>۵۹</p> <p>کچھ کھلائے اور کچھ کھلائے<br/>ہوٹھوئے ملے ہوٹھوئے کچھ کچھ<br/>ذباتے اباد تے ہو کھڑے ہی اوتھاو<br/>خدا پر رخسار دھو شرم کھلاو</p>       | <p>۶۰</p> <p>کو منسوب دلو تم آئینہ بناو<br/>آئینہ عرفان کی کیجئے بناو<br/>آنکھوں کو روید کا بجیئے بناو<br/>دست فرودس بین بنیئے بناو</p>         |
| <p>اچانکے رہیں نہ قدم کھر میں چھوٹے<br/>جا کر کسی جنگل کو ہم آباد کر سینگے</p>  | <p>بے ترس بلائے تو نہ ہم گھر سے ایسے گے<br/>اس وقت کے پھر سے ہو عشرین ملیں گے</p>   | <p>میدان کی جگہ سینہ ارباب چشم ہو<br/>ہمیں علم مع مسلدار علم ہوا</p>  |
| <p>۶۱</p> <p>نہ تے کھائیں ہیں تین تین کھلاو<br/>نہ تے کھلاو تے چھوڑے چھوڑے کھلاو<br/>کو منیں تین تین کھلاو<br/>وہ تین تین تین کھلاو</p>                             | <p>۶۲</p> <p>بجائی کے کچھ سے لگا بجائی کا پکارا<br/>چھوڑے تے کھلاو تے کھلاو<br/>طالب تو چھوڑے کھلاو تے کھلاو<br/>نہ تے کھلاو تے کھلاو</p>           | <p>۶۳</p> <p>اولیٰ کی توبہ کیجئے اقام<br/>نہ تے کھلاو تے کھلاو<br/>کو تہاہ بیاض وود کیجئے کھلاو<br/>دورق بیات آپ کیجئے کھلاو</p>                |
| <p>اسلانی طرف سے ہمیں کی رضا دو<br/>لاشے پہ بھی آئیں کہ نہ آئیں یہ تبا دو</p>   | <p>فرمایا خبردار خود نام سے غم سے<br/>بتر کوئی آتا نہیں سلطان اتم سے</p>  | <p>ہستی کی بس اک ہفتہ پہ نظم ہستی ہیں<br/>ہفتہ جز ہستی ہر کل سات درق ہیں</p>  |



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۱۷۷<br/>بہشتی دشت عجب خوش نصیب<br/>اور کھینچا آغاز کردن آج<br/>بانی دشت روز را بدید کردن خوش<br/>نقاش آید روز را نال غفلت</p>                                     | <p>۱۷۸<br/>آنکس که بخت بخت بخت<br/>آنکس که بخت بخت بخت<br/>آنکس که بخت بخت بخت<br/>آنکس که بخت بخت بخت</p>  | <p>۱۷۹<br/>نظارہ کیا ہے جو خط منج کا کیا ہے<br/>تقریباً خط ہے قرآن مجید<br/>آنکس کہ بخت بخت بخت<br/>آنکس کہ بخت بخت بخت</p>              |
| <p>۱۸۰<br/>قدرت سے مراد سے عیان اسکے قلم کی<br/>عس و دین تصویر اک ابرو رقم کی</p>  | <p>۱۸۱<br/>آزاد و نسل خط اسے غلامی کے لیے ہیں<br/>بہشتی بخت اسے آزاد کے لیے ہیں</p>   | <p>۱۸۲<br/>فرز سبقت مدح زباں لب پر سلطان<br/>وصف شکرہ پاک مجھے نوک زبان ہے</p>   |
| <p>۱۸۳<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری</p>                             | <p>۱۸۴<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری</p>                            | <p>۱۸۵<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری</p> |
| <p>۱۸۶<br/>ظہان چین ذرے کو اک بلوہ اگردے<br/>دندہ اہی خوشید قیامت کی خبر دے</p>  | <p>۱۸۷<br/>حاضر دم نظارہ ہو فطر کے چمک سے<br/>انجم گرین شکوہ کی طرح شمع فلک سے</p>  | <p>۱۸۸<br/>کراہی رہا باندہ زلفوں کی رس مین<br/>یوسف ہر کہیں قید رہی جاوہر قرن مین</p>  |
| <p>۱۸۹<br/>پیشین کیا زینت دینے اور<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری</p> | <p>۱۹۰<br/>دل نہا کیونکہ دینے اور<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری</p> | <p>۱۹۱<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری<br/>کے ذکر کردن فرزند خداداد<br/>فرمان عبادت حق امر و نہی جاری</p> |
| <p>۱۹۲<br/>منہج بین مینے کے بے دفع غافل ہے<br/>وہاں حسن کا بہانہ نور الہی کا عمل ہے</p>  | <p>۱۹۳<br/>فانی جو ہوا خط کی شاکہ کے قلم سے<br/>فانی حلی اللہ نے دی شکر کے غم سے</p>  | <p>۱۹۴<br/>ہو اور گراں فذر عرق جو یہ تر ہے<br/>قوس ہیں گہر کان بہ از کان کھر ہے</p>  |



۱۰۰

فانست اینیاد پر نور و شیدائی  
خوشی و قیامت و خط و خط  
درون صبر یک بندگی کی علامت  
آں کن اذان و اذان و اذان

۱۰۱

مضنون کی رشتہ پر  
خوشی و قیامت و خط و خط  
درون صبر یک بندگی کی علامت  
آں کن اذان و اذان و اذان

۱۰۲

جن و پری انجمن تالین زبان  
لا ریح و پری ہے سر لیان  
پون اکی سیائی تالی زبان  
نہ حال و خور و خور و خور

ہر دستہ یک کلمہ و عقیدہ نہیں کچھ ہے  
نہیں کچھ ایک کو کچھ دو کو کچھ کچھ ہے

سے ابر و پری انجمن تالین زبان  
لا ریح و پری ہے سر لیان

گر خنجر برق اسے گرسے ہے اشری  
دیکھتے جو پری سر و مخالف پری ہے

۱۰۳

خارج و پری انجمن تالین زبان  
لا ریح و پری ہے سر لیان  
پون اکی سیائی تالی زبان  
نہ حال و خور و خور و خور

۱۰۴

مضنون کی رشتہ پر  
خوشی و قیامت و خط و خط  
درون صبر یک بندگی کی علامت  
آں کن اذان و اذان و اذان

۱۰۵

جن و پری انجمن تالین زبان  
لا ریح و پری ہے سر لیان  
پون اکی سیائی تالی زبان  
نہ حال و خور و خور و خور

غصے سے اگر بال کھڑے ہو ہیں ہیں  
تینین نظر آئی ہیں علم ایک بدین

آئینہ میں جو عکس ہے مردم کی نظر میں  
آئینہ وہی دیکھتا ہے شکل بشر میں

گور گور اوڑھی یہ جلوہ گری ہے  
نور و حال بھی آنکھ گول بیلو فری ہے

۱۰۶

خارج و پری انجمن تالین زبان  
لا ریح و پری ہے سر لیان  
پون اکی سیائی تالی زبان  
نہ حال و خور و خور و خور

۱۰۷

مضنون کی رشتہ پر  
خوشی و قیامت و خط و خط  
درون صبر یک بندگی کی علامت  
آں کن اذان و اذان و اذان

۱۰۸

جن و پری انجمن تالین زبان  
لا ریح و پری ہے سر لیان  
پون اکی سیائی تالی زبان  
نہ حال و خور و خور و خور

ہر دوش کمان میں تویر ایک خوش گوی  
وہ سبیلہ میں مہر و میزان میں تر گوی

خدمت کو خضار ہتی جو تمشیر کے ہرام  
تقدیر پری پری پری اس تیر کے ہرام

ہر آل پر کیا نہ رہا نہیں کے  
بہے سنو پرواز میں پری ہر اس کے



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۵۸<br/>         جو از بندہ جو اس حق نیک<br/>         برادر خدایند اگر موی خرامان<br/>         بر طوطی گاندارا ای شربت بیابان<br/>         بر خط کسار او سے تحت بیابان</p> | <p>۵۹<br/>         کیا گوشتان ہو دران شنگ<br/>         اسیند پویشم جو خاک کا کرے شنگ<br/>         کہہ اسکے نہ سم ہو شر و رشک<br/>         کیا دل ہو کشادہ کزین جنگ</p>            | <p>۶۰<br/>         بیان نیزہ علم کرے تہ طوفانیا<br/>         اس نہ نے نیزہ فلک کو تقانیا<br/>         بیان بیان ملواری سے جلی ہوئی پیدا<br/>         یہ اور دی یہ صد اطراد اور تکرار عدا</p> |
| <p>۶۱<br/>         تی شرر خیر اگر جلوہ کنان ہے<br/>         اگر گھر و خیر اگر قطرہ زمان ہے</p>   | <p>۶۲<br/>         تنگ ضم سما میں فرس شک ملک ہے<br/>         یہاں کوزہ مین دریا و بان بقیہ مین</p>  | <p>۶۳<br/>         بل جل گئے نیزہ سے تو نیتان کی طرح سے<br/>         پھر پھر گئے ہر صنف صنف گانے کی طرح سے</p>   |
| <p>۶۴<br/>         ہے جاگہ و مخالفت یہ ستر<br/>         سن کھار کا بال فنا ہے<br/>         اس کے بل میں جو دور دور کیا ہو<br/>         اس پیش میں اس کے یہ وقت لایا ہے</p>   | <p>۶۵<br/>         اس سن میں باغی باغی آئے<br/>         دل حق طاعت آگاہ و اعلائے<br/>         بین چار سالک شایہ کا ندہ ہے پانچاے<br/>         اور بہت ملک کون تیر چمکائے</p>      | <p>۶۶<br/>         ہا کا دلیرانہ شہر ساز کا ملکار<br/>         اک باق زمین مال کہیں نہیں پکار<br/>         آیا جو حضور خلیفہ حیدر کر آیا پھر<br/>         اس زور سے تلوار پہ چھپی پھر</p>    |
| <p>۶۷<br/>         غل اسکا دم جنگ عسلم ہو<br/>         جہانا خون شیران اجم ہو</p>  | <p>۶۸<br/>         دار و جو طہدار شہر نیک ہوا سے<br/>         جھک جھک کے سلامی علم اکیا کیا سے</p>  | <p>۶۹<br/>         گل طرہ کھلا یہ سپرد نین لعین پھر<br/>         چیل کت کے سپر پر کو سپر کت زمین پر</p>  |
| <p>۶۹<br/>         تین توکیل ہے ہوا کے پھر<br/>         اور زمین مرتد دریا و قوت کے<br/>         اس میں موت یہ خدا ساز میر<br/>         اس شہر اس کے بر خا خاندین</p>        | <p>۷۰<br/>         مل ہے کر ملار و علم انچا نہ جاو<br/>         بان پید یوان رکیو بان جو پوینچ<br/>         جھک سکی ہوئی نیزہ پیا و جاو<br/>         جھک کیا جا نہ ہوئی پیا و</p> | <p>۷۱<br/>         دوش و سر کے سر خود آئے<br/>         نتر زن ہر جن کے بر نظر آئے<br/>         شہر کمان آئے مین موطر و اور آئے<br/>         دیکھا زور و مفت مع در آئے</p>                    |
| <p>۷۲<br/>         سے دم جہت اگر میں کہیں ہے<br/>         یں میں ہر شوخی صد اہو میں ہے</p>   | <p>۷۳<br/>         لو آور جو نیزہ سنبھا لو تو مین جانوں<br/>         کا ندہ سے بھلا شک کھا لو تو مین جانوں</p>  | <p>۷۴<br/>         ناسن کی طرح کہو لکے اک ایک گر کو<br/>         چار آ میون میں دو کیا جو ہر کی زو تو</p>  |



|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>لشاع<br/>         دیکھ کر کے نہ گھر کیا اٹک کر نہ تھا<br/>         غازی نے وہ ابوہریرہ بر نشان کیا سارا<br/>         جس سے گری تنغ چل بولی وہ مارا<br/>         جس تن پر پاپا کس اٹھا پر پاپا</p> | <p>مناع<br/>         کلا کوئی سوار اگر گزرا تھا کہ<br/>         گزرا اسکا چین چین لایا تھا بھاکر<br/>         اور نہ کیا آتش شمشیر دھاکر<br/>         سر زین میں بین قتل و یا طوق باکر</p>                  | <p>مناع<br/>         بالی کو جو نہ اتنے چور نہ تھے دیکھ<br/>         آنکھوں کی تھیں چور کیا پانچو کا تھیا<br/>         سو کر کہا اسے ناخاکہ سے دیکھا<br/>         تو اتنا قریب اور روبرو نہ لکھ دیکھا</p> |
| <p>جو تیغ زن آیا اُسے شمشیر سے مارا<br/>         کی جسے کمان زہ تو اُسے تیغ سے مارا</p>  | <p>دم طوق کی تنگ سے رکھا اپنے بدن<br/>         تن قید رہا روح رہا ہو گئی تن سے</p>  | <p>گو نخر مرا پیا سو کی ستانی سے اب<br/>         بر شک کیگہ ترے پاس غضب سے</p>  |
| <p>مناع<br/>         جب زمین جگمگایا عرب آیا<br/>         بچہ کر چلا شمشیر لب آیا<br/>         اعدائے کما نخر خدا جیسا اب آیا<br/>         جہانیں ملا زمین آسے غضب کیا</p>                           | <p>مناع<br/>         کی تاب دم نہ بنے اسدن بانی<br/>         اک بچہ زمین رکھی بچ گیا بانی<br/>         غواضی دریا سے تھے بانی<br/>         غواضی دریا سے تھے بانی</p>                                       | <p>مناع<br/>         لشکر و جلا کا نہ تھے جنت کا کیا<br/>         حشر کیا جاپوین آب اور گرا کیا<br/>         جوئے یہ وہ بانی کو شمشیر نے نہیں پایا<br/>         کارون کوئی بادیو خیمہ حبس پایا</p>        |
| <p>ہم شان ید اللہ یہ ولی ابن ولی ہر<br/>         یہ دست زبردست حسین ابن علی ہے</p>   | <p>طوفان کوئی بھاکر سے جا تو کہ بھر جائے<br/>         پل تیغ نے باندھا تھا کہ تن سے آڑ جائے</p>   | <p>یہی یہ وفا شاہ ام دیکھ رہے ہیں<br/>         نہ ہر کی خدا آئی کہ ہم دیکھ رہے ہیں</p>  |
| <p>مناع<br/>         علی پرستی اٹک کرین مخالف بوند<br/>         رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ<br/>         کہ الف دیکھتے تھے دشمن انھیں ہزار<br/>         کہ الف دیکھتے تھے دشمن انھیں ہزار</p>   | <p>مناع<br/>         دیکھ کر گنگا نالو کو عباس نے دیکھا<br/>         دیکھ کر گنگا نالو کو عباس نے دیکھا<br/>         دیکھ کر گنگا نالو کو عباس نے دیکھا<br/>         دیکھ کر گنگا نالو کو عباس نے دیکھا</p> | <p>مناع<br/>         چھتر نہ سنے کئے اور جواز قرا عدا<br/>         دان تھے تھے اطفال ضعیفہ پہنچا<br/>         چلائی ایلیم کہ اسے نہ پھینکا<br/>         چلائی ایلیم کہ اسے نہ پھینکا</p>                  |
| <p>میدان جو افواج سے خالی نظر آیا<br/>         دریا پر علمدار شہر و بد آیا</p>   | <p>یوں گھوڑے کو چھپایا اسے بخش میں چھپا<br/>         عباس بیان دیکھ دریا میں کھڑے تھے</p>   | <p>دریا کی ترائی سے چلے آتے ہیں<br/>         بی بی کے یہ شک بھر لاتے ہیں</p>  |



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۱۱۱۱۱</p> <p>ادان کے کھیلوں ٹولی اوتاری<br/>نفسہ کے کمانہ سے پہنچلائے میری<br/>دریا سے چاچا جان کی آلی ہے سواری<br/>کچھیں کھان دوش ہے پر شک پائی</p>  | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>دیان شکست عباسی تیر کی چھپا<br/>کھارو لاکھ اور تین تھانہ ملدا<br/>پاک جاتی تھی تیغ آبی بر بار<br/>تھے غنیمتوں مانجھو تون چار</p>     | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>نہایت کے ہاتھوں سے لکھنے پکارا<br/>بابا کی دو بائی مر اسفا لیا مارا<br/>شہر نے کہا آخر ہر باب کام ہمارا<br/>ہر پہلی خاک گریبان کیا پارا</p>    |
| <p>۱۱۱۱۱</p> <p>ارمان ہے جو جو وہ قدم گھر کو اٹھائیں<br/>ہم اپنے چچا جان کی لیں یہاں بلائیں</p>  | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>ہمت بھی بڑی ہری کھا بھی بڑی ہے<br/>رود کے ہو تقدیر کی کھڑے ہے</p>  | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>کہتے تھے کہ عباس سے بھی چوٹ گئی اب<br/>پشت مکر دبانو دل ٹوٹ گئی اب</p>   |
| <p>۱۱۱۱۱</p> <p>نفسہ جو کاندھے پہ لکھ کر چھایا<br/>عباس کا دیدار منسل نظر آیا<br/>بابا کی طرف سے ہر اسان پہ نایا<br/>دور بابا چھپ چھپے پانی بھی نایا</p> | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>عباس تیغ اصاب سے غنیمت ملدا<br/>جو چار جوان آپ پشت ملدا<br/>دستی تو بار بار تیری شانویہ ملدا<br/>اور سپہ گار تیرے گار گر انبار</p>   | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>نزدیک جان کے کاندھوں کی آبر<br/>دریا پہ پھین لکھ کر ہے ہر ایک<br/>اگر نہ لیا با تو میں اتھ اور ملدا<br/>پہننے کی ہے جا ہر ایک کے پکار ملدا</p> |
| <p>۱۱۱۱۱</p> <p>سرخ انکے طرف نیزہ کے اس وقت چھپیں<br/>کیا ہو گا چچا بر جھپون سالون گھس میں</p>   | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>اور پشت پہ نیزہ وہ لگا چوتھے شقی کا<br/>جس سے کہ ہوا کام تمام امین سے کا</p>   | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>ادب امامت کے ہی شان ہی خیر<br/>بجائی کے یہ چاک گریبان ہے خیر</p>   |
| <p>۱۱۱۱۱</p> <p>بجایا آگے کو چاچا جان<br/>تربان کیا پانی چاچا جان لائیں<br/>مگر کہ چائے قرضاد میں جائیں<br/>میں کو کونست زار کی سائیں</p>                | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>جب باغ ظلم ہو سنا سے حکم<br/>اور شورش بین لکھ گارنے سے حکم<br/>شکست میں ہوئے ہوئے قریب سے حکم<br/>نہیں کریں شہر شہنشاہ ام سے حکم</p> | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>شہر بڑے دروغ سے منہ منہ ملدا<br/>تلاؤ جوان بجائی مکر سے ہمارا<br/>نہیں کریں تو نہیں کوئی ملدا<br/>مظلم ہوں اپنا ہی گریبان کیا پارا</p>         |
| <p>۱۱۱۱۱</p> <p>پانی کے لیے خون چاچا کا نہ بہا و<br/>سنگو اب تو میں ہے مجھے اسکی نرا و</p>   | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>غل پڑ گیا سقائے یکہ ہوا رختے<br/>بیکان سے جگر تر سے سینہ ہوا زخمی</p>  | <p>۱۱۱۱۱</p> <p>منکر ہوا امامت کے جوابہ سکائیں کیا و<br/>قرآن میں دکھا ورن یہ حدیث نہیں یاد لینا</p>   |

3674



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۱۱۱۱<br/>کیا تیرے نام میں مجھ پر نہیں<br/>جیگر جو تیرے نام میں نہیں رہا<br/>کیا تیرے نام میں مجھ پر نہیں رہا<br/>جو درد سے واقف ہے وہ کیوں نہیں</p> | <p>۱۱۱۱<br/>پھر کیا ہے دیر کو آواز نہ آئی<br/>آواز نہیں دے ہو کیا مر گئے جاہ<br/>آواز کے ساتھ آئے بھی آواز نہ آئی<br/>آقا مرے جلد تو کہاں دیر لگا لی</p> | <p>۱۱۱۱<br/>اب مجھ پر حسرت میری کیا ہو سکتا<br/>پیارے مرے جیسے تیرے جیسا<br/>تو کہہ سکتے ہو تیری باتیں بھلا<br/>میرے کیسے گویا میری لاش چلا</p>            |
| <p>۱۱۱۱<br/>ہارو کا داغ اڑاؤ جو قسمت دیا تھا<br/>چال پہ گریبان کو موٹی نے کیا تھا</p>  | <p>۱۱۱۱<br/>شکل سے بلند اتنی بھی آواز ہوئی<br/>اب موت کی بجلی ہمیں آواز ہوئی</p>   | <p>۱۱۱۱<br/>ملقین میں کہو مجھے شیدائے کینہ<br/>اور قبر پہ لکھو مجھ کو سقاے سیکہ</p>  |
| <p>۱۱۱۱<br/>بجائی نے چین بھی بھلا کر گیا<br/>موتی کو شایان تھا میرے چین شایان<br/>تو چین بجائی کے یہ کایں غلام<br/>میرے سانس پر میری یہ پریشان</p>     | <p>۱۱۱۱<br/>موتی بھلا کر گیا شایان کو چپ<br/>پوچھو جو سلاش کرے سینہ بجاہ<br/>اور فون کے شادو کا چہرہ ملا آہ<br/>نکھر کر اسے نام و نشان اٹھانے</p>        | <p>۱۱۱۱<br/>سلیم میری ہنسون سے فریاد آتا<br/>اور مادر اکبر کو مرا آفری جبرا<br/>کنا کہہ سکتے تھے غلامی نہیں بونا<br/>تو تھا اپنے غم سے اڑھاتا بھی اپنا</p> |
| <p>۱۱۱۱<br/>یہ دروہرا آہ کر ٹوٹے تو بے نوا<br/>تھے بھی جوان بجائی کوئی چھوٹا بوا</p>   | <p>۱۱۱۱<br/>ارمان ہر کیا مرے بہ ارمان تبادو<br/>وہ بولے کہ چہرہ مراد اس سے چھپا دو</p>   | <p>۱۱۱۱<br/>پاس کی پکی یہ روح ہر عباس علی کی<br/>غم ہو گا مجھے غم کا خوشی ہو گی خوشی کی</p>  |
| <p>۱۱۱۱<br/>انکھیں آنسو کی قطریں گریں گیں<br/>جو تیرے جیگر سے نہ کی گئی تھیں<br/>تیرے گریبان میں چاک ہے اسدم<br/>اور تیرے جیگر کے زخموں کی مرہم</p>    | <p>۱۱۱۱<br/>ارمان جو دین ہر سو میں گریں گیں<br/>جس کے بدن شہنشاہ کی بونیا<br/>شوق کیلئے بول اٹھے ہے میرا<br/>میں کیوں آؤں اور وہ کیسے بچاؤں</p>          | <p>۱۱۱۱<br/>شہر و شہر گئے اور غنیمت بپو لائے<br/>کیا دھڑکائی تیرے جیگر کے لائے<br/>تیرے گریبان میں چاک ہے اسدم<br/>اور تیرے جیگر کے زخموں کی مرہم</p>      |
| <p>۱۱۱۱<br/>کہہ دو کہ خفا ہوتے ہی نہ ہرا<br/>نہتے ہو رہے مرے روتی ہو رہا</p>   | <p>۱۱۱۱<br/>افسوس کہ شہنشاہ کیلئے ہو کے ہم<br/>صدیف کہ گرد آئے نہ پھر ہو کے ہم</p>   | <p>۱۱۱۱<br/>تم تڑپو گے یہاں نہ رہے میں تڑپو گے<br/>نہاں سا کینہ کا گلا ہو گا سن سن</p>   |



۱۲۱  
اور سر ہوا نہ رہا نہ کیا نہ  
بکلی اپنے آقا کو کہا باسے سلیمان  
لاشے پر گر ایش کے بلایا کیلین

۱۲۲  
پتیا پھر چلے گئے خیمہ میں اکثر  
سیدانیاں دیو دیوی تھیں جمع  
آئے ملک و ملک سے مسطہ پتیا  
پتیا دن بیاہن میں پھر پتیا

۱۲۳  
نصرتے کہا باو نے پتیا کو  
باو نے سفید کی گئی آہ پتیا  
اور روئی گشتی میں درو گشتی  
اور چوٹی سے باغ پتیا

۱۲۴  
اس باس سے روئے عباس کے اوپر  
جو باس میں روئی تھی کھری باس کے اوپر

۱۲۵  
در دراز سمجھاتے ہو لاسے حسرم کو  
اور محسن میں اساوہ کیا شد نے علم کو

۱۲۶  
اکتی تھی یقین ہو گیا قاسم بھی تو یقین  
کبریاہن ایسی گفنی پتیا ہوئے یقین

۱۲۷  
اشہد میں کہا اسے کہ سلطان  
کیا جاگیدو رو پوئے خیمہ کردیہا  
اکل کا ادرک اکر کے علی بالی برسان  
وہ باسے پتیا وڑوہ کجی چایان

۱۲۸  
پتیا کے کہنا پتیا کو روڑو  
جانی کی علی پتیا کے جانے کو  
کہد کو میں پتیا نے پتیا کو جانے کو  
پتیا کو کہنے پتیا کو جانے کو

۱۲۹  
پتیا پتیا پتیا پتیا پتیا  
اور کے علم کار پتیا پتیا  
اور کے علم کار پتیا پتیا  
اور کے علم کار پتیا پتیا

۱۳۰  
وہ پتیا پتیا تھا کہ بابا گیا مارا  
وہ خاک اور اقی ہے کہ ستا گیا مارا

۱۳۱  
بن باپ کے مٹی کو وہ گودی میں جا  
اور گرد و کھڑے آگے ہون سر پتیا

۱۳۲  
روڑو گشتی سے کہا اس ماہ لدا سے  
خلوت تھیں پتیا پتیا پتیا

۱۳۳  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا

۱۳۴  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا

۱۳۵  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا

۱۳۶  
روڑو گشتی سے کہا اس ماہ لدا سے  
خلوت تھیں پتیا پتیا پتیا

۱۳۷  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا

۱۳۸  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا  
پتیا نے اڑھا پتیا پتیا



۱۲۱۱  
 سب کو عباس کی کیا بین پر  
 اپنی ہی کوئی آفت بہت پائی تیرا  
 اسے بڑھ عباس پس پائے کی تقدیر  
 وہ بولے کہ بان بھری ہر تقدیر

۱۲۱۲  
 چکر پڑا علم بھائی کے مستند کو بچایا  
 بن بابہ فرزند کوست بہ بچایا  
 کہ در آئے بنی را دیوین بنی را بچایا  
 کشت سے شہدین نے بچایا

۱۲۱۳  
 اب کیسکی کوکل من مائی ہر موائی  
 وارث دریا پاس موائی ہر موائی  
 کیا کرتے عباس موائی ہر موائی  
 اصل ہوائی ابیاس موائی ہر موائی

۱۲۱۴  
 ہر طرح سے زندہ سالہ اپنے مین حیا ہر  
 والی جی تو میرا نہیں کفنا یا کیا ہے

۱۲۱۵  
 ولین تو سرور ہر سند پہ بہ جانے  
 بے نام و نشان بھائی کے بس نشانی

۱۲۱۶  
 بانو کا بھر تو تھا سواب لشی ہے با  
 کبر سے بھی شہر سے بھی جھٹتی ہے با

۱۲۱۷  
 تیرا کی صدا آئی کہ تیرا ہے بجا  
 تیرا کی صدا آئی کہ تیرا ہے بجا  
 تیرا کی صدا آئی کہ تیرا ہے بجا  
 تیرا کی صدا آئی کہ تیرا ہے بجا

۱۲۱۸  
 تیرا کی صدا آئی کہ تیرا ہے بجا  
 تیرا کی صدا آئی کہ تیرا ہے بجا  
 تیرا کی صدا آئی کہ تیرا ہے بجا  
 تیرا کی صدا آئی کہ تیرا ہے بجا

۱۲۱۹  
 اس نص سے پیویش ہو کر دلا  
 زنجیر کے کہا ہے مرے گود کا پالا  
 کھوئے ہوئے کر تھی با زنجیر والا  
 نہیں کھینچا کمری جا بخت والا

۱۲۲۰  
 پر سے کو ترے آئی ہوں یہ ہوں میں  
 بانو کے بھی زندہ سال کا اب قتیرن

۱۲۲۱  
 پہنے ہو جو تم کیا ہر گناہ میں مگر کیا ہے  
 وہ بولے یہ زندہ سالہ ہر وہ شال غرا

۱۲۲۲  
 سب خیمہ سلطان امم کا پتہ ہاتھ  
 مشکیزہ لازما تھا عالم کا پتہ رہا

۱۲۲۳  
 زندہ سالہ نہیں لگے وہ صاحب نام  
 رونے لگے آنکھوں کو بجا کر شام  
 عباس کی بے گناہی میں اندم  
 وصال غرا دل سے گرونین صبر نام

۱۲۲۴  
 کہتے ہی بیانیہ نکلا نہ زبان  
 در در والی تھیں لافین کا  
 دیکھو دروازا کھلے تم باغ خانے  
 نہ پتہ پتہ بچا ہر شے شان

۱۲۲۵  
 ناگاہ درخیمہ کوئی یہ بکرا  
 بیکار نہیں کسی میں نہ بکرا  
 کدو شہدین سے انارواہ خدائے  
 ورا پتہ پتہ بچا ہر شے شان

۱۲۲۶  
 گرونین تو تھیں نہ لیا ہاتھ نہیں لگے  
 اور دونوں سر شال کھینے پر پڑے

۱۲۲۷  
 ماتم میں پراپن برس دل کو دیکھو نہ  
 یہ شال غرا اور مرے زندہ سالے کو دیکھو

۱۲۲۸  
 آتے ہر ندالاش سے غش نہیں بھائی  
 کسر جسے بھائیوں مجھے روہن بھائی



[illegible]

سے  
میں نے نہیں دیکھا  
جسکا مطلع ہو  
جس روز ہو  
مکمل ہو اب انجلی  
لیکن اسے دیکھ  
کہ بہت جاوے  
۱۲۷



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۵۹</p> <p>ایمان تسکین دہ دے مگر گواہی<br/>اسلام فقط دل کو پورے اور آہی<br/>وہ سچ کہتے ہیں سب ناغماہی<br/>کے شہر و اور اس کی ہر جگہ کو غماہی</p>         | <p>۶۰</p> <p>پیشہ اگر گل بین زیبیل ہے پینچل<br/>وہ شمع یہ بد اندہ مری وینو بہ<br/>وہ جان چیم ہے وہ سرین یہ انر<br/>پینچ ہے وہ دل بین یہ گریں مٹو وہ</p>                | <p>۶۱</p> <p>کس سب مجت تھی امام دوسرا<br/>دم بھر بھی نہ تھی جدا جوش لاکر<br/>مطلب غلبہ دنیا میں انھیں شاہ لاکر<br/>خاکام خدا سے انھیں پاشاہ لاکر</p>   |
| <p>جیسا کہ خدا غیر خدا کوئی نہیں ہے<br/>ایسا بخدا اہل و ناکوئی نہیں ہے</p>   | <p>وہ روح یہ قالب ہیں یہ پتلی وہ نظر ہیں<br/>وہ نام ہیں یہ ٹھہر وہ مسلم یہ ٹھہر ہیں</p>  | <p>واجب کے برابر تھی انھیں الفت شہ<br/>خالق کی اطاعت تھی انھیں طاعت شہ</p>   |
| <p>۶۲</p> <p>پاشا تھی رب غنیمت سید ان زمانہ<br/>پاشا تھی گوہر دریا کے زمانہ<br/>پاشا تھی فاق مریضوں کی دوا<br/>پاشا تھی سکینہ ہے ہر جگہ خواہ</p>           | <p>۶۳</p> <p>پاشا تھی بین خود یہ بین حیدرہ تقدیر<br/>مرد و عورت ملتی بیخون میں کرار کی شیر<br/>نشان کتابتین اور کار کا نوین کیم<br/>عباس علمداروں میں سرور وین کیم</p> | <p>۶۴</p> <p>بین وشت بلا میں نہاد من اسباب<br/>دور و فتنے ہیں آں اکا اول سبب کیم<br/>جس میں ہے نقل رواق شہ والا<br/>پیشہ نب میں درگاہ بھی عباس کیم</p> |
| <p>یہ مرتبہ بخشش کے ہلاک کے لیے ہیں<br/>نہرا کیٹے ف دست کرم بخش دیے ہیں</p>  | <p>ستارے حرم سا کوئی ستا نہیں دیکھا<br/>اور ایسا علمدار بھی تھا نہیں دیکھا</p>   | <p>باطن میں جو الفت ہر جہ ظاہر ہیں<br/>کچھ فاصلہ باہم نہ بہاں نہ وہاں ہے</p>   |
| <p>۶۵</p> <p>نام تاکم خیل ہے غنیمت کمر کیا<br/>کہ نہ گناہ شہیت جو جاہ و شہر کیا<br/>پیشہ کا شہر ہے ہر جہ اسلام کیا<br/>جو پاشا کیلے غنیمت نشان عدم کیا</p> | <p>۶۶</p> <p>پاشا جو سامنے چہ پاشا وہ بھی<br/>لیکھ جو اسل چہ چہ تھا وہ بھی<br/>دیکھ نام جو چکا وہ بھی<br/>پیشہ سکھ چہ سکھ پاشا وہ بھی</p>                              | <p>۶۷</p> <p>اب شہ کو تھائی عباس کی گونہ<br/>مگر شہادت کے اس لیاں کی گونہ<br/>پیشہ کے فاقے کی تھائی گونہ<br/>وہاں عباس کے فاقے کی گونہ</p>             |
| <p>یا حضرت عباس زبان جو نکل جائے<br/>مرزا ہو تو جی جا جو گر تا ہو بھل جائے</p>   | <p>اپنے لیے تو نہر پہ کھتے نہ قدم بھے<br/>پڑنہ تھا بھائی بھی سکینہ بھی حرم بھی</p>   | <p>ایسا کوئی پاشا کوئی مظلوم نہا ہے<br/>تھا بھی کوئی پانی سے محروم نہا ہے</p>  |



۱۵۱  
اور تھے اطفال و شیریں آسا  
اک آیتا قاتل خود تجارت سے بچا  
کتنا تھا کوئی فوج ہو تو ملک لین سارا  
قول ایک تھا خوب گلشن کا نظار

۱۵۲  
میرا بوسے تو جسے میں اکل شربت آیا  
کشتورم نے کر آیا زینب نے بیجا آیا  
اور ماکہ کی روح نے جھوٹے میں جھلایا  
خیر ہے آئے کشمیریوں کی پوری پور آیا

۱۵۳  
شیر کے شاہچلے تودہ شہر کا پایا  
چھڑ پڑے کے جوان کی لکاس دویار  
تب غصہ طغی سے ملا پنجہ او سے مارا  
لکھا ہے شکران اسکا وہ عارض ہوا

۱۵۴  
عباس سے پوچھا تھیں کس شے کی ہوتی  
یہ بولے نملای ہیں شیر کی پس ہے

۱۵۵  
پکڑے ہوئے اگلی کو یہ کہتے تھے جہانین  
یہ سیف خدا ہیں بخدا خلق خدا میں

۱۵۶  
دیکھا جو روان فن نم ان ہو گئے گم کو  
بچوں کی طرح بند کیا خوف سے در کو

۱۵۷  
بچہ پانچ اختر نے پانی کا اٹھایا  
عباس نے پانی کا جو دریا میں دیا  
پانی نے بہت چاہا مار بھڑکایا  
دیبا کے حیات ابد اللہ سے پایا

۱۵۸  
ہر بار فنی ماسی لقا تب تو شہور  
وجہ لقب سیف الہی ہے یہ شہور  
ہر صبح جہان عرب کا تھا یہ دنور  
ارباب بن ہوئے ہم شرم و سحر

۱۵۹  
نہان ہیں مجاہدہ تھا و شوق باری  
خوف اسدا اللہ سے تھار زار طاری  
مانگ لگا دیکھا کہ کیوں جھپٹے ہواری  
چھوٹی سدا لکھیں فریاد تمھارے

۱۶۰  
کب تھری افزو و ہر عباس سے ہستی  
وان پانی سے ہستی ہوئی دیان پاس ہستی

۱۶۱  
انہما فقط زور کا ستلور نظر حق  
باہم کبھی کبھی پتے کا ہنر حق

۱۶۲  
پید آ یہ چتون سے کہ مارا ہر کیکو  
اب خوف ہر اسکا کہ خبر ہوگی علی کو

۱۶۳  
بیست زیست کوئی دیکھا کہ  
اک ہاتھ میں دنیا اور ایک تھیں  
بیست بن اور یلیون کو دے پین کیا  
شہر کا حکم کر دیر کو اخف

۱۶۴  
اک صبح غوغا ہوئی جی دیان  
برو سے عین شری اوار بنایا  
اتفاق ایک جوان نے ہو گیا شہنشاہ  
اور جس کے نقطہ بر حکم

۱۶۵  
زیست دہ جھپٹے خباب اسدا اللہ  
آبادہ جوان آپ کو اپنے لیے چراہ  
وہ چپ رہا اس کی پورنے کہا شاہ  
ہر دست دیا اللہ کے بندوں سے سب گاہ

۱۶۶  
پھر ہاتھ کی شکر کتہ ایمین کب نظر ہو  
دینے کے یہ سننے کو نہ ہاتھ کو خبر ہو

۱۶۷  
اس عمر کے میں تم بھی قدم رنجہ کرو گے  
کیون غیر اتنی کے پسر رنجہ کرو گے

۱۶۸  
عباس بھی بر شیرستان ازل ہیں  
ماکہ آگ ہیں یا چو سے دینوں کی بول ہیں



۵۲۱  
 کیونکہ جو شخص خدا را  
 بخشنده و از او بترسد و از او بپرهیزد  
 و از او بترسد و از او بپرهیزد

۵۲۲  
 در کتب و کتابها و در کتب و کتابها  
 اسرار و اسرار و اسرار و اسرار  
 و اسرار و اسرار و اسرار و اسرار

۵۲۳  
 در کتب و کتابها و در کتب و کتابها  
 اسرار و اسرار و اسرار و اسرار  
 و اسرار و اسرار و اسرار و اسرار

۵۲۴  
 عارض پر کبودی آن پنجه کا نشان  
 رخسار پر شمشیر کا سازم عیان ہے

۵۲۵  
 رہنم ہے جدائے ہر آن ست کرم کا  
 اک ماقہ ہے سقایکا اور ایک علم کا

۵۲۶  
 سقائی ملی دفتر شاہ شہدائے  
 کنیت ہے ابوالفضل ہوئی فضل آ

۵۲۷  
 حکیم بن حکیم کیا اور حکیم بن حکیم  
 و حکیم بن حکیم و حکیم بن حکیم

۵۲۸  
 بن ماقہ ہر آن اسرار و اسرار  
 و اسرار و اسرار و اسرار و اسرار

۵۲۹  
 وہ ماقہ ہر آن اسرار و اسرار  
 و اسرار و اسرار و اسرار و اسرار

۵۳۰  
 شمشیر خدا وہ ظاف شیر خدا ہے  
 کیونکہ زخم نو قدرت شمشیر خدا ہے

۵۳۱  
 قدرت یہ قدرت کی سرود کھادی  
 اک ماقہ سے زخمی کیا اور اک شفا کا

۵۳۲  
 وہ تشنہ حشر چہ دریا سے عطش ہے  
 سرچشمہ ہر تشنہ صحرایے عطش ہے

۵۳۳  
 بن ماقہ ہر آن اسرار و اسرار  
 و اسرار و اسرار و اسرار و اسرار

۵۳۴  
 بن ماقہ ہر آن اسرار و اسرار  
 و اسرار و اسرار و اسرار و اسرار

۵۳۵  
 بن ماقہ ہر آن اسرار و اسرار  
 و اسرار و اسرار و اسرار و اسرار

۵۳۶  
 شکل ہے و ان آپ اگر نور کرینگے  
 لوگوں کو نور و نور و نور و نور

۵۳۷  
 برج دل میکے ستارے تو رہتے  
 بعد از سنین انکو جو پارتے تو رہتے

۵۳۸  
 کہتی تھی مری قدر بڑھاتے ہو میں  
 تم دے کو خوشید بناتے ہو میں



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۳۴<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان</p> | <p>۴۳۵<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان</p> | <p>۴۳۶<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان</p> |
| <p>جو شاہ شہیدان کی اطاعت میں مر گیا<br/>         خاک اسکی خدا بچہ ابرار کر گیا</p>  | <p>غش ہو اگر انجام تم اس خاک کا بھجو<br/>         بس اسکو اونچتین پاک کا بھجو</p>  | <p>سید کی طرح فرقیہ دار مجھے پیار و<br/>         تم کیلئے کنیز اونکی پکار و مجھے پیار و</p>  |
| <p>۴۳۷<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان</p> | <p>۴۳۸<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان</p> | <p>۴۳۹<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان</p> |
| <p>حق جس مری بی بی کے پیار کا ادا ہو<br/>         بچپن میں غلام اور جوانی میں غلام ہو</p>  | <p>دائید مروت و کرم قسطنطنیہ فزون ہے<br/>         یہ خاک نہیں پختن پاک کا خون ہے</p>   | <p>بوسہ گوشت و دل سینے میں مل جاتا ہے بالکل<br/>         دنیا کا نرا خاک میں مل جاتا ہے بالکل</p>  |
| <p>۴۴۰<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان</p> | <p>۴۴۱<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان</p> | <p>۴۴۲<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان<br/>         شہد کرب و دہشت گردان</p> |
| <p>ہاتف نے کہا پیانو کا سنتا ہوا پیدا<br/>         آواز میں خدیجہ کا شیدا ہوا پیدا</p>   | <p>یہ خاتمہ پختن پاک ہے بے بے<br/>         شیر کے قتل کے یہ سب خاک ہر بی بی</p>  | <p>اس شہید پر کیا کیا مجھے پیار آتا جو مولا<br/>         پر شہید دل چور ہوا جاتا ہے مولا</p>   |



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۴۴<br/>         چنگیز کا تخت پر اٹھا کر وہ وفادار<br/>         چلے گئے گورنر کے پاس<br/>         اچھے تھے کہ اسے از روغفار<br/>         بہتر تھے کہ غنیمتیں ہو مگر یہ دلدادہ</p> | <p>۴۵<br/>         گوری جو بہت دیر تک چلے گا<br/>         گوری اب آؤ گی گوری دیر<br/>         غصہ نہ ہو دودھ پوچھتے ہیں<br/>         نہ کتا تھا انکو کتا انا سے پیچھے</p>              | <p>۴۶<br/>         نہیں نہیں کہ علی جو نہیں تھے<br/>         جیتل تھا جان و سر میں<br/>         اس نے ان سے اٹھ کا اٹھ تھا<br/>         نہیں کہ ان کو جان نہ کرے</p> |
| <p>جیتا رہے عباس اگر اہل وفا ہو<br/>         در نہ میں ہوں افسی کہ ابھی اسکی قضا</p>  | <p>گودا کی اور وہ فرسوس ہوا مان<br/>         گوارہ فردوس آغوش ہے امان</p>  | <p>آئین وفا طرز وفا علم و ادب<br/>         جز علم امامت اسے واقف کیا</p>   |
| <p>۴۷<br/>         دیکھیں ہوا شے کے چھوٹے<br/>         ہاتھ لکھو یہ کیا ہے غنیمت<br/>         اور اس کی گویا ہے غنیمت<br/>         گویا میں وہی ہے یہ اب انکو غنیمت</p>             | <p>۴۸<br/>         سناٹا ہے کس کا جواب کہ وہ جلا<br/>         تجا س کی مان کیا خیر چلے گا<br/>         بڑا لانا سناٹا کی غنیمت<br/>         اب فضل صفا سے ملے ہو یہاں</p>              | <p>۴۹<br/>         ناکام ہوا چاہتا ہے<br/>         اس کی غنیمت میں<br/>         اس کی غنیمت میں<br/>         اس کی غنیمت میں</p>                                     |
| <p>بھائی نہیں ترند ہار یہ بھائی<br/>         بیٹو کی برابر ہیں یہاں یہ بھائی</p>  | <p>گواہ پر پھیلتا ہے تیغ و سپر سے<br/>         واقف نہیں پر خوب لڑائی کے ہر سے</p>   | <p>کوئی ہو پر گشتہ ہزار میں<br/>         بے گھر کیا شیر کو بوا کے دعا</p>  |
| <p>۵۰<br/>         کچھ چاہئے سزا کا<br/>         گوری میں چلے گا انکو<br/>         آغوش میں نہ لیا انکو<br/>         یہاں نہیں کہ اب بھائی</p>                                      | <p>۵۱<br/>         آداب و فاطر و دعا اسکو سکھانا<br/>         تلوار لگانے کا بھی انداز بتانا<br/>         یہ دیکھنا کہ سناٹے میں نہ ملنا<br/>         بجا ذات ساتھ جان از انکو جان</p> | <p>۵۲<br/>         کاکر و غنیمت میں نہ چلے گا<br/>         یہ وہی ہے غنیمت کی<br/>         ان روز و غنیمت چلے گا<br/>         وار سے تھا منہ تصور کو جان</p>         |
| <p>گوار میں سوسے نہ کہ یہ تھا انکو<br/>         شیر کے آغوش میں آوار تھا انکو</p>   | <p>جب یہ نشانی پر لگا کے نہ خطا ہو<br/>         ہو سکتے قدر انداز تو قدر اسکی سوا</p>  | <p>کو طینی تھی ایسی کہ جاتے تھے<br/>         اسبند کی مانند نظر آتے تھے</p>  |



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۵۵<br/>         جی تھی تین آہن صلو کی مثال<br/>         شہباز گھوڑوں نہ سکنا خط و بال<br/>         زمین میں ہر اک نہ یہ تھا صفت خال<br/>         بے رنگ شفق غفلت بیکر کا تھال</p>              | <p>۵۵<br/>         شہر کتنے تھے اس بھالی عمارت کیا ہو<br/>         رکھو نہ سپر سر پر خنجر خدا ہو<br/>         وہ غرض یہ کہ تھے عین کاروان کے کیا ہو<br/>         غلام نہ بھی اتوار ہی دن سے کیا ہو</p> | <p>۵۵<br/>         فرستاد زلزلہ میں تھے تہہ نشین<br/>         تھے زلزلہ اور جی جان کی تاب نہ<br/>         لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے<br/>         تھے تھیں میں ہر دن یہاں کر تھے لے لے لے</p>              |
| <p>۵۵<br/>         اس مسلسل کی حدت اگر آج سے یہاں<br/>         اغلب ہو کہ چھالے بڑھیں نامے کی بک</p>  | <p>۵۵<br/>         گنہ من غلام آپکا کہلاتا ہوں آقا<br/>         جو کام ہو میرا وہ بجالاتا ہوں آقا</p>  | <p>۵۵<br/>         مان ہاتھوں کو بھیلاتی تھی جیسا تھے اگر<br/>         آقا سے پست جاتے تھے یہ تھو کو بیکر</p>  |
| <p>۵۵<br/>         بوندوں نے جانی تھیں جھڑپ جھڑپ<br/>         وہ دلبر نہ ہوا تھا اور اس ہو کی اندھا<br/>         مصوم جی دہلی تھی اپنے میں سراپا<br/>         سدا بوندوں کو دین میں تھے ہر جا</p> | <p>۵۵<br/>         اقلیت میں ان شہر غلاموں کی تھی<br/>         دسویں کو جان ہوئی سب کو کی تھی<br/>         تھی نا بوندوں میں دیا کی تھی<br/>         اول کی بیاں میں تھے دوسری</p>                     | <p>۵۵<br/>         عباس کی کن تھی انا تھی بای<br/>         لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے<br/>         غفلت اختیار ہوئی تھی وہ جا رہا<br/>         تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>                     |
| <p>۵۵<br/>         کرمی سے عجب آل پیر کو قلعہ تھا<br/>         اک ایک کو بردا و سلاما کا سبق تھا</p>  | <p>۵۵<br/>         شدت تھی جانوں پہ بھی ہوئی تھی غش کی<br/>         تھی چار طرف خیمے میں آوار غش کی</p>  | <p>۵۵<br/>         شہر کتنے تھے الفت و اشارت میں یہاں<br/>         پیار ہو نہیں انکو مجھ پیارے میں یہاں</p>  |
| <p>۵۵<br/>         حافظ حیات یہ عباس کا احوال<br/>         تھی بوندوں حضرت میں بہت غلط احوال<br/>         گھبراہٹ تھی تھی شاہ کو ہوا<br/>         باندہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>           | <p>۵۵<br/>         مطلع<br/>         جس روز عمارتیں تھیں کھینچے<br/>         جس وقت کہانیں تھیں غریب آہن پر<br/>         کھینچے تھے زمانے کے سب بیکر<br/>         کھینچے تھے سارے عمارتیں بیکر</p>     | <p>۵۵<br/>         عید سے سنا تھا تھیں کی جو سب حال<br/>         یعنی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں<br/>         تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں<br/>         تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p> |
| <p>۵۵<br/>         ہو کر بھی کہتی مرے آقا کو چسپانا<br/>         اس دھوپ پیار بگل نہ ہوا کو چسپانا</p>  | <p>۵۵<br/>         پر خاتمہ اس حمد کے کا عباس پہ ہو گا<br/>         صدقے مرے شہر کے وہ پاس پہ ہو گا</p>  | <p>۵۵<br/>         بسوقت کہ فرزند خوش اختر ہوا پیدا<br/>         زود سے کہا فدیہ اکبر ہوا پیدا</p>   |



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۵۱۹<br/>لیکن کی شہید کی ولادت<br/>اور شہید کی اس کی سرکاری مصیبت<br/>پیارے دل کو دہلی نبی کی حسرت<br/>پیارے دل میں جلا کیلئے کی وہ دولت</p> | <p>۵۲۰<br/>نماز اسی پنج و صیبت کی یاد<br/>میں دینے کی شہید کی ولادت<br/>راہی راتین کی آفت کی یاد<br/>راہی راتین کی شہید کی ولادت</p> | <p>۵۲۱<br/>اگر کی شہید کی اس کی مصیبت<br/>پیارے دل کو دہلی نبی کی حسرت<br/>پیارے دل میں جلا کیلئے کی وہ دولت</p>                     |
| <p>نیت تھی بخیر ان کی اثر پایا و مانے<br/>پیدا و یا مٹی ہی عنایت کی خانے</p>   | <p>سید ایونکو داغ لا داغ کے اوپر<br/>اکس لوٹ بڑی نا ابر کے باغ کے اوپر</p>   | <p>خیمے سے نکلتے ہی ترو میں پڑی ہیں<br/>اک گوشے میں دیو سے حیران کھڑی ہیں</p>  |
| <p>۵۲۲<br/>نماز اسی پنج و صیبت کی یاد<br/>میں دینے کی شہید کی ولادت<br/>راہی راتین کی آفت کی یاد<br/>راہی راتین کی شہید کی ولادت</p>           | <p>۵۲۳<br/>نماز اسی پنج و صیبت کی یاد<br/>میں دینے کی شہید کی ولادت<br/>راہی راتین کی آفت کی یاد<br/>راہی راتین کی شہید کی ولادت</p> | <p>۵۲۴<br/>نماز اسی پنج و صیبت کی یاد<br/>میں دینے کی شہید کی ولادت<br/>راہی راتین کی آفت کی یاد<br/>راہی راتین کی شہید کی ولادت</p> |
| <p>اگر کے تسلسل میں تو دیکر کے قلی باری<br/>تب آئی سائینہ کو تو دھڑکی بھی باری</p>   | <p>پہلو میں نظر کی تو نہ عباس کو دیکھا<br/>بیکس فقط بیکسی دیاس کو دیکھا</p>  | <p>کیا جانے کیا تازہ بلا آئی ہر پیاسی<br/>کچھ میری کمر لڑے ہوئی جاتی ہر پیاری</p>  |
| <p>۵۲۵<br/>نماز اسی پنج و صیبت کی یاد<br/>میں دینے کی شہید کی ولادت<br/>راہی راتین کی آفت کی یاد<br/>راہی راتین کی شہید کی ولادت</p>           | <p>۵۲۶<br/>نماز اسی پنج و صیبت کی یاد<br/>میں دینے کی شہید کی ولادت<br/>راہی راتین کی آفت کی یاد<br/>راہی راتین کی شہید کی ولادت</p> | <p>۵۲۷<br/>نماز اسی پنج و صیبت کی یاد<br/>میں دینے کی شہید کی ولادت<br/>راہی راتین کی آفت کی یاد<br/>راہی راتین کی شہید کی ولادت</p> |
| <p>ساتھ زکام لکھا، ہر دکھ میں خدانے<br/>نہ ہوا کی وہ ہاتھ یہ کٹوانے شہانے</p>  | <p>گر ہوش میں ہو تو دے پاس بلا لو<br/>غش ہو تو مجھے چور دوم اسکو سنبھالو</p>   | <p>آباد شہید و گن بیا بان کی زمین ہے<br/>افسوس ترائی میں کو کی لاش نہیں ہے</p>   |



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۱۴۴۴<br/>         ہر روز اپنے دل سے کہے کہ میں<br/>         خدا کا بندہ ہوں اور اس کے<br/>         حکم سے چلتا ہوں</p> | <p>۱۴۴۵<br/>         ہر روز اپنے دل سے کہے کہ میں<br/>         خدا کا بندہ ہوں اور اس کے<br/>         حکم سے چلتا ہوں</p> | <p>۱۴۴۶<br/>         ہر روز اپنے دل سے کہے کہ میں<br/>         خدا کا بندہ ہوں اور اس کے<br/>         حکم سے چلتا ہوں</p> |
| <p>سرت سے چپ رہت یہ غلام نگران ہے<br/>         جسکامین عہد ارتقا وہ فوج کہان ہے</p>                                       | <p>تھوڑے تھوڑے خلق کے سرتاج اوتھا<br/>         لاشے نہ اوتھا تھے سو وہ آج اوتھا</p>                                       | <p>انطباق کو دنیا سے ہرگز کوئی ہم کو<br/>         جلدگان کے بی بی پہ تصدیق کرو ہم کو</p>                                  |
| <p>۱۴۴۷<br/>         ہر روز اپنے دل سے کہے کہ میں<br/>         خدا کا بندہ ہوں اور اس کے<br/>         حکم سے چلتا ہوں</p> | <p>۱۴۴۸<br/>         ہر روز اپنے دل سے کہے کہ میں<br/>         خدا کا بندہ ہوں اور اس کے<br/>         حکم سے چلتا ہوں</p> | <p>۱۴۴۹<br/>         ہر روز اپنے دل سے کہے کہ میں<br/>         خدا کا بندہ ہوں اور اس کے<br/>         حکم سے چلتا ہوں</p> |
| <p>سب لشکر پیہر اور او دوسرے<br/>         اسے یہ دینے فوج تہری فوج کہہ رہے</p>  | <p>دنیا سے نجات اب ہمیں یا شاہ ام دو<br/>         عباس کو فروں دوا کر کو غلام دو</p>                                      | <p>دل اسکا نہ مانگا تو وہ جبر کرینگے<br/>         خاطر سے سیکھنے کے مجھے سہر کرینگے</p>                                   |
| <p>۱۴۵۰<br/>         ہر روز اپنے دل سے کہے کہ میں<br/>         خدا کا بندہ ہوں اور اس کے<br/>         حکم سے چلتا ہوں</p> | <p>۱۴۵۱<br/>         ہر روز اپنے دل سے کہے کہ میں<br/>         خدا کا بندہ ہوں اور اس کے<br/>         حکم سے چلتا ہوں</p> | <p>۱۴۵۲<br/>         ہر روز اپنے دل سے کہے کہ میں<br/>         خدا کا بندہ ہوں اور اس کے<br/>         حکم سے چلتا ہوں</p> |
| <p>بولور و حق میں کے قربان کرو گے<br/>         اسکا کہے لیے چاک گریبان کرو گے</p>   | <p>لاشے پہ ترے لاڈلے جب ہیں کرینگے<br/>         بابا کو مری قبر میں بدین کرینگے</p>                                       | <p>رو کر کہا کوئی ہو گیا ہو گا ہوا سے<br/>         بے پانی ہی دنیا میں کہیں جتنے ہیں پتا</p>                              |



۱۰۰  
 ایک ایک بار سے اور تیرے کو اٹھایا  
 ایک ایک سے کہا کان میں لو پانی میں لایا  
 پرستے ہی دم پائے کا سینے میں جایا  
 پہلے خستہ پانی کے لیے پتھر پتھر پٹھایا

۱۰۱  
 غازی آئے بنے شکل کی مادی  
 اور شک کیلئے نہ ملے ملے کو لادی  
 داخل ہو اوان آئے میں کو نین کی مادی  
 غیب سے گردن قدم پر پہنچا دی

۱۰۲  
 غازی جو پتھر درخیم کا اٹھایا  
 اصل میں دھواں اور ایک اہل آیا  
 سوار کر کے پکارتا دروازے پر لایا  
 دروازے پر نقیان اور بے چارے

۱۰۳  
 دکھلا کے زبان سوکھی کہا ہونٹوں پر  
 عباس چچا پانی کہاں پانی کہاں ہے

۱۰۴  
 نہ بولے میں سمجھا مجھے تم چور کو بھائی  
 اس جھکے سے ثابت ہوا کہ توڑ کے بھائی

۱۰۵  
 آپ آئیں عورت نہ کوئی سانس  
 اقبال سے کہہ دے کہ غمان تھامے آ

۱۰۶  
 ایک ایک گھر کے اندر سے ملو  
 بیانی آئیں لیا ڈیرے سے پتھر  
 عباس کے پاس سے پتھر پتھر پتھر

۱۰۷  
 کو جاؤ سدا و تھیں کو تھیں  
 غیب سے آئے تھیں وہ تھیں  
 غیب سے آئے تھیں وہ تھیں

۱۰۸  
 اسوار پر وقت مل صاحب دل  
 موجود ہوا لی وہالی ہو گیا کل  
 غیب سے آئے تھیں وہ تھیں

۱۰۹  
 وقت مری منظور نہیں شاہِ انم کو  
 تم بولو سیکھتے ہو فلا کرتے ہو ہمسو

۱۱۰  
 جبکہ پس گلے سے چڑا کر کے لیں گے  
 دو شہر پر پروردہ چور کے لیں گے

۱۱۱  
 گرمی غیب سے ملے غازی کی چلن  
 جل بھٹکے بدن ہو کر پتھر ہو کر

۱۱۲  
 ایک ایک گھر کے اندر سے ملو  
 بیانی آئیں لیا ڈیرے سے پتھر  
 عباس کے پاس سے پتھر پتھر پتھر

۱۱۳  
 ایک ایک گھر کے اندر سے ملو  
 بیانی آئیں لیا ڈیرے سے پتھر  
 عباس کے پاس سے پتھر پتھر پتھر

۱۱۴  
 تیرا چہرہ ان میں آتا ہے  
 دلنشین ہے ان میں آتا ہے

۱۱۵  
 راضی ہوں یلو سانس آتے ہیں کہہ دو  
 روح شہرہ الی تم کہا کہ میں کہہ دو

۱۱۶  
 جس کو ایسا ادب شاہِ انم ہو  
 کیوں پشت حسین اس کی شہادت نہ ہو

۱۱۷  
 قیسمت یہ تو ہے ہاتھ ولی الہی  
 ہر مل حق پڑے ہے میں نادان



|  |  |   |
|--|--|---|
| <p>۵۹<br/>         سب کو چھوڑ دیا کی زنتار<br/>         ہر شے بھلائی لاکھ شہید کر دار<br/>         سب کو چھوڑ گئے کون ہوا رن کو<br/>         غل غلا کہ ملکہ رملہ دار سلہار</p> | <p>۵۹<br/>         ملکہ ہون جس شیریں بیا بیا<br/>         آس آون مر اسو کظم سے مرکا<br/>         خافان من آج گدا ہے کمر کا<br/>         مشون جگہ لئے ہیں لاکھ بندہ کرا</p> | <p>۵۹<br/>         خوشیہ فلک میں چین تیرے کمر<br/>         ہوا زور سے کوسوں کا کمر سے کمر<br/>         عارف کس قدر تیرا دوست ہے اکی<br/>         از کج کج ہو راسکھلے ہو نہ انور</p> |
| <p>۵۹<br/>         زور سے زور سے حسین آتا رہن<br/>         ہر دہ شہ بد رہن آتا رہن</p>   | <p>۵۹<br/>         رشتہ پہ بہت پایہ خیر ہے میرا<br/>         ہمنام و بیرنگ ہے میرا</p>   | <p>۵۹<br/>         رخ بد رہن بد رہن کے عیش<br/>         یہ بد رہن ہے کہ عین اسکے عیش</p>  |
| <p>۵۹<br/>         عین لاد کی غلامی کا ہر شے<br/>         اور لاسکے ہیں چکے مضامین چو<br/>         بیچنے سے ہر شے کو ہر شے کو<br/>         نہ پاد ملکہ کرین بیکوڑا ہوش</p>     | <p>۵۹<br/>         تعین کو صحت کا آواز کدھار<br/>         کو کدھار کو نہ عین تکی کا پیر<br/>         کہتی ہر شے عین ہر شے عین<br/>         دیا ہے عین کو ہر شے عین</p>     | <p>۵۹<br/>         کس کس عین چاند خضبتی ہے<br/>         از عین کس عین کس عین<br/>         چاند کا تو یہ چاند تو عین<br/>         عین سے حساب عین عین</p>                            |
| <p>۵۹<br/>         عین کے قالیب میں روانہ کدھار<br/>         عین عین کدھار کدھار</p>   | <p>۵۹<br/>         جوت کرنا کدھار کدھار<br/>         ہر آبرو ایسی کدھار کدھار</p>  | <p>۵۹<br/>         گو مد حساب یہ نو بھی تسلی ہے<br/>         میزان دو جو ابرو تو بر سو کی کمی ہے</p>  |
| <p>۵۹<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین</p>                                  | <p>۵۹<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین</p>                              | <p>۵۹<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین</p>                                       |
| <p>۵۹<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین</p>  | <p>۵۹<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین</p>  | <p>۵۹<br/>         عین عین عین عین عین<br/>         عین عین عین عین عین</p>   |

سزا کو شیر کر ہے اسے قلم



|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>۵۵۹</p> <p>نورانی حلقہ کی یہ صفت<br/>ہر حال میں آواز جو چاہے<br/>ہر گونہ جود کے عیان نون کیوں<br/>بندی منوالف لفظ اوست</p> | <p>۵۶۰</p> <p>نہیں چہ چاروں کو یکساں<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ<br/>زیادہ میں چہ چاروں کی یکساں</p> | <p>۵۶۱</p> <p>ادکان نوین صد راحہ<br/>ہو چہ ہر ایک کو شہ<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ</p> |
| <p>۵۶۲</p> <p>نورانی حلقہ کی یہ صفت<br/>ہر حال میں آواز جو چاہے<br/>ہر گونہ جود کے عیان نون کیوں<br/>بندی منوالف لفظ اوست</p> | <p>۵۶۳</p> <p>نہیں چہ چاروں کو یکساں<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ<br/>زیادہ میں چہ چاروں کی یکساں</p> | <p>۵۶۴</p> <p>ادکان نوین صد راحہ<br/>ہو چہ ہر ایک کو شہ<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ</p> |
| <p>۵۶۵</p> <p>نورانی حلقہ کی یہ صفت<br/>ہر حال میں آواز جو چاہے<br/>ہر گونہ جود کے عیان نون کیوں<br/>بندی منوالف لفظ اوست</p> | <p>۵۶۶</p> <p>نہیں چہ چاروں کو یکساں<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ<br/>زیادہ میں چہ چاروں کی یکساں</p> | <p>۵۶۷</p> <p>ادکان نوین صد راحہ<br/>ہو چہ ہر ایک کو شہ<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ</p> |
| <p>۵۶۸</p> <p>نورانی حلقہ کی یہ صفت<br/>ہر حال میں آواز جو چاہے<br/>ہر گونہ جود کے عیان نون کیوں<br/>بندی منوالف لفظ اوست</p> | <p>۵۶۹</p> <p>نہیں چہ چاروں کو یکساں<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ<br/>زیادہ میں چہ چاروں کی یکساں</p> | <p>۵۷۰</p> <p>ادکان نوین صد راحہ<br/>ہو چہ ہر ایک کو شہ<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ</p> |
| <p>۵۷۱</p> <p>نورانی حلقہ کی یہ صفت<br/>ہر حال میں آواز جو چاہے<br/>ہر گونہ جود کے عیان نون کیوں<br/>بندی منوالف لفظ اوست</p> | <p>۵۷۲</p> <p>نہیں چہ چاروں کو یکساں<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ<br/>زیادہ میں چہ چاروں کی یکساں</p> | <p>۵۷۳</p> <p>ادکان نوین صد راحہ<br/>ہو چہ ہر ایک کو شہ<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ</p> |
| <p>۵۷۴</p> <p>نورانی حلقہ کی یہ صفت<br/>ہر حال میں آواز جو چاہے<br/>ہر گونہ جود کے عیان نون کیوں<br/>بندی منوالف لفظ اوست</p> | <p>۵۷۵</p> <p>نہیں چہ چاروں کو یکساں<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ<br/>زیادہ میں چہ چاروں کی یکساں</p> | <p>۵۷۶</p> <p>ادکان نوین صد راحہ<br/>ہو چہ ہر ایک کو شہ<br/>نہیں چہ چاروں کی ہے دست<br/>بہ ہر پاس میں ہر گونہ</p> |



[illegible]



۱۱۱۱  
 طوبی لکھ اسے بھلیان شیر والا  
 عوایستہ تدبیر آپ کا مقصود نکال  
 روشن ہے کہ ہے سائے اشد قالا  
 قوری جو کہ باغ میں نکلے شہر والا

۱۱۱۲  
 بھولا پر گھر شریکا باکل غنیمت  
 باجوئے کھینچا جو یہ اسرار کا  
 گری آئے نیکیا جو یہ غنیمت  
 غنیمت ہی دین جیسے کہ غنیمت

۱۱۱۳  
 عمو کے کو چوچھو توشتہ من کی غلامی  
 دریا بند این جو اس سنگ نای  
 کرنا نام و نشان اب اس کے کوئی و نای  
 سنگ نای ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی

۱۱۱۴  
 ہر سرور کی رنگت صفتِ ناختہ اور جا  
 سنگا کی طرف سرور بھی بیاختہ اور جا

۱۱۱۵  
 اشد سے ضیا آنکہ جھپکتی ہے قمر کی  
 بوندین نہ کہو صاف یہ پاکہر ہے گھر کی

۱۱۱۶  
 اس دم، طماری و ستانی کی خدمت  
 اک پیاسے کی خدمت، اور کان بھائی کی

۱۱۱۷  
 جانبین طماری شریک و تیرا  
 دیا ہو ہو شو علی کا کسیر آریا  
 اعدا کو جاس شان سے غازی غازی  
 شریک و تیرا کاتھ کو جب آریا

۱۱۱۸  
 الفصاحت شاہ سوار اور تیرا  
 مردانہ و شہانہ جیسے کہ کفار  
 اعدائے کہنا نام و نسب بھیجے زخمی  
 جو دیا قوم سے کیا نام جو افسوس و گمراہ

۱۱۱۹  
 چمیل فنا بین جو بھر اور تیرا  
 انسان کی کیا جانے جو کان بھائی  
 پہلی ہو بہن شریک اگر آنکہ ملائے  
 عین بن اکٹ نو اگر کسیر آریا

۱۱۲۰  
 زبردست سب قاتل اعدا ہو عالی  
 روحوں کا بدن شریک و تیرا کھلی

۱۱۲۱  
 فرمانے کے نام و نسب سب عیان  
 گھر ہی دل نہ پھرا تو وطن باغ جنان

۱۱۲۲  
 یا شیر خدا کہہ کے جو دریا یہ جھپکتے  
 گھر کا یگا پانی بھی مگر ہم نہ رکن گے

۱۱۲۳  
 جاسوس و بلند کے کاتھ و تیرا  
 کو تیرا کاتھ کاتھ و تیرا  
 کاتھ و تیرا کاتھ و تیرا  
 کاتھ و تیرا کاتھ و تیرا

۱۱۲۴  
 عباس نام کاتھ و تیرا  
 ملو ادا علم ان کاتھ و تیرا  
 عمو جی کاتھ و تیرا  
 مان نا کاتھ و تیرا

۱۱۲۵  
 کفار کا کاتھ و تیرا  
 کاتھ و تیرا کاتھ و تیرا  
 کاتھ و تیرا کاتھ و تیرا  
 کاتھ و تیرا کاتھ و تیرا

۱۱۲۶  
 لک کے بانے کو کھلا  
 بد منے کا یہ سرور کی نمد

۱۱۲۷  
 بابا کو جو بافت کر دھن کا ولی ہے  
 آقا کو جو بوجھ تو حسین ابن علی ہے

۱۱۲۸  
 کیا آپ ہی دنیا میں زبردست ہیں  
 کیا فاتح خیر سے مین لوگ رو سے ہیں



۱۱۵  
 رستہ سے ازل سے ازل سے توں کو گلاب  
 توں سے ازل سے ازل سے توں کو گلاب  
 اور زمین میں اس وقت کے در ان گلاب

۱۱۶  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ

۱۱۷  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ

یاد اس اندھی نے کیا تھا جو زمین کو  
 حواس سے ہو پھرتے تھے زمین اس قدر

تہا صف اعدا ہی نہ ہوئی ہوئی تھی  
 خود یاد کو یاد اپنی فراموش ہوئی تھی

سرکلے گرے پائون اٹھانے لگے مردم  
 آنکھ ایک طرف جان چرانے لگے مردم

۱۱۸  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ

۱۱۹  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ

۱۲۰  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ

لیا میان کا تھا و بد بہ تشر سے پیدا  
 تھا بشر کا نعرہ دہن پھر سے پیدا

خانہ بین توں چرخ سے سرعت نظر آئے  
 آئے بین یہ عاشق کی چیت نظر آئے

ظاہر تھے کبھی اور کبھی آنکھوں نہایت  
 قدرت تھی خدا کی کبھی جان تھی کبھی

۱۲۱  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ

۱۲۲  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ

۱۲۳  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ  
 چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ

وہ بیان تشر سے ازل سے ازل  
 کو زاپچ سے تھی ازل سے ازل

چرخ بین گھڑی بن تھی رفتا کے آگے  
 ساعت بھی نہ تھی کوئی تلواری کے آگے

یہ وصف اسی تیغ غضبناک میں دیکھا  
 کہ غرق زمین میں بھی افلاک میں دیکھا







۱۴۱۱  
 اب دم خنجر آسم برسانی  
 اک رخ زمین ره گیتی سب بویا  
 غوغای دریا سے خفا سے تھے جو بانی  
 لہو آبرو بانی وہ دھوکہ دہو خانی

۱۴۱۲  
 دیانے گنگا کو گنگا سے تو کہ  
 لوسک لوریا کہیں جو نہ ہو کہ  
 وہ بولے کہ رو کا ہوتے نہیں کہ  
 نادیدہ بنایا ہے ایک نہ دو کہ

۱۴۱۳  
 جو تھے رخ کر کے دکھا دینے  
 مرگ جی صدمہ کو جلا دینے  
 کاویب جو تھے تو نہ دینے  
 آہات پہ پھر بار بار دینے

۱۴۱۴  
 دیانے وہ بگاڑے جا ہیں تو کہ ہر جا  
 بل تین نے باز صافا کر سر آہر جا

۱۴۱۵  
 یون گھوڑیو چکایا کہ سب شمن ہر  
 عبا سنان دیر دیر پہ کھڑے تھے

۱۴۱۶  
 کس طرح ظلم رتبہ سادات میں آتا  
 سر جاہی پھر فرقی میں بات میں آتا

۱۴۱۷  
 کشتے شکار زہر خنجر  
 جلیں چھلکے طلسات ہر  
 جھین آڑ سب کہاں آگے کر  
 آج جو بڑی تیر خاں آگے دیکھو

۱۴۱۸  
 دیانے غور آہینے گیار  
 ناری ہو دریا کنار سے  
 اکھاٹک ظن کو تباہ کیا  
 پنج آب فضا میں ہوا کہ تھارے

۱۴۱۹  
 وہ درخشاں کھلے دیانے  
 نذرانے آبرو کا ہے کہ  
 خدمت پر کہ بانہ کے آگے بنو آیا  
 کب جاوے اور نور کا بول غل آیا

۱۴۲۰  
 بجا گین کہ لوہا بات کو بن نہیں آتی  
 یون مرگ منہ بات بھی خوش نہیں آتی

۱۴۲۱  
 دعوی تھا نہیں یہ کہ نہیں وہ ہیں  
 ہم بات پہ آتے ہیں تو یون لہو ہیں

۱۴۲۲  
 اس خش کو اس میں ہکا ہو دیکھا  
 ہر کوئی میں دریا کو سماتے ہو دیکھا

۱۴۲۳  
 کہ جو لہو اس تیر کا بادل لکھ گیا  
 ٹھنڈی چکائی کے شعلے سب گیا  
 جس کے چلے بل چل کب دریا  
 سیاہی ہے آہنہ کچھ پیدل گیا

۱۴۲۴  
 غم دکنے بلکہ کہ دریا بہ جا  
 اپنی یہ موت کریم شوقی ہو  
 غوغائی ہو گھوڑی کوئی آہ بلوا  
 جو غنہ کا تھا وہ کیا خوف کھاو

۱۴۲۵  
 الفکہ کیا پانی سے شکر کیوں نہ گیا  
 کاڈھے ہو اور کیا کھنڈر گیا  
 راجی ہو کھنڈی کی طرح نہ گیا  
 بان فوج کے لئے کھنڈر گیا

۱۴۲۶  
 خون بخش فوج چڑا تا تھا بدن سے  
 دریا پہ نہانے کو یہ تیغ آتی بھی رنے

۱۴۲۷  
 سمجھو تو کہ اس نہر کو کیا لیکے کر نیلے  
 بابائے خردی کہ پیاسے ہی مر نیلے

۱۴۲۸  
 وہ شیرت غصے میں چلے آتے ہیں عبا  
 لودوب رو پانی لیے جاتے ہیں مباس



و صلا  
 کجایان که در دشت کیستی و جلا  
 کجایان که در دشت کیستی و جلا  
 کجایان که در دشت کیستی و جلا

و صلا  
 آتش بین تازی سے اٹھا شرفدار  
 آتش بین تازی سے اٹھا شرفدار  
 آتش بین تازی سے اٹھا شرفدار

و صلا  
 چلا سر و سر چلا سر و سر  
 چلا سر و سر چلا سر و سر  
 چلا سر و سر چلا سر و سر

بہشتی بڑی بڑی بڑی بڑی  
 بہشتی بڑی بڑی بڑی بڑی  
 بہشتی بڑی بڑی بڑی بڑی

بے آنکھ ہون زینت گوارا  
 بے آنکھ ہون زینت گوارا  
 بے آنکھ ہون زینت گوارا

ماتم کو کو کو کو کو کو کو کو  
 ماتم کو کو کو کو کو کو کو کو  
 ماتم کو کو کو کو کو کو کو کو

و صلا  
 کجایان کجایان کجایان کجایان  
 کجایان کجایان کجایان کجایان  
 کجایان کجایان کجایان کجایان

و صلا  
 چلائی کجایان کجایان کجایان  
 چلائی کجایان کجایان کجایان  
 چلائی کجایان کجایان کجایان

و صلا  
 چلائی کجایان کجایان کجایان  
 چلائی کجایان کجایان کجایان  
 چلائی کجایان کجایان کجایان

نماز جو سیکھ لیں افسانہ  
 نماز جو سیکھ لیں افسانہ  
 نماز جو سیکھ لیں افسانہ

پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر  
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر  
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر

شکل سے عیان آتی ہی آواز ہوا  
 شکل سے عیان آتی ہی آواز ہوا  
 شکل سے عیان آتی ہی آواز ہوا

و صلا  
 کجایان کجایان کجایان کجایان  
 کجایان کجایان کجایان کجایان  
 کجایان کجایان کجایان کجایان

و صلا  
 کجایان کجایان کجایان کجایان  
 کجایان کجایان کجایان کجایان  
 کجایان کجایان کجایان کجایان

و صلا  
 کجایان کجایان کجایان کجایان  
 کجایان کجایان کجایان کجایان  
 کجایان کجایان کجایان کجایان

رو بہت کفاحی برا بھلا کر لگا  
 رو بہت کفاحی برا بھلا کر لگا  
 رو بہت کفاحی برا بھلا کر لگا

اشد نے سب کچھ چھین مقدور دیا  
 اشد نے سب کچھ چھین مقدور دیا  
 اشد نے سب کچھ چھین مقدور دیا

شہزادی بظاہر دینے کو نہ لگا  
 شہزادی بظاہر دینے کو نہ لگا  
 شہزادی بظاہر دینے کو نہ لگا



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۱۲۱۱<br/>         لاشے پر جو بوجھ پڑا تو سر سے جدا<br/>         ہو کر اور کسی اور لاش پر لٹا</p>               | <p>۱۲۱۲<br/>         مان لانا ملا مان حسین ابن علی کو<br/>         بڑا شرم تو آخری وارن ہی پہنچ</p>        | <p>۱۲۱۳<br/>         کیا دل کیلکے پیر و جوان لاش اور لاش<br/>         بڑا شرم سے کہہ کر ہاتھ نہ لگائے</p>    |
| <p>۱۲۱۴<br/>         آسمان سے اتر کر انکو نکھولا نہیں جاتا<br/>         یا دروغ سے کہتے ہیں جو پولا نہیں جاتا</p> | <p>۱۲۱۵<br/>         ہا مان غم بکھو اور رھانا ہوا آدن<br/>         پانی تیرے پیشو نکھولا ہوا آدن</p>       | <p>۱۲۱۶<br/>         تم تو لو گے یاں ہر پہ میں تڑپا گائیں<br/>         شہنا سا سکیٹ کا کلا ہو گا رسن میں</p> |
| <p>۱۲۱۷<br/>         کیا لاش کو زندہ کھا اور سدو کار<br/>         انہیں کسی نام پر جو بے زلفکار</p>               | <p>۱۲۱۸<br/>         اور ایک ہی صورت میں جا رہو<br/>         تو لاش کیلکے تو رائی میں چھانا</p>            | <p>۱۲۱۹<br/>         کی عرض حضور آج رخصت ہو جا رہی<br/>         آج کو لکھنا لکھنا کہ قدم پر کھنڈی</p>        |
| <p>۱۲۲۰<br/>         ملین اور تارو قد بوس بن ہو گون<br/>         در کے غلام اپنا کار دو تو میں ہو گون</p>         | <p>۱۲۲۱<br/>         تلقین میں کیو مجھے نیا سے سیکھ<br/>         اور قبر پہ لکھو مجھ کو مقاسے سیکھ</p>     | <p>۱۲۲۲<br/>         عباس کا خوش بختہ شہید ارکمان ہے<br/>         بالین پہ گواہی کو امام دو جہان ہے</p>      |
| <p>۱۲۲۳<br/>         کہتے کہ چھوٹی غلامی کی بھائی<br/>         چین کو ایک سے نہیں اور غلامی</p>                   | <p>۱۲۲۴<br/>         تباہی ہو گئی فدا ہو آقا<br/>         اور سارے کو مرنے کو آخری بجا</p>                 | <p>۱۲۲۵<br/>         انظر عورت جو محمد بن حبیب<br/>         تان کی بے اس کے پیر شافع خیر</p>                 |
| <p>۱۲۲۶<br/>         تہ جگر شاہ مدینہ رہے پیاسے<br/>         عابین بنا اور سیکھ رہے پیاسے</p>                     | <p>۱۲۲۷<br/>         باس ایک پہ روح ہر عباس علی کی<br/>         غم ہو گا مجھے غم کا خوشی ہو گی خوشی کی</p> | <p>۱۲۲۸<br/>         تو ہونگے وہی آپ کے والد سے منا ہے<br/>         بیہوش کیے غلام آپ کا ارن سب پر قاسم</p>  |



اسی  
کہ جس نے کہ ایک اور جگہ اڑھائی  
آغوش میں اپنی طرف قبضہ کیا  
شاخوں سے جو ہر طرف سے ملے  
نہیں کیا جسے کہ سبب اس کا تیار

Handwritten text in Persian script, likely a title or chapter heading, written diagonally across the page. The text is written in a cursive style and includes the word "بسم" (Bismillah) at the top right.

[illegible]

وعدہ ہو گئے کہ وہ باکس میں اپنے ہاتھ سے لکھ کر رکھیں گے۔  
تشریف دے گا کہ میں نے یہ بات تم کو کہی ہے۔

کیا تو میرے پاس پہنچا ہے اور  
اور اسکی غذا کا بھی حق ہے اور

وہ جسے یہ کیا کہتی ہیں تیلانی مجھ کا  
قابل مرہو کا کام ہو تو مانے مجھ کا

مجلس  
کتابخانه عمومی و موزه ملی ایران  
تاسیس شده در سال ۱۳۰۲ هجری قمری  
به منظور حفظ و نگهداری کتب نفایس  
و آثار تاریخی و علمی

دعا  
وہ بولتا وہاں جو دہائی دہائی  
بالخص صنف ان عباس جیانی  
بہت سے لئے نون بیان ایک جانی  
نیکر کہ صمد الکاظمی جیانی

سلام  
 زبیر خلیفہ کما تسمیٰ فیہا بنی ہاشم و شام و  
 زید سلیمان بنی جبرائیل بنی جبرائیل و  
 یحییٰ بنی یحییٰ بنی یحییٰ بنی یحییٰ و  
 یونس بنی یونس بنی یونس بنی یونس و

میں نے ایک دفعہ اس کے عبا پہ  
ایک سو لارہیں اور اس کے عبا پہ

فائنس سرسبھی کا ہوا کہ میں لوگوں کی  
پسند و محبت دنیا میں پراپت کئے دوں گا

کامرے قزوین بال پر صدرہ پر  
کوتے میں سبک گھر میں قزوین کو

تذکرہ  
فاضلہ سے لکھ کر پھر شاہ شمس الدین  
پیر بیگم صاحبہ نے جو علیا و علیان  
جو دربار میں آئے تھے ان کے بارے میں  
عاشق پر آبشار کا نام دیا ہے

۶۷  
 پیدائش کے نام کے لئے جو کہ وہاں سے  
 اوتار دیا گیا ہے کہ وہاں سے  
 نہ ہو کہ وہاں سے نہ ہو کہ وہاں سے  
 نہ ہو کہ وہاں سے نہ ہو کہ وہاں سے

فصل  
پہلی مجلس  
نہ مارا بلکہ سنائی نوید ہوئی  
سب زمین کمال سے مرقہ ہو چکی  
نہی کی کو چھل آئے کر پور

منہ ویکہ کے پھر کچے سفر کر گئے بھالہ  
تسلیم بھی بابا کو نہ کی مر گئے بھالہ

چلانی کہ یہ صدر اٹھایا تین جباتا  
رنگ سالہ تو بہا و بیچ کو پتہ آیا تین جباتا

والی کے لئے خاک اڑانا ہے بخفہ  
گھول گیا اب میرا ٹھکانا ہے بخفہ



۴۱  
 دل کو مارا تو غمیش اکبر کیوں  
 اک شب کی دودھن نہ تھی سب سے  
 زندہ نہ پایا وہی نہ تھے بعد اس  
 رو سے اب اسے شیفہ کو کیا مہم تھی

۴۲  
 اکبر کی آنکھیں سے جان جی ہو  
 جو کہتے تھے وہی نہ تھے  
 مہم سے نہ تھے نہ تھے نہ تھے  
 نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے

۴۳  
 بے غمیش کیوں نہ تھے  
 غمیش نہ تھے نہ تھے نہ تھے  
 نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے  
 نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے

۴۴  
 چن بھی ترے لگی عباس کے غم سے  
 جسے کی زمین لگتی فریاد مزم سے

۴۵  
 اس وقت غیب طرکی سوزش ہے جگر میں  
 پھر درد اوٹھا سبھ پیمیر کی کمر میں

۴۶  
 دل پر غم اکبر سے ہمارا تو غلق میں ہے  
 غم اکبر مبارک ہر گنگا کو حق میں

۴۷  
 غمیش کی آنکھیں سے جان جی ہو  
 غمیش نہ تھے نہ تھے نہ تھے  
 نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے  
 نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے

۴۸  
 غمیش کی آنکھیں سے جان جی ہو  
 غمیش نہ تھے نہ تھے نہ تھے  
 نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے  
 نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے

۴۹  
 غمیش کی آنکھیں سے جان جی ہو  
 غمیش نہ تھے نہ تھے نہ تھے  
 نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے  
 نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے

۵۰  
 اس صدر سے یار ازنا ضبط کا ہے کو  
 غمیش کی آنکھیں سے جان جی ہو

۵۱  
 غمیش کی آنکھیں سے جان جی ہو  
 غمیش نہ تھے نہ تھے نہ تھے

۵۲  
 غمیش کی آنکھیں سے جان جی ہو  
 غمیش نہ تھے نہ تھے نہ تھے

۵۳  
 غمیش کی آنکھیں سے جان جی ہو  
 غمیش نہ تھے نہ تھے نہ تھے

۵۴  
 غمیش کی آنکھیں سے جان جی ہو  
 غمیش نہ تھے نہ تھے نہ تھے

۵۵  
 غمیش کی آنکھیں سے جان جی ہو  
 غمیش نہ تھے نہ تھے نہ تھے

۵۶  
 کیا راہی میدان و غا ہو گئے اکبر  
 اکیلاں جدا ہو گئے جدا ہو گئے اکبر

۵۷  
 باور ہوئی اب کیسی ہو یاں ہمارے  
 تنہائی میں دل بھی ہوا پاں ہمارے

۵۸  
 انصاف کی جا کہ ہلا چین کے کیا ہو  
 فرزند جوان جس کا کہ مرے کو گیا ہو



۱۰  
 سید کو علی آتی جوان یاد دل منظر  
 کیا دیکھا کہ سر کمر نقان اور علی سے

۱۱  
 ایک رمانہ ہوئی غصہ سے گھر کا  
 اکبر نے رکھا زانو پیر پیر سے

۱۲  
 کیا یاد نہیں ہے جو یہی شاہ نے گفتار  
 دی بالفیہ بیجا نے صلا اسٹار

۱۳  
 سب الموم دیو زری پہ حیران کھڑے ہیں  
 اور سدا بیتی خاک پہ بیوش پڑے ہیں

۱۴  
 تھے اہل غم شغل میں نریاد و کا کے  
 خزانے تھے میدان میں لاشے شہد کے

۱۵  
 بیٹی کو جو غم سے فلق آپہ کیے  
 غم آں یا ہر جنت میں بٹول عربی کیے

۱۶  
 صدمہ ہوا ستم و غم کی آستین  
 غم کو دھاندل ہوا ستم سے آستین

۱۷  
 منہ کو کو ذرا نہیں جو آگ  
 ایک لمحہ سے سرکھ علی اکبر کو گلاب

۱۸  
 کیا کوئی کہہ سکا کہ جو دیکھا  
 کیا کوئی کہہ سکا کہ جو دیکھا

۱۹  
 دانش کی سوچ میں اسے والدہ ہم سے  
 صد سکر کہ میدان دور اہل ستم سے

۲۰  
 کیا خبر چنانچہ شہر بیوش ہو سہم  
 اس غم کے دیکھتے ہم غموش ہو سہم

۲۱  
 تحقیق ہم غم خواہش دیدار کو  
 ہاں لاش کو دل کھو کے ہم پیرا کو

۲۲  
 باور نہ تھا کہ اس کو اس قدر  
 میدان میں آگ لگا کر لگا کر

۲۳  
 اس وقت تک کہ اس کو اس قدر  
 کیا کوئی کہہ سکا کہ جو دیکھا

۲۴  
 اگرچہ کہ لاش کو تل آون میں جا کر  
 دل خفا کیے ہوئے شہر غم کو جا کر

۲۵  
 مزار ہی بہت خوب ہے مہر شاہ جوان کا  
 لاش تو نہ دیکھو گی میں فرزند ہونا کا

۲۶  
 ناز سیت برادر کا الم قلب سے گا  
 یہ درد کہ حشر تک سہیون ہی رہے گا

۲۷  
 ہو جو نال نہیں امت میں ستم  
 اماں محسن کو علی اکبر کی فہم







|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۵۲۵<br/>جانی کو اک شلک سے جان بچا<br/>پڑھیاں نہ پڑا کہ غم کی گریہیں<br/>انہوں کو دیکھ کر تو قابو ہوئے تھارا<br/>میں کی اس کو نہ بھین دیا گوارا</p> | <p>۵۲۶<br/>اک نہیں بیان غارتہ آل عبا<br/>شہید ہے اور سید کیس کا گھارا<br/>جینے کا جو مسافر تھیں آج بڑا ہے<br/>میرے کو اس کو دیکھ کر ہی ہوا</p>          | <p>۵۲۷<br/>نظر بغیر کو تیرے اکبر نے نہالی<br/>اور تے کہا جو نہ کی وعدہ نہالی<br/>ایمان و خیمہ سے ہو مادر کل آئی<br/>پہنچ کر گردن طوطی خیمہ بھرا</p>             |
| <p>۵۲۸<br/>منا لوگ یہ طر تو انہیں نہیں کرتے<br/>یوں قتل مسلمان کو مسلمان نہیں کرتے</p>  | <p>۵۲۹<br/>دیر یا بھی نہ اسے فرقہ جلاور ہے گا<br/>احسان تمھارا یہ ہمیں یاد رہے گا</p>   | <p>۵۳۰<br/>اگر نے سچ اپنا طرف خیرہ کیا ہے<br/>پیغام اہل نیزہ نے یہ بیان دلوں</p>  |
| <p>۵۲۹<br/>جیسا پڑا لاش عبا کی گائی ہے<br/>دیکھو کہ یہ کون سیدانی ہے<br/>خیر کو نہ اندوہ اور کو خوشی ہے<br/>میں لاشہ پر رسول عربی ہے</p>              | <p>۵۳۰<br/>ہرگز نہ پڑا ہو اسے اکبر کی تفرقہ<br/>اس طرح سے کہنے کا وہ شکر ہے پڑا<br/>اس شلک کے عجیب کی ہر چیز نہ پڑا<br/>پاک کی خوشی دیکھ کر ہر شہید</p> | <p>۵۳۱<br/>سید نہیں ایک نعل ہوا شلک سے نہ پڑا<br/>لاش علی اکبر سے ہوئے دور سے نہ پڑا<br/>انوت صدالی تھی یہ کان سے اندر<br/>شہا جوا کر شریف ہیں لکھا لایا ہے</p> |
| <p>۵۳۱<br/>اسے ظالمو بیان فاطمہ شہید بکا ہے<br/>کافو سے شوک کی یہ دیکھی حد ہے</p>   | <p>۵۳۲<br/>فرمانے ہو گیا ذکر شہ شہ گلو کا<br/>خیر بیان پیاسا ہر اک انکے لہو کا</p>  | <p>۵۳۳<br/>ہر عور یہاں مستند نوہ گری ہے<br/>سر کھولے ہو نہت رسل عربی ہے</p>   |
| <p>۵۳۲<br/>اوستہ بن جی کہ خیر و بد میں خیر<br/>نکیرہ جو عباس کا چالی ہے پڑا<br/>پانی سے بزن اور کو پڑا نہ دار<br/>بیجاؤں کے خیر جو پڑا کو گوارا</p>   | <p>۵۳۳<br/>اکبر شہزادہ اس سے آگشتہ بدندان<br/>بعلی میں غم سے بکا کی عنوان<br/>اس بابی سے بزار ہے لیا مل ناہان<br/>میرے سر کی شلکین وزن بھی ناہان</p>    | <p>۵۳۴<br/>اس صدف سے فان اعلیٰ کی غمش<br/>اور فاطمہ لاشہ اکبر کو جو لیا<br/>پڑے اسے بابا کا کہ ہے حال نہایا<br/>بہر ورنہ یہ فاطمہ نہ لیا کو</p>                 |
| <p>۵۳۴<br/>مانگو گے جو کچھ ہے سلاٹنگ وہ تلو<br/>پیا سہ جوین محسوم دعا تیکہ وہ تلو</p>   | <p>۵۳۵<br/>یہ مجھ میرا مفت میں برابر کیا واد<br/>جو توں بھی نہ تھے فراو لساو کیا واد</p>  | <p>۵۳۵<br/>یہ لاشیں ہر اکبر کی جھ نیزہ لگا<br/>اسے فاطمہ دہ قش میں پڑا بابا تر</p>  |







۱۰  
 جب جین خاک میں آکر کے چوٹی کا ملا  
 یابی یابی کہا کہ قطرہ نہ پانی کا ملا  
 راس سید انیول کو اچھڑاتی کا ملا  
 ن میں شہ کو تہ تیا بانو کر جا کے ملا

۵۶  
ایں باب میں کہ غلبہ میں ہر  
نور پر کسی کا اثر اس قدر  
ہے کہ یہ صفت بھی اواز کے  
بے یقین کہ یہ یہ علم

۷۷  
 بان شاعر کا ڈیوڑھی پہنے ہوئے چلائی اور الٹے پڑے  
 غنیمت میں اور کچھ کہنے لگی اور الٹے پڑے  
 سنا کہ تم بھی کہ صدا آتی اور الٹے پڑے  
 اتنے ہی فاطمہ فرماتی ہے الٹے پڑے

رو کے کہتی تھی ز طاقہ بہر نہ بینائی ہر  
بیٹا مارا گیا اور ہمیدہ یہ تنہائی ہے

کیسی مجبوری سے رستی کی طرف نکلتا ہوں  
اُدھ کے گر ٹرتا ہوں اگر گر نہ دیکھ سکتا ہوں

مان کے سمجھانے کو قتل سے چارو ساتھ  
لڑا کھڑا تے ہیں قدم بھٹام لو اب ہاتھ

۵۲  
 ہے ہم دو زمین پاسی کی ملاوا اکبر  
 بکلا بکلا جگر بکلا بکلا  
 بکلا بکلا بکلا بکلا بکلا بکلا  
 بکلا بکلا بکلا بکلا بکلا بکلا

۴۵  
دولت الی بنی روق الی  
دولت الی بنی روق الی  
دولت الی بنی روق الی

۴۵  
 اگر کسی ماہِ لقاہ ابھی تک ہے مال  
 جائیداد سے نہ ہو تو کیا کیوں کر  
 بربادی ہو جائے کہ پوچھا تو مال  
 نہ ہو تو کیا کیوں کر

نظر آتی نہیں نقویہ مختار تھا پیار  
زندگی مونس ہی بدتر نہی ہمارا پیار

سب زیارت کو تری ہوئی تھے خبر پٹا  
لےنے تجو نیک بر بھی تیری خاطر پٹا

شوق فردوس بینان بایک گھر جیو  
میرے مانع تنہا نہ کھلے کھوے

۲۵  
 مکرر چندی در این باب بیان بسط کرد  
 یک جعبه بین تر است و دیگر در  
 مکرر آسان در جنبه چین است و  
 مکرر آخر و بیان بسط کرد

[illegible]

۵۹  
 لعلان گزشتہ صراحتہ اک سوار آیا  
 فون جگر نذر بلا تا وہ جھکا کا آیا  
 اور یہ کہتا ہو میں شہ ابہر آیا  
 اور یہ کہتا ہو میں شہ ابہر آیا

پرتنا ہو کہ اکبار مجھے پائے حسین  
یکھ لے آخری دہوار تو مجھے حسین

کوئی باتھ کیڑے کو نہ سمجھانے کو  
میں نے کو خدا اترے روئے کو

مکہ رحیم کے ان زمین سے جا رہا ہے



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۴۸<br/>وہ نہیں کرتے ہیں باں کجا جو کہ<br/>پوش اور کونین اور اس کے لئے<br/>مردہ بجا لیا جانے لگا</p>              | <p>۴۹<br/>ایسا ہی ایک دل خست ہو گیا کہ<br/>دو دیا ہوتا جہن کو اسے کار کر کے<br/>بکد لغت تھی بڑی تالی پر تیرے</p> | <p>۵۰<br/>ایک کس نے زکر کہا بجان نہ<br/>فحش کر کے جی شکر ایسا ہی نہ<br/>جو زیادہ کر کے لگا کر بخواہ</p>            |
| <p>وہ کمر سے کوئی پر کے بھلا آتا ہے<br/>سین مردہ بھی بلانے سے چلا آتا ہے</p>  | <p>سب سے فرزند کو مان باپ سوا جائیں<br/>ایک حضرت مین کہ بیوں کی قضا چاہیں</p>                                    | <p>برجھی کی نوک مین دل بیٹے کا دکھلا دین<br/>کیونکہ پسر مردہ کو ظالم یو مین سمجھائیں</p>                           |
| <p>۵۱<br/>وہ کہتے وہ جان پہنچنے کے لئے<br/>جہان قائم کئے عیاں ملک اس کے<br/>اس کے کہ مظلوم کس مین مار کے</p>        | <p>۵۲<br/>پوشنے آپ اگر کوئی نہ بدلا<br/>شع خیار بڑا دھشت ہو تیار<br/>جان کی طرح بیچنے مین کھائے کیا</p>          | <p>۵۳<br/>غیر نادار تھان مین زور سے بھجوانے<br/>نہیں دیکھئے علی کہ کس کا دل تو<br/>نہیں کہیں باس او باں بچا کر</p> |
| <p>جیتے جی قدر نہ اس کی نہیں یا شاہ ہوئی<br/>اب ہ مارا گیا تیار ہوا چاہ ہوئی</p>                                    | <p>شام مین بیاہ بڑی دھوم سوا نکا ہوتا<br/>عقد بھی نیت شہ روم سے نکا ہوتا</p>                                     | <p>قتل کرتے نہ ترس آیا پسر پریرے<br/>اب چھڑکتا ہو نک زخم جگر پریرے</p>   |
| <p>۵۴<br/>نہیں نصیب کس پر ایسا خدا کیلئے<br/>ایسی دولت جی کوئی باکے نہ دیتا ہے<br/>خاک مین دفن کوئی ملا دیتا ہے</p> | <p>۵۵<br/>اب دین بیاہ کر کے کس نہ بیاہ<br/>آپ نے اگر وہ انی سے کیا اور بیاہ<br/>کچھ جان سگری کی از کی اناس</p>   | <p>۵۶<br/>بیاہ کا ادس کے یہاں سننا جانا<br/>اور دلو کہ نہ تینوں سے بچا جانا<br/>بجیل کسے بیٹے پریرے لکھا جانا</p>  |
| <p>روپی پیٹے چلائے کیا ہوتا ہے<br/>وہی ہوتا ہے جو قسمت مین لکھا ہوگا</p>  | <p>آپ کی قدر شناسی کو وہ پہچان گیا<br/>بیا سادینا سے گیا اور پرار مان گیا</p>                                    | <p>قتل اگر مین جو سید کے خطاب سمجھا<br/>مین تو مظلوم ہون پر اس کے خطاب سمجھا</p>                                   |



۱۷  
 جان لبیب اگر یہ غلام اودھ جاناو  
 اور سرے خضر موسیٰ کو شوق صحراناو  
 بر سر عیان نکل آئی ہوو بھلاو

۵۲۲  
کھا اڑنے کے روئے میں میری غم میں بیجا  
بوسے شہ میری غم میں میری غم میں  
میرے چہرے میری اور اہ قری میری  
میرے قربات کا سامان غم کا اباب

۴۴  
ایبیا تھا کہ ابو یوسف نے ترکان کی کہ  
اوصلیٰ کہ دید اللہ ہے میں نے  
وہ بزرگان کی نشانی ہے تھارم  
حسن و صورت میں بجا و درود و دعا

رن سے جنگل میں گمشدہ تو وہ مجھ پر ملا  
بوسے سب یوسف گمشدہ سے یعقوب ملا

بخکے مہمان ہیں وہ دیکھو کے خوش ہو گئے ہیں  
نہ ہیں تیرے ہیں پر سادہ تمہیں ہو گئے ہیں

ایسا بیٹے ہر من کہ بنی قتل ہو۔  
اوصیا کا ہی یہ نوحہ کہ علی قتل ہو۔

۵۰  
انگریزی جو ہے کہ اگر کتبے اوٹھایا کر کے  
کہ وہ میں رکھ دیا قادیان میں نہ پایا کر کے  
بجائے لکھے یہ تسلیم ہو چکا ہے کہ  
میں نے تم کو بھیجے ہیں

۱۰۰  
 زان قلم کیا جی آفاق زان کلم آفاق  
 طبعی سمجھا تا دی مظلوم آید بر رشتہ آ  
 ہوش میں نہشت فنا کیم کیم ہو گیا ہے  
 کجا سمجھا تا کہ میں کبریا

۵۲۶  
 در بیان حقایق و لطایف  
 در بیان حقایق و لطایف  
 در بیان حقایق و لطایف

یہ غم اور ٹھٹھے تو ہم چھائی لگاؤ اکبر  
! علی کیلے کھڑے ہو نہیں جاتے اکبر

محکوموں کی قسم یہ ہیں اور میرے ہیں  
آپ دم توڑتے ہیں اور میرا دم کھڑے ہیں

کلمہ گدا ایک بھی پر سے کو نہ آیا تا  
بلکہ رُسے کے عوض مجبور دلا لیا تا

[illegible][illegible]

کتاب  
روح المعانی فی تفسیر  
قرآن مجید  
جلد اول  
کتاب الف

کہتے تھو مل کے ابو ماتھو پاپوس جانی کا  
کیون فلک تھا یہی لکھا میری پیشانی کا

کون لاشے پر یہ مشغول بکا ہوتے ہیں  
آئی آواز کہ خاصان خدا روتے ہیں

لنحت دل کا تیرے زخمی ہو کلیجہ  
تغزیت کے یوں قے ہمیں بھجھا



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۴۳۱  
 ناگهان الی یہ آواز کہ بھائی  
 دیکھو فرزند کی بانی کہ تمہاری  
 جان فرزند کی جان ہو  
 کھینچ کر لے کر گئے

۳۳۵  
آؤ سید انور دہلوی کا کردار استقبال  
لال اور کاسے لومین میز پر بیاباں  
لکڑیاں تخت میز پر لکڑیاں اقبال  
قونین بین بیکین بین بیکین

آئی۔ یوسف پہ بلا کوئی نہیں رکھا گئے  
علی اکبر پہ جلین بر جہان تیرا آگئے

قرۃ العین مرا باے پر ارمان مرا  
میوہ دل مرا جیہر گلستان مرا

خاک اور فغان میں گیسو بھر گئے مگر وہاں  
جگمگاتے ہیں یہ قریب ساری رات

۵۲۹  
 سب کتب میں سے کتب کفر و الاطیاف  
 اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتے میں بیجا لایا  
 اور اگر احباب نے کفر کا بالائے شکر  
 اس کا دل نہ بھریں گے ظالم نے نکال دیا

۲۲  
 حضرت گلشنی که در این کتاب  
 فیضی که از این کتاب  
 این کتاب که در این کتاب  
 این کتاب که در این کتاب

۵۲۵  
 ہر شخص چاہے کہ کیا ہو جو چاہتا ہو  
 علیٰ کتب کے بدلے میں جی بانی جو دم  
 تہذیب و تمدن کے لئے جو کچھ ہے  
 اس کو دلا دینا ہے اس کو چاہئے کہ جو کچھ ہے

م سے صابر نہ زمانے میں کبھی ہوئی  
نہ سے یوسف یعقوب مراد ہوئی

فاطمہؑ اہل کبیرے ہو و آگے آگے  
حورین سرسنگے کی خیر نسا کے پہ گے

انگریزوں کے ہاتھوں کے کچے کر ہوئے جا رہے تھے  
 ہاتھ بھی کاٹتے تھے یا فن بھی سقا رہے

۲۰  
جان ارشد کے کہا بندگی میں قدرت کیا کر  
مغفرت شیعوں کی جو بس یہاں  
خوف نہا ہے جی اگر کجا جی پر ہے

۱۳۴  
پیشینہ نزدیک درخت شمشاد روم  
ہاں باغ کو پہنچا لیڑے سے روئے جہنم  
دیکھا باغ سے یہاں کو کھڑے کھڑے  
روئے چلائی سر جہنم

۱۲۶  
 ہر گز نہ چاہیے کہ کسی کو یہ خیال ہو کہ  
 اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ میری  
 رائے ہے نہ کسی اور کی۔

یہ ہے عہود نے رتبہ کے بدتر ہے  
ب اکبر پہ خدا اکبر و صغیر ہے

لاش کھوڑے پہ بربشہ آگے ٹیڑھو تہا  
علی اکبر سرے پردان چڑھو تہا

کو دین لیتی ہیں لاشا میں تمھارا ہے  
تھنہ دکان کو لکھو پیش اداوارا ہے



۵۱  
کچھ فیضِ بیکس کی گلاب شاخ  
بائے سنسپتہ پر ہے تھاپا شاخ  
غیر بولتا ہے بن گیا کالاش  
خس میں بھی کھڑی کھیت و گلاب

۵۲  
شاہِ ارفع گلاب کی سرسبز شاخ  
خس میں بھی کھڑی کھیت و گلاب  
بائے سنسپتہ پر ہے تھاپا شاخ  
غیر بولتا ہے بن گیا کالاش

۵۳  
خس میں بھی کھڑی کھیت و گلاب  
بائے سنسپتہ پر ہے تھاپا شاخ  
غیر بولتا ہے بن گیا کالاش  
خس میں بھی کھڑی کھیت و گلاب

بنض ہمشیر شہنشاہ دم دیکھتی تھی  
ما تھہر کھی ہو سے مان سینے پر دم دیکھتی

زندہ اکثر ترین کیون ان سری جلالی  
کھا فضا لے کر بسین پڑھی جاتی ہے

رولتے ہیں مجھ بیکس بیدل کو سستا  
پہناتے ہیں خلعت ترقی قاتل کو سستا

۵۴  
مردی چھا گئی رخسار علی گری  
گلاب شاخ کی گلاب شاخ

۵۵  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ

۵۶  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ

مردی چھا گئی رخسار علی گری  
گلاب شاخ کی گلاب شاخ

نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ

نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ

۵۷  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ

۵۸  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ

۵۹  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ  
نہایت کی گلاب شاخ کی گلاب شاخ

یہ صراویکے جناب علی اکبر ترپے  
گردلا شے کے حرم گر کے برابر ترپے

آغاز جوانی میں فضا کر گئی بیٹا  
مان بابہ رہی روئے کو تم مر گئی بیٹا

رقاسم لڑشہ کو نہ عباس علی  
اس طرح نہ سیدانیاں دین تھیں کہ



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۵<br/>         رانی ہوئی اک بی بی بزم ہوئی دہلی<br/>         انگلیں گریبان پہ چھپے بال کھلے آہ<br/>         بار بار تیرے چلائی مٹھی دا قورہ عیناہ</p>  | <p>۴۶<br/>         کتنا درد ادا کی جا چھوٹ گیا سیر<br/>         چلی کے کہا کہیں گئے یہ تیرے دریا<br/>         کیا کیا نہ ختم ابن علی بی بی کی چھٹی</p>                                   | <p>۴۷<br/>         بی بی کے کہا کہ کن رو یہ درد کا مارا<br/>         بھائی تو میرے کج پر منتقل کہ عیارا<br/>         اس شخص کے زور سے جا تو جا رہا<br/>         کیا چھوٹ گیا اسکا بھائی کیلک پیارا</p> |
| <p>۴۸<br/>         پتھر رھوان سال اور یہ نضا ہر چکا<br/>         بیس برس کی بھی نہ کھلائی مریجان</p>   | <p>۴۹<br/>         کس دل سے غیر یہ احوال ہر اسکا<br/>         وہ رن مین جو مارا گیا لال ہر اسکا</p>  | <p>۵۰<br/>         کیا اس کے بھی فرزند پہ تلوار چلی ہے<br/>         یہ شخص بھی ہمدرد حسین ابن علی ہے</p>   |
| <p>۵۱<br/>         اے چھوٹے اس کے میرے بھائی کو تیرا<br/>         اے حسین کے دل کے کس پر چلے گیا<br/>         اے میرے راز مان کس پر چلے گیا<br/>         اس وقت جو کوئی تیری لالچ ہو گیا</p>       | <p>۵۲<br/>         نوادگی اس بی بی نے کچھ کی جا<br/>         بیانی سنت کا خاک روٹ پیرو<br/>         کہ کھون کے نہ اگر فوف خوار<br/>         ایسا ہی پوچھو کہ قدم میں خوار</p>            | <p>۵۳<br/>         جمع آ گیا پاس اس کے گتے کھنڈے ہوئے<br/>         کچھ کار وہ کیسے بیٹھا کس احوال<br/>         دل میں کہا پوچھو بھائی کا بھائی<br/>         بیٹے کو خبر نہیں ہر کار کا ہر حال</p>      |
| <p>۵۴<br/>         کتنی یہ کہتی ہوئی اور صرف بکھاتی<br/>         سنا ہے کہ وہ خواہر شاہ شہد اٹھتی</p>  | <p>۵۵<br/>         مین خواہر بکس ہوں حسین ابن علی کی<br/>         مین زینب عہدیدہ تو اسی ہوں بی بی کی</p>  | <p>۵۶<br/>         فرزند سے اللہ چھوڑا سنے نہ کسی کو<br/>         زینب نے نہ پہچانا حسین ابن علی کو</p>  |
| <p>۵۷<br/>         بی بی کا اذرا قاتل نہ تھا عجب حال<br/>         کتنی تھی آؤ کیجئے سبب جبر علی<br/>         کہ تیرا جو ان قاتلوں میں جو ہر لال<br/>         خستہ کی چوٹی تھی ہر پہلو بوجھ لال</p> | <p>۵۸<br/>         آگے وہ بچا رہی مٹھی کی جی رہا<br/>         اس شخص کو راجل سا دوسرا پوچھتا<br/>         کہ تیرا چلا ہر ہے علم کی پوچھتا<br/>         اور پوچھتا کہ ہے یہ کس پوچھتا</p> | <p>۵۹<br/>         رو کر کہا بھائی تیرا فرزند کہاں تھا<br/>         کچھ عارفہ لاف تھا وہاں نہ تھا<br/>         کہ مین تھا مولا لال کیا کہ وہاں تھا<br/>         اس وقت مین اسکا بھائی کی رہا تھا</p>   |
| <p>۶۰<br/>         قتل کرئی یہ مین خاتون خان کے<br/>         اٹھو ہر شکل چہر کی یہ مان ہے</p>  | <p>۶۱<br/>         مقتل کی کہ عہدہ ہر جنگل کی کہ ہے<br/>         لاشا ہرے بیڑ کا او دھڑ کی کہ ہے</p>   | <p>۶۲<br/>         پردان چڑھا دو لہد نیا بیاہ ہر اسے<br/>         یا وہ علی اکبر سا پرار مان مرا ہے</p>  |



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۱۲۱۱<br/>         بیست و نہ کی نوک تکی تکی چو چو گلگلی<br/>         اور کھانے کو کو نہ دیا تکی تکی<br/>         چو چو نا نہ کیو نہ دے کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی</p> | <p>۱۲۱۲<br/>         کمر و بی بی قادیان کی کوئی<br/>         لاشے کے اتھاں کی کوئی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی</p> | <p>۱۲۱۳<br/>         اکبر نے کہا کہ کاش کہ لاشے کا لاشے<br/>         لاشے کے اتھاں کی کوئی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی</p> |
| <p>۱۲۱۴<br/>         زینت کے کہ میں ہی تو اس نہیں لڑی ہوں<br/>         تو بیست چو بیست میں بیست چو بیست ہوں</p>   | <p>۱۲۱۵<br/>         بابا سے ضعیفی میں یہ کیا کر گئے اکبر<br/>         معلوم نہیں بیست میں یہ کیا کر گئے اکبر</p>  | <p>۱۲۱۶<br/>         گدرا جو چچا پر وہ بیٹھے پہ ہو اسے<br/>         ہم دونوں شیریں کو بڑی شرم و حسرت</p>   |
| <p>۱۲۱۷<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی</p>                                 | <p>۱۲۱۸<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی</p>  | <p>۱۲۱۹<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی</p>          |
| <p>۱۲۲۰<br/>         سر کو ملے ہوئے یہاں پہ چلی اکبر کی کڑی<br/>         مان اسکی درخیز پر بیوش بڑی ہر</p>  | <p>۱۲۲۱<br/>         شہ بوسے کہ تم جاؤ شہلی کو حرم میں<br/>         میں لاشے اکبر لے آیا کوئی دم میں</p>   | <p>۱۲۲۲<br/>         پانی جو نہ پہنچا سکا وہ داغ بدل<br/>         اکبر نے کہا بندہ بھی سڑا سے بھل</p>  |
| <p>۱۲۲۳<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی</p>                                 | <p>۱۲۲۴<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی</p>  | <p>۱۲۲۵<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بیست و نہ کیو نہ دے تکی</p>          |
| <p>۱۲۲۶<br/>         اکبر کی بیست و نہ کیو نہ دے تکی<br/>         بہا کی سے بہن چو چو بہا کی بہن</p>  | <p>۱۲۲۷<br/>         رخسار سے رخسار حسین مل کے جین<br/>         ہاتھ پہ اٹھانے لگے لاشے کو زین</p>   | <p>۱۲۲۸<br/>         لاشا جو اٹھا لیگے شیر سر میں<br/>         اک حشر ہوا خیمہ سلطان امیر</p>  |



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۵۲۵</p> <p>ربیب نے دین ناما کی سب سے بڑی دنیا<br/>اور لاش کو سب سے بڑی دنیا<br/>باز اور ملکی اور لاش کے شانوں پر آیا<br/>پتھر کی آواز دودھ و موت پر آیا</p> | <p>۵۲۶</p> <p>لاش علی اکبر کا بھی تو باد میں ہے<br/>بازوئے کھلبے کیا نکلا کر عالم<br/>کیا در کھجور کی شکل کی جوان تو لاش میں</p>             | <p>۵۲۷</p> <p>بب دور کی جلائی سو سوز و غم کا<br/>وای بی بی کی خبر سے وارث کا<br/>پتھر کی کھجور کی دوپٹی کا پتھر<br/>مر توں ہا کر دیسے یہ ایک کھجور</p> |
| <p>لو کہ کھجور بن مرے آگ لگی ہے<br/>ن گھر سے تو نکلی نہیں پھر کریں غم کی</p>   | <p>سختی اہل کا تو نہیں اپنے گمان ہے<br/>لیکن یہ پرارمان ہر پیا ساری جوان ہے</p>  | <p>آسمان کرو شکل میرے اکبر یہ قضا کی<br/>صدائے گئی لیجاؤ امانت یہ خدا کی</p>   |
| <p>۵۲۸</p> <p>بیا کھجور کی شکل کی لاش<br/>اب نہ ہوں پھر یابی تو دین میں<br/>کھجور کی شکل کی لاش کی پتھر<br/>سے خار میں کھجور کی پتھر</p>                       | <p>۵۲۹</p> <p>بہ بوی نظر نہ کرے کا پتھر میں<br/>بکھین سر کی مال سے نہ باندھ<br/>بہ بوی کی شکل کی پتھر کی پتھر<br/>بہ بوی کی پتھر کی پتھر</p> | <p>۵۳۰</p> <p>دھان رخ کی دیکھو لاش کی پتھر<br/>سماں پتھر کا پتھر ہو اور پتھر<br/>نہ پتھر کی پتھر کی پتھر کی پتھر<br/>پتھر کی پتھر کی پتھر کی پتھر</p>  |
| <p>یہ تو قسم پائون بھی! ہر جو دھرا ہو<br/>س حکم سے! ہر بوی! ہر جو خفا ہو</p>   | <p>جان کنہی اکبر کو ہر سامان حل ہو<br/>جستہ رکاز کا گھر ہو تو یہ شکل ابھی حل ہو</p>  | <p>سند پتھر کی پتھر لاش کی پتھر<br/>اور او سکھ خبر اپنی نہ لاش کی پتھر</p>   |
| <p>۵۳۱</p> <p>بہ بوی کی شکل کی لاش<br/>بہ بوی کی شکل کی لاش<br/>بہ بوی کی شکل کی لاش<br/>بہ بوی کی شکل کی لاش</p>  | <p>۵۳۲</p> <p>بہ بوی کی شکل کی لاش<br/>بہ بوی کی شکل کی لاش<br/>بہ بوی کی شکل کی لاش<br/>بہ بوی کی شکل کی لاش</p>                            | <p>۵۳۳</p> <p>بہ بوی کی شکل کی لاش<br/>بہ بوی کی شکل کی لاش<br/>بہ بوی کی شکل کی لاش<br/>بہ بوی کی شکل کی لاش</p>                                      |
| <p>خاکمان سب کا جگر ہو گیا پانی<br/>باب کا ریت کا جگر ہو گیا پانی</p>  | <p>انصاف سو رکھ ہاتھ یا دستہ کر جا کر<br/>وہ دیر سے غش میں نہ ہوں پتھر کی لاش</p>  | <p>آہستہ آہستہ ہاتھ پتھر کی لاش<br/>یا پتھر کی لاش پتھر کی لاش</p>   |



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۴۳<br/>عاشق و مجرب کہ در تنہا سحر<br/>خانی سے دستانک اور نیک افکار<br/>دنیا میں فرزند الہی کا راقبال<br/>اور غریب داری ہو غیب الہی</p> | <p>۴۴<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p> | <p>۴۵<br/>پیش قدمی اور اس کی رول تھے دنیا جا<br/>مرد و عورت و بچہ و عورت<br/>آئی تھی صدقہ و فدا کی</p>                            |
| <p>اشکون کی جھڑی مجلس نام میں لگا دی<br/>صادا ان کے عزیزوں پر کون مہدی کا</p>   | <p>نویس پھوکی تیری سر کبریا فدا<br/>اصغر سراپا کی ضعیفی کا عصا</p>  | <p>استنے وطن میرے دلبر کو نکا<br/>فردوس سے زہرا دھیرے کو نکا</p>  |
| <p>۴۶<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p>         | <p>۴۷<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p> | <p>۴۸<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p> |
| <p>۴۹<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p>         | <p>۵۰<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p> | <p>۵۱<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p> |
| <p>۵۲<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p>         | <p>۵۳<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p> | <p>۵۴<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p> |
| <p>۵۵<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p>         | <p>۵۶<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p> | <p>۵۷<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری<br/>کہ جس نے کہا جان پیر تیری</p> |

نہایت میں سے نہایت











|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۴۱<br/>مقتدر سے ملنے تیار ہوا<br/>جو کون وہ دردمند نظر آتا ہے پاپاں<br/>بہتر کیا ہے وہ سرور بھائی کا ہر حال<br/>خاتم خلقت الصدق حسن صاحب قلیل</p> | <p>۴۲<br/>باز نہ کہلا وہاں کہیں کا علقہ<br/>باز نہ سرا بھائی اس کی سرسبز<br/>بچ کر یہی ہے عین حیدر کرار<br/>خجائے کلبند وہ عجب خوش من</p>   | <p>۴۳<br/>خجائے کلبند وہ عجب خوش من<br/>باز نہ کہلا وہاں کہیں کا علقہ<br/>بچ کر یہی ہے عین حیدر کرار<br/>خجائے کلبند وہ عجب خوش من</p>             |
| <p>۴۴<br/>سج شان اسکا جگر ہو یگانا مان<br/>سے زن بیوہ کا پسر ہو یگانا مان</p>  | <p>۴۵<br/>پانی سے سیکھ کے جوب ترز کرینگے<br/>عباس علی نہر پہ شرمندہ مرینگے</p>  | <p>۴۶<br/>مازیت رفاقت نہ میری چوڑینگے عباس<br/>دسویں کو محرم کی کمر توڑینگے عباس</p>   |
| <p>۴۷<br/>نہاں تھے اسے ابن یا اسد<br/>نہاں تھے اسے خلیفہ بن کس کی آراہ<br/>نہاں تھے اسے صغیر سے عمار شکوہ ماہ<br/>جھپاتی نہ عمار کا جو رشک ماہ</p>   | <p>۴۸<br/>اس وقت کہلا وہاں عجب جس روئے<br/>اسم سر سے عباس کا کیا ذکر کرے<br/>ام سلمہ نے کہا یہ حال نہ ہو<br/>آخر کیا حصار تو دین ہے پھر</p> | <p>۴۹<br/>نہاں تھے اسے ابن یا اسد<br/>نہاں تھے اسے خلیفہ بن کس کی آراہ<br/>نہاں تھے اسے صغیر سے عمار شکوہ ماہ<br/>جھپاتی نہ عمار کا جو رشک ماہ</p> |
| <p>۵۰<br/>خاک پہ وہ نیر اکبر ہے ہمارا<br/>ہو بیا اپرا رمان علی اکبر ہے ہمارا</p>   | <p>۵۱<br/>دریا پہ ترپتے ہوئے الیاس کو دیکھا<br/>بن ہاتھوں کابی بی ترے عباس کو دیکھا</p>   | <p>۵۲<br/>اسد رکھے جگر سدا ان انان میں<br/>زہرا کی طرح پردہ رہے تیرا جان میں</p>   |
| <p>۵۳<br/>موت کے کہا اب خست غم کی ہے<br/>ریا جو ان کو سادہ شہر کی ہے<br/>میتے پر شکر کا ہر کھجور کی ہے<br/>میتے پر شکر کا ہر کھجور کی ہے</p>         | <p>۵۴<br/>بہشتی دل کی گناہ گناہ<br/>بہشتی دل کی گناہ گناہ<br/>بہشتی دل کی گناہ گناہ<br/>بہشتی دل کی گناہ گناہ</p>                           | <p>۵۵<br/>نہاں تھے اسے ابن یا اسد<br/>نہاں تھے اسے خلیفہ بن کس کی آراہ<br/>نہاں تھے اسے صغیر سے عمار شکوہ ماہ<br/>جھپاتی نہ عمار کا جو رشک ماہ</p> |
| <p>۵۶<br/>یا لہو کے تن زخمی سے بے بین<br/>میں پہ کھڑے شہر خدایت ہر بین</p>   | <p>۵۷<br/>احسان وہ کر گیا شہ مردانہ بجا پر<br/>عباس فدا ہو گا حسین ابن علی پر</p>   | <p>۵۸<br/>کیا دیکھتے ہیں شاہ کہ جہاں<br/>بھولوں کے ساتھ جلی آتی ہے صغیر</p>  |



۴۳۴  
 اب سے حزن بیدار شد کہ باری  
 تکلیف نکند و سر جای بلای  
 تھمتے ہو کر یاتوں سے آئے کی دینی  
 چاکر کہ خدا جبر و خست و جاری

۴۳۵  
 اب در در غم سے ابرو بزمین  
 غم بیکے کئے کو صخرہ رجا  
 چار کمان صحن و خطایا بزمین  
 میان باغ و جانیون کے کٹا تھا

۴۳۶  
 اب بزمین کی جو ایک کون میں جا جا  
 بزمین کی جو ایک کون میں جا جا  
 ارمان کی ساقون جان ملک خدا  
 کہان کو قبا کیا ہو کہ دنیا ہی

اب نخصا سا سجاده بقیعہ میں بچھا کر  
 زہرا کے مسافر کے لیے حق سودا کر

جان ہونٹھ پہ ہر کیوں منوم کر آئی  
 جس روز سنانی شہہ مظلوم کی آئی

ارمان عین وصل الہی کے ٹرے  
 مشتاق قضا ہو کے لب گو کہ ٹرے

۴۳۷  
 کہ کہ بکارتی نہ نشان  
 کہ کہ بکارتی نہ نشان  
 چھوٹے کی جگہ بکارتی نہ نشان  
 ان سے صدقہ نہ لے کر

۴۳۸  
 جب نوح حبیبی گندار سکھ  
 ننہالی کا صد ہو سلطان  
 کہ کہ بکارتی نہ نشان  
 کہ کہ بکارتی نہ نشان

۴۳۹  
 اب کہ بکارتی نہ نشان  
 کہ کہ بکارتی نہ نشان  
 کہ کہ بکارتی نہ نشان  
 کہ کہ بکارتی نہ نشان

یہ میں نہیں کہتی کسی محل میں بجا دو  
 پرورد سے بچیا علی صغر کو کھادو

دل بولا کہ داغ غم اکبر مجھے بس ہے  
 کی عرض گلزار مجھے کھٹے کی ہوس ہے

شبیر کو ہر کام نقطہ مرضی رب  
 زینب ہی ہو پیاری ہر تو خالق

۴۴۰  
 صغر کی صغر کی گھر گھر  
 صغر کی صغر کی گھر گھر  
 صغر کی صغر کی گھر گھر  
 صغر کی صغر کی گھر گھر

۴۴۱  
 فنا کر کہوں کہیں نہ جا  
 فنا کر کہوں کہیں نہ جا  
 فنا کر کہوں کہیں نہ جا  
 فنا کر کہوں کہیں نہ جا

۴۴۲  
 اب جانے کیا ظلم کہ بکارتی نہ نشان  
 اب جانے کیا ظلم کہ بکارتی نہ نشان  
 اب جانے کیا ظلم کہ بکارتی نہ نشان  
 اب جانے کیا ظلم کہ بکارتی نہ نشان

چچن میں پیر سے نکلتے ہو دیکھا  
 گھر میں تھیں گھٹیلون پیر ہو دیکھا

عرب غم بیچ میں سر کو جو دھروں  
 رگ رگ مر و خنجر سے میں پیر کر دھروں

یہ رنج اور سے امت پیر حم جو  
 والدہ میری بیٹہ نہ تربت ہی



|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>۵۸</p> <p>بہار شہادت میں وقت نہیں لگتا<br/>بہار ایک نشان میں اور اس وقت دل زار<br/>بہار ایک گاہ میں کہ جگہ آخری دیدار<br/>بہار آتی اور صغیرا شہر مظلوم کو ہزار</p> | <p>۵۹</p> <p>اور اگر سے ظاہر ہو کر کتنے<br/>کی لنگر کفار کے پاس سے کتنے<br/>اور تو اس کہان احمد خاں کا دلدار<br/>بجلی سے تباہ اور سے بوجہ بیجا کا</p> | <p>۶۰</p> <p>کتب دیا شاہ کو بجا بادل گہکے<br/>خط فاطمہ بجا کا پیچھے گہکے<br/>آنکھوں کے تلے پھر گہکے بجا کی<br/>حوالہ آفا فاطمہ کے لال کا</p> |
| <p>بھانہ اور سے شوق رہا جی ہی جی کا<br/>گھوٹ میں انکجا بیگام سبط نبی کا</p>   | <p>شیر ہے وہ جو کہ کفن پہنے کتراہی<br/>اور خاک پہ وہ شکر شیر پڑاہی</p>  | <p>ہر سطر سے خنجر جو لگے قلب پہ چلنے<br/>فرزندید اللہ لگا ہاتھوں کو ملنے</p>   |
| <p>۶۱</p> <p>صغیرا شہر کے گہکے بجا<br/>صغیرا شہر کے گہکے بجا<br/>صغیرا شہر کے گہکے بجا<br/>صغیرا شہر کے گہکے بجا</p>  | <p>۶۲</p> <p>دستار کے قرین وہ شکر اسرار<br/>اخلاق سے حبیب کیسے پوچھا<br/>خوش دلی اور قاصد کی پوچھا</p>  | <p>۶۳</p> <p>قاصد سے کہنے لگتا بجا<br/>کہوں میں جواب اسکا نہیں ل<br/>کہوں میں جواب اسکا نہیں ل</p>   |
| <p>لی ہے میری راہ دمان پیکر<br/>با آدن وطن میں کہ بلایا ہر حد سے</p>  | <p>جلا کو کہ احوال سری پیاری کا کیا<br/>بیان تو جہن فاطمہ با مال ہواہی</p>  | <p>طاقت نہیں گواہی کی شاہ دم جہان میں<br/>پیا ساہون کئی روز سے لگنت ہر زبان</p>  |
| <p>۶۴</p> <p>نہی تیرے درد کے ابھی<br/>ناگاہ ہوئی سانسے سے گردن دار<br/>آواز پوری ہفت غیبی نے تیار<br/>کہ شکر خدا سے لبر احسن رخا</p>                                  | <p>۶۵</p> <p>کہا وہ کہ آنکھوں سے تیری شکر باری<br/>کہا وہ کہ آنکھوں سے تیری شکر باری<br/>کہا وہ کہ آنکھوں سے تیری شکر باری</p>                        | <p>۶۶</p> <p>کہا وہ کہ آنکھوں سے تیری شکر باری<br/>کہا وہ کہ آنکھوں سے تیری شکر باری<br/>کہا وہ کہ آنکھوں سے تیری شکر باری</p>               |
| <p>مظلوم کے احوال کی دینے خبر آیا<br/>شیر ختری لاڈلی کا نامہ بر آیا</p>   | <p>حال آپکا جو وقت پس پائی صغیرا<br/>بجلی سی تڑپ کر وہین مرحا بی صغیرا</p>  | <p>تو نہ شہ مظلوم میں وہ ہاتھ ہر گاہ<br/>اب شمر کا خنجر ہمیں سیر اب کر گاہ</p>   |



۱۵۱  
 قاصد کو اگر یہ چیزیں کہ وہ خود  
 نوکبہ کہ دن بیاہ کے وہ تو گریہ کرے  
 پہنچے ہوئے زید سالہ و دلی تری کر  
 صغیر جو سر سے حال کا پریش کر

۱۵۲  
 بابا کے بل ٹٹنے کو سداق میں جاو  
 اربابا زار خاک کے سے جس سے بھلاو  
 یہ اپنے گلے فاصد صغیر کو لگاؤ

۱۵۳  
 سب غرض کی فاصد غمور نہ کیا  
 چلیچلی درخت پر اسے ٹپکایا  
 کچھ غم نہ زینت و مجھے کی جو  
 کرنا جو پیام سب چھوڑا

تو کہیں میں بشیر کے جب پاس گیا تھا  
 خلق اونکا قلم کر کے کو جلا دکھڑا تھا

آگاہ ہو حال پسر شاہ نجف سر  
 ہمشیر کو نامہ لکھو بابا کی طرف سر

واسر کہ میں راہ میں سب میں  
 حیران ہوں کیا فاطمہ صغیر اس

۱۵۴  
 سب فاصد شکر نے کیا جا کر گیا  
 بین غرض لگا کر نے وہ پیشہ خانیع  
 مولا تری مظلومی ہو جان و بیان  
 نہیں علی اکبر پہنچے بچاؤ اس

۱۵۵  
 ارشاد کیا ہے جو یہ باد کی آواز  
 غلبت کر سب کر تپتے آواز  
 فاصد بھی تصدق بواو میں ہے  
 شہر نے کہا فاصد سے کہ حل بیان

۱۵۶  
 چھوڑ کر چلا جو غم نہ رکھا جابا  
 اور فاصد نگاہیں بجا و دریا  
 ہر اک کہ خط شاہ نے صغیر کا کیا  
 کہ ترم شاہ نے کہ شور کیا

تصویر دکھا دیجئے ہمشکل بنی کی  
 کروں میں یارت تو رسول عربی کی

صدمہ ہو سرے لال کی ابیوح حوین پر  
 یہ شرم کے باعث سو تڑپتے ہیں میں پر

سب اہل حرم مدینہ و سر پہ پہن رہے  
 اور بیچ میں نامہ یہ بشیر کھڑی

۱۵۷  
 وزندہ کے لاشے پر اور گئے شہر  
 بے کے اوٹو خاک کی بیابا علی اکبر  
 کے بدبخت ایک ہی کو سے میں  
 سیکو بیل اور سر جالی کر

۱۵۸  
 یہ کہلے کر نے بیان شہر شہر  
 فاصد سے یہ نالہ کے خشت  
 جاوے شہر میں کام میں تار  
 جان و دن پر جا چلیچلی ہو کر

۱۵۹  
 زینب بیو صغیر کی محبت ہو گئی  
 اتنی درخت پر وہ دکھ درد کی ماری  
 کہنے لگی فاصد سے بھونچا  
 کہ خیر سے تو کہ وہ بچی

تم سوئے ہو سینے میں آگ پر چھی کاہل  
 یہ نیند جانی کی ہر باز اب اجل

کیا کیا ابھی بیدار و جفا ہو یگی چہ  
 بے پردہ گئے آل عبا ہو یگی فاصد

فاصد نے کہا او سکودرا ہوش نہیں  
 کہنے کی جدائی سے وہ مر کر قرین



۴۴  
 جگر فاسد سفر کے کہا بادل چھا  
 ترایا آری یہ آب کے شور سے بجا اور  
 برزس میں بیٹھ کر خیر دار خیر دار  
 وہ سوئیں تو تم کے ریلے چھو بیچار

۴۵  
 اور میری جو پوچھو تو کہو کیا تھا  
 غم سے جگر کی آواز  
 شب کی گلیوں سے جو گھر کا گلہ انہما  
 غم سے جگر کی آواز

۴۶  
 جب تک تو میں اس غم سے نہیں رہتا  
 جس کی جگہ ان غم سے رہتا  
 سچو آب سے جگر کی آواز  
 غم سے جگر کی آواز

۴۷  
 دن کے بچھڑنے سے مجھ چین کٹا ہوا  
 لب ہر بہان اور سرسری لبنا وہاں ہو

۴۸  
 میں قبر پر بیٹھی ہوئی روؤں کی انہی کو  
 جنگل میں چہرہ روں کی حسینا بن علی کو

۴۹  
 شبیر سا وارث کہیں پائنگی رنیت  
 سر کھولے ہو شام تک جا بنگی رنیت

۵۰  
 کہیں گے کہ گلیں زینت بن جائیں  
 بن گئی ہیں گلیں کے فاضل بن جائیں  
 کہیں گے کہ گلیں زینت بن جائیں  
 بن گئی ہیں گلیں کے فاضل بن جائیں

۵۱  
 اور آؤں تو کہیں سے نہیں آؤں  
 بن جائی گا کلاؤں بن جائی گا  
 کہیں گے کہ گلیں زینت بن جائیں  
 بن گئی ہیں گلیں کے فاضل بن جائیں

۵۲  
 کہیں گے کہ گلیں زینت بن جائیں  
 بن گئی ہیں گلیں کے فاضل بن جائیں  
 کہیں گے کہ گلیں زینت بن جائیں  
 بن گئی ہیں گلیں کے فاضل بن جائیں

۵۳  
 مرا یہ تمھارے بہت احسان ہوئے ہیں  
 لی آپ کے شبیر پر قربان ہوئے ہیں

۵۴  
 رہو کہ سرے خوب جنگل کا مکان ہے  
 بیٹھے تھی یہیں ہیں سر بھالی بھی یہاں ہے

۵۵  
 غیرت کہ سب سے کہیں جی سے گزر جائیں  
 ایسا نہوا پد اپنا گلا کات کے مر جائیں

۵۶  
 ان جو بیان کی طاقت ہو تو  
 جو بیان کی طاقت ہو تو  
 ان جو بیان کی طاقت ہو تو  
 جو بیان کی طاقت ہو تو

۵۷  
 بان کے گردن کی گردن کی گردن  
 اس جو گردن کی گردن کی گردن  
 بان کے گردن کی گردن کی گردن  
 اس جو گردن کی گردن کی گردن

۵۸  
 کہیں گے کہ گلیں زینت بن جائیں  
 بن گئی ہیں گلیں کے فاضل بن جائیں  
 کہیں گے کہ گلیں زینت بن جائیں  
 بن گئی ہیں گلیں کے فاضل بن جائیں

۵۹  
 بر کو کھودو میں کیوں انکے گفن کو  
 رائے محمد چوڑی ہی تم چوڑو وطن کو

۶۰  
 چلتی شہہ مظلوم کی گردن پہ چھری ہے  
 زبہرا بھی کئی روز سے یہاں آئی ہوئی ہے

۶۱  
 خط لانے کا شبیر یہ احسان ہے میرا  
 جا بھالی اب اللہ کہہاں سے میرا



فصل فی بیان احوال و مشیقات و مشیقات و مشیقات

۱۰۰  
 در این کتاب  
 از حضرت  
 و کلمات  
 و جملات  
 و کلمات  
 و جملات

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
الذين هم خلائفنا في الأرض بعدنا  
وهم الوهابون والرازقون  
والعالمون بالسرائر والظاهر  
والغيايب والخبائر  
والشفاة والمشفعة  
والقائمين على الحاجات  
والمرسلين في الأمور  
والأحكام والفتاوى  
والاستفتاءات والبراهين  
والدلائل والقرائن  
والآيات والأخبار  
والمنشآت والمعاني  
والأمور والآثار  
والنعمات والكرامات  
والجود والسخاء  
والكرم والجلال  
والإكرام والجليل  
والعظيم والجليل  
والعظيم والجليل

لے آئے استغریہ و زور و کفایت  
شہنے کہا اور سکین ابھی گھر چکا ہوں

اخلاق مجتبیٰ تری کم سخنی مین  
هو عزت شمشیر علی صفت شکنی مین

جان تن میں جھپی اور بدن چھپنے سے  
جس طرح سے ہوتی ہیں وہ آب و روہ

۴۶  
 مکتبہ اسلامیہ  
 جامعہ اسلامیہ  
 دارالعلوم  
 دیوبند

۱۲۴  
 یہ سوچ کے فاسد کو کیا کرے جو ہر  
 مان رہتا جانے یہ اللہ کے ہر  
 حکم کی یہ ابرہہ رھاؤں کا کیسے  
 جو یہ برق جیل نچلے گئے

۴۰  
اوس شخص سے کہ میں نے اس علم کو مفصل  
کے لئے لکھا ہے جس کے بغیر یہ حال  
ملازمت کی جی

جھولے سے کنارا کیا اوس ماہ لقا  
اب گردین صغیر کہ بیلا یا ستر قضا

یہ کہیں بڑھایا ہی من گھڑی کو ایہ  
مانند تصور ہوا پوشیدہ نظر سے

آماره دفتر موسسه ایشیه چمن لیس  
دل غم و حسرت سی سیه پوش جگر

۵۲۹  
 کہ جو یہ تو فاطمہ صغریٰ سے تعلق رکھتی ہیں  
 اس لئے کہ یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سب  
 شش اور کچھ کے ساتھ ہیں  
 وہی ہے جو یہ بیان کرتے ہیں

۴۳۶  
بالا سے زینت شمع جو نشان ہے روشن  
انقباض از کیمیا کس بن  
چو سے فلک پر کیمی نبیغہ حسن  
کسترا خاں جل کے کہیں خانہ کا حسن

۵۴  
بکچھی صفت کفایت جب کہ کافایت  
باقی نہ رہا یادہ کفایت کفایت  
کفایت کفایت کفایت کفایت  
کفایت کفایت کفایت کفایت

رونا اوستے پانی جو پیاجیو صغرا  
اور دودھ پیہنڈرام سکی دلاؤ گیو صغرا

یہ دیکھ کے ناب و پیشاں رس شمس و قمر  
جہلم رخ خورشید پہ ڈالے سختی کرن کی

تحدید دتیران قهرراک زحم بدو  
انگشت تا مسفت می زبان سبک



۱۰۷  
 ہر چند کہ تو راحت جان بڑی ہے  
 پر انکے ہوش و ہرے قتل پہ کی ہے  
 ایسا نہ ہو اچھا غصہ نہ ہو

۱۰۸  
 روز بروز قاصد تو چلے گا  
 بیان سن میں کہ تو چلے گا  
 جلتی ہوئی رتی چاہا باجوہ کی ہے

۱۰۹  
 دانستہ بیادیت میں جو  
 اس وقت بھی نہیں جا سکتا  
 سہل حال ہی نہیں ہے

۱۱۰  
 ہر چند کہ تو راحت جان بڑی ہے  
 پر انکے ہوش و ہرے قتل پہ کی ہے

۱۱۱  
 ایذا شہر مظلوم کو زخون کی بڑی ہے  
 اور فاطمہ زہرا دہان بہریش پوری ہے

۱۱۲  
 زہرا کو نہ رلواؤ ستاؤ نہ علی کو  
 یہ کیلے غش آجا مہتا بہر سبب دہی کو

۱۱۳  
 یہ دھیان چاہا تو دین کی  
 جہر قاصد سے کہا باجوہ کی  
 جب کہ بوجہ صحت میری آقا صلی علیہ وسلم

۱۱۴  
 اس وقت درخشاں کی بڑی ہے  
 صدقہ میری تنہائی کی بڑی ہے  
 گر تم مجھے فرماؤ تو میں آؤں میں ہی

۱۱۵  
 اس وقت بھی نہیں جا سکتا  
 اور اس کے چہرے پر بھی نہیں  
 خاتون قیامت چلی آئی ہو

۱۱۶  
 اس پیام میں یہ مرغزی کا جو ہر ہے  
 یہ دودھ کا خاتون قیامت کے اثر ہے

۱۱۷  
 صدقہ گئی تنہائی کا صدقہ سہوتم  
 میں بھائی کہوں در مجھے ہمیشہ کہوں تم

۱۱۸  
 اشک آنکھوں میں سچا ہو کر ہاتھوں میں  
 عورین بھی ہیں ہمراہ پہ کھول ہو سر میں

۱۱۹  
 قاصد نے یہی عرض کر دی ہے  
 جب کہ کائنات میں ہے ہمیشہ  
 دیکھا نظر سے غیب کی بڑی ہے

۱۲۰  
 تباریک ہو شاہ کی نظروں میں  
 فرمایا اشارہ سے خبر دار نہ آنا  
 کہ جو بچہ تھیں تمام گاہ

۱۲۱  
 چہن پہ خط الم سے شہر نشان  
 روک کر کہہ دے باجالت میں  
 بندہ کہوں کہ میں بھی باجالت میں

۱۲۲  
 شہر بوسے کہ بازو بہر اوڑھ رہی ہے  
 وہ فاطمہ زہرا دہی بت بھی ہے

۱۲۳  
 ہوتا ہی بہت رنج حسین اپنی علی کو  
 آواز بھی تم اپنی سناؤ نہ کسی کو

۱۲۴  
 سینے سے اوترتا اور نہیں تسلیم کروں میں  
 معصومہ کی مظلومہ کی تعلیم کروں میں



۴۵  
اے غیبی کما سبط شہر کے  
اور تو ان کے سب سے بڑے  
نہ کہ ان کے سب سے بڑے  
خازن قیاس کے سب سے بڑے

۴۶  
خوش کھاکر سے خاک سے  
اور خاک میں سے خاک اور  
نہ کہ ان کے سب سے بڑے  
کھنے کے سب سے بڑے

۴۷  
اے غیبی کما سبط شہر کے  
اور تو ان کے سب سے بڑے  
نہ کہ ان کے سب سے بڑے  
خازن قیاس کے سب سے بڑے

کتنے لگی حلقوم کو کھو اتے ہو بیٹا  
خالق سے گہنگاروں کو بخشتا ہو بیٹا

مین عرش ہلاؤنگی ترا کول کے رکھ  
گودی میں میرے فرج کیا میرے پسر کو

یوسف تھا پسر ایک ہی لیو یوسف بنی کا  
پر ثانی یوسف تھا ہر اک لال علی کا

۴۸  
اے غیبی کما سبط شہر کے  
اور تو ان کے سب سے بڑے  
نہ کہ ان کے سب سے بڑے  
خازن قیاس کے سب سے بڑے

۴۹  
اے غیبی کما سبط شہر کے  
اور تو ان کے سب سے بڑے  
نہ کہ ان کے سب سے بڑے  
خازن قیاس کے سب سے بڑے

۵۰  
اے غیبی کما سبط شہر کے  
اور تو ان کے سب سے بڑے  
نہ کہ ان کے سب سے بڑے  
خازن قیاس کے سب سے بڑے

شیر کی تو شوق سے تصویر مٹا دے  
ہر ایک نظر لاکے سکینہ کو دکھا دے

قاتل نے کیا زنج حسین ابن علی کو  
دکھلا کے مجھے قتل کیا سبط بنی کو

کیون اسپر نہ قربان رہے جان علی کی  
بخشا گیا امت یہ رسول عسری کی

۵۱  
اے غیبی کما سبط شہر کے  
اور تو ان کے سب سے بڑے  
نہ کہ ان کے سب سے بڑے  
خازن قیاس کے سب سے بڑے

۵۲  
اے غیبی کما سبط شہر کے  
اور تو ان کے سب سے بڑے  
نہ کہ ان کے سب سے بڑے  
خازن قیاس کے سب سے بڑے

۵۳  
اے غیبی کما سبط شہر کے  
اور تو ان کے سب سے بڑے  
نہ کہ ان کے سب سے بڑے  
خازن قیاس کے سب سے بڑے

آیا نہ ارکڑت جناب احدی کا  
سرکات لیا سبط رسول عربی کا

اب جھکو مہی کی ہون میں خرا یا  
لے من تیرے بابا کو ابھی فرج کر آیا

بیچارہ ہر بیکس ہو غریب الغریب  
یہ مومنو کا باعث اللہ وہ دیکھا ہو







۱۰۰  
 هر چه دانی رود دانی اولی که در این عالم  
 بودی که در این عالم بودی که در این عالم

کھاجاہ بین جو حضرت یعقوب علی دہلوی  
کے گھر پر کہ کتاب و طعام اور سکون  
کیا سخت بڑا معاملہ ہو سکتا تھا  
یہی ہے نہ دوزخ تک خلق ہوا

۱۹  
جس وقت سے کہ کیا جوان بنایا ہوا تھا  
میں نے دیکھا تھا وہ اس کے  
کے ساتھ تھا وہ اس کے  
کے ساتھ تھا وہ اس کے

جب تک کہ حال آنکہ چون دیکھا نہ پسیرا  
موقوف نظر بتانہ ہوا او سکے جگر کا

کبر سے روایت ہے کہ جب تک گیا  
فاقون سے کہی دن شہ روضہ تھا

اک بات گزشتہ کو نہ بھولی سو وہ  
وہ مغفرت است عاصی کی دعا

۱۲  
اسے بارونہی دیوسف و یوسف کی بودا  
اب حادہ دیوسف حیدر کو کرو یا و  
یوسف کو قتل چاہے کہ کسی کو مارنا مشا  
دیر دیوسف حیدر کو چاہے کہ کسی کو مارنا

اب بولن صاحب حق کجی فانی ہے  
 اور وہ درجہ ہے کہ جس میں  
 اور خاک میں اگر لگی جانی ہے

۵۲۰  
اسے مونسوا ب خیمہ تصور کرو  
وہ کہیں کہیں کھلا ہوا ہے  
فراخ و حرارت ہے یہاں کہیں کہیں  
مملو ہون کے سایہ میں

حلقوم پہ رگڑے دیے قاتل کی ہجرت  
 ہو نہجھے کوئی رد واد کلبے سے علی گئے

غل پر دگیا مقنون کے تلمذ ابن علی ہے  
اب عرش تلمذ قاضی عازمی نے کو چلی ہے

ہے وقت زوال اور بہت گرم  
خورشید رسولؐ دوسرا ڈوب

Handwritten text in Urdu script, likely a title or heading, possibly reading "کتاب الفوائد" (Kitab al-Fawa'id).

وہ جاہل ہے فاطمہ نے اس سے کیا  
صد بارہ سو بیس لکھ صد روپے  
جو دو سو سو خانوں قیاس ہے  
کس تشنہ کی دلی دوا ہے

۵۲۱  
تاریخ کے لغوی معنی یہ ہیں کہ تاریخ  
ہر دور میں ہر دور کے ہر دور  
کے ہر دور میں ہر دور کے ہر دور  
کے ہر دور میں ہر دور کے ہر دور  
کے ہر دور میں ہر دور کے ہر دور

خجرو چلا ہو گا گلے سے سبہ زمین پر  
کیا شاد بخت ہوئے ہو کینگہ زمین پر

تن خشک تھا فوارہ کو کر جو ہو چٹے  
اکتایب سے ہاتھوں میں کو سونگہ ہر

جب شتر تھیں گھر کے کافر  
بر بات میں بابا کو بہت یاد



۴۱  
 ہر دوں لاشوں پر نظر کرنا  
 نہایت مخفی سے چل جاتی اور اک آہ  
 رور کے یہ کہتی ہیں بعد از جان کا  
 لیکر غوغا اس ظلم کا اور جو کا قلم

۴۲  
 لاش علی اگر بھی جائزین بر آن  
 نہ ہو تو کس کا یہ کہتی ہیں تین تین  
 نہ شہیدان سوز و گریہ کی جان  
 ہر دوں میں شہر سے تار و جالی ترانہ

۴۳  
 ہر دوں لاشوں پر نظر کرنا  
 نہایت مخفی سے چل جاتی اور اک آہ  
 رور کے یہ کہتی ہیں بعد از جان کا  
 لیکر غوغا اس ظلم کا اور جو کا قلم

۴۴  
 پند کہ پہلے سے تھے یہ کیا خوب لوگوں  
 سے ہو سب شہر میں مین پور

۴۵  
 ہم نرغین مین این انکی نگہبانی کر دم  
 اک ہاتھ اوٹھا کر سر اسٹریپہ دھرم

۴۶  
 شہر بولے قسم لہ نہ طلب این کر ونگا  
 تم سب کی یہ مرضی ہو تو پیا سا ہی مرونگا

۴۷  
 وہ کہتے ہیں اگر بھی جائزین بر آن  
 نہ ہو تو کس کا یہ کہتی ہیں تین تین  
 نہ شہیدان سوز و گریہ کی جان  
 ہر دوں میں شہر سے تار و جالی ترانہ

۴۸  
 لاش علی اگر بھی جائزین بر آن  
 نہ ہو تو کس کا یہ کہتی ہیں تین تین  
 نہ شہیدان سوز و گریہ کی جان  
 ہر دوں میں شہر سے تار و جالی ترانہ

۴۹  
 ہر دوں لاشوں پر نظر کرنا  
 نہایت مخفی سے چل جاتی اور اک آہ  
 رور کے یہ کہتی ہیں بعد از جان کا  
 لیکر غوغا اس ظلم کا اور جو کا قلم

۵۰  
 شش ماہر سپر کی ہی نہیں لاش گسی  
 اکت یہ غریبوں کی بیابان مین چری

۵۱  
 آئے ہیں بی لینے کو گلارہ جنان سے  
 اب کسکو ستاؤ گے مین جا تا ہوں جہا

۵۲  
 اب روک نہ تو فاطمہ زہرا کے حلف کو  
 مین یہاں سے نکل جاؤں کسی اور طرف کو

۵۳  
 ہر دوں لاشوں پر نظر کرنا  
 نہایت مخفی سے چل جاتی اور اک آہ  
 رور کے یہ کہتی ہیں بعد از جان کا  
 لیکر غوغا اس ظلم کا اور جو کا قلم

۵۴  
 لاش علی اگر بھی جائزین بر آن  
 نہ ہو تو کس کا یہ کہتی ہیں تین تین  
 نہ شہیدان سوز و گریہ کی جان  
 ہر دوں میں شہر سے تار و جالی ترانہ

۵۵  
 ہر دوں لاشوں پر نظر کرنا  
 نہایت مخفی سے چل جاتی اور اک آہ  
 رور کے یہ کہتی ہیں بعد از جان کا  
 لیکر غوغا اس ظلم کا اور جو کا قلم

۵۶  
 ہر دوں لاشوں پر نظر کرنا  
 نہایت مخفی سے چل جاتی اور اک آہ  
 رور کے یہ کہتی ہیں بعد از جان کا  
 لیکر غوغا اس ظلم کا اور جو کا قلم

۵۷  
 اب رحم کر و حال پر شاہ شہدا کے  
 تم بال نہ کھاؤ اور سر خیر نساکے

۵۸  
 اب شکل وطن مین کسی دکھلائیگا شہید  
 نہ فرات سے بھی ملے کو نہیں جائیگا شہید



۵۲۴  
میں ملتی تھیں سے جو کہ ہوں کھلا  
تم کو کون کی بنیادی نہیں جگہ گوارا  
کو اسے ملے مرنے بنیادی کو مارا  
واقعہ میں ملے جہان و جلیلا

۵۲۵  
منظر اگر جگہ نہیں ہے یہ گھر  
یہ بات میری مان ہے نہ فاق  
آیا ہو کر سے ساتھ فاقہ میں  
زیر کی ہو ہے کوئی نہیں کوئی

۵۲۶  
کیا کام میں ہے میرا کون سا کام  
اگر جہان افسردہ ہے عیاں بیان  
ان سب کی جدائی کی جگہ اب کہاں  
جی گئے وہ ہیں کا دین یا دین

۵۲۷  
کیسے کا گوتھے رسول عربی کے  
دانشہ کیا ذبح ذاسے کو بنی کے

۵۲۸  
گو بے کفن صغر ہو یہ ایسا نہیں علم  
سرسنگے ہوئے آل پیغمبر تسم ہو

۵۲۹  
جائینگے کہاں ہم تو لب گور کھڑے  
گھر جیسے تھا آباد وہ جگہ میں

۵۳۰  
بولا کہ سپر سے جگہ ہے یہ تقدیر  
تم جہان پہلے کی عبت کرنے ہو  
اب ایک طبقہ ہو اور علم کی  
بنیادی سے درے نہیں ہم اور

۵۳۱  
بولا کہ سپر سے جگہ ہے یہ تقدیر  
تم جہان پہلے کی عبت کرنے ہو  
اب ایک طبقہ ہو اور علم کی  
بنیادی سے درے نہیں ہم اور

۵۳۲  
ان باتوں سے جگہ ہے یہ تقدیر  
بولا کہ سپر سے جگہ ہے یہ تقدیر  
تم جہان پہلے کی عبت کرنے ہو  
اب ایک طبقہ ہو اور علم کی

۵۳۳  
خون تر ہے خون میں خنجر کو بھرنے  
بے ناموری بھگا اگر ذبح کرینگے

۵۳۴  
پہونچا کے چلا آؤنگا میں آل عبا کو  
اس بات کا خاص من تجھے دیتا ہوں

۵۳۵  
اس وقت جو زلف سے نکل جاؤ گے  
پھر دام میں رو باہون کرکے آؤ گے

۵۳۶  
نہایت سے اک آہ کی اور کھنجر گوارا  
کیا ناموری سچ ہے تو عالم گوارا  
واقعہ میں انہی جگہ بنی وادی گوارا

۵۳۷  
ناموس کو پہونچا کے کھنجر گوارا  
جاؤنگا زلف سے نکل جاؤنگا گوارا  
واقعہ میں صادق بات کو گوارا

۵۳۸  
شہر کے بہت بنی گوارا کو گوارا  
نہایت سے اک آہ کی اور کھنجر گوارا  
کیا ناموری سچ ہے تو عالم گوارا

۵۳۹  
گر ہاتھ نہ تھا سے ہوں بنی عیتر کا  
تو عرش اٹا دے بھی رب دوسرا کا

۵۴۰  
ہے دودھ پیا نیت رسول عربی کا  
میں جھوٹ نہ بولونگا نواسا ہوں بنی

۵۴۱  
گر کہ تو وہ مان بہنوں کو لے جائے  
طالب ہو مہرے مہرے تو حاضر ہو جائے



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۱۵<br/>         منہ جانتی ہوں ایک دم تیرا ہوا<br/>         اور دیکھ کر تجھے غمین دیکھ کر<br/>         میں کہہ دوں کہ آج بھی تجھے<br/>         دیکھ کر غمین دیکھ کر</p> | <p>۴۱۶<br/>         منہ جانتی ہوں ایک دم تیرا ہوا<br/>         اور دیکھ کر تجھے غمین دیکھ کر<br/>         میں کہہ دوں کہ آج بھی تجھے<br/>         دیکھ کر غمین دیکھ کر</p> | <p>۴۱۷<br/>         منہ جانتی ہوں ایک دم تیرا ہوا<br/>         اور دیکھ کر تجھے غمین دیکھ کر<br/>         میں کہہ دوں کہ آج بھی تجھے<br/>         دیکھ کر غمین دیکھ کر</p> |
| <p>۴۱۸<br/>         دولت زہرا علی امین بھری<br/>         بھر کے لئے کی دولت خوشی ہے</p>  | <p>۴۱۹<br/>         مظلوم تو بہ شہدہ شک پرستہ دین ہے<br/>         پر اس میں حلال اسد اللہ دین ہے</p>   | <p>۴۲۰<br/>         پشیمین و جہین ہنر پہ عیان میں<br/>         سبط شہ لولاک کے ہم مرتبہ دان میں</p>  |
| <p>۴۲۱<br/>         میں اب باتھ سے تیرا نکلا<br/>         تم کو دے کہ پھر کب تک رہا<br/>         مگر کیونکہ تیرا کھڑے اور کھڑے<br/>         اور کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>    | <p>۴۲۲<br/>         میں اب باتھ سے تیرا نکلا<br/>         تم کو دے کہ پھر کب تک رہا<br/>         مگر کیونکہ تیرا کھڑے اور کھڑے<br/>         اور کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>    | <p>۴۲۳<br/>         میں اب باتھ سے تیرا نکلا<br/>         تم کو دے کہ پھر کب تک رہا<br/>         مگر کیونکہ تیرا کھڑے اور کھڑے<br/>         اور کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>    |
| <p>۴۲۴<br/>         امین بیان بیون کو خیمہ جلا کر<br/>         آپ کو ہم فوج کرین اذکو دکھا کر</p>  | <p>۴۲۵<br/>         انصاف کر اب ازل کی طاقت دیکھ کر<br/>         جو بیٹیں پھر سے جسے پانی نہ ملا ہو</p>  | <p>۴۲۶<br/>         میں وارث خلق خلق حلق بنی ہوں<br/>         میں صیر میں یو بیلہ ہوں جرات میں علی ہوں</p>   |
| <p>۴۲۷<br/>         میں اب باتھ سے تیرا نکلا<br/>         تم کو دے کہ پھر کب تک رہا<br/>         مگر کیونکہ تیرا کھڑے اور کھڑے<br/>         اور کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>    | <p>۴۲۸<br/>         میں اب باتھ سے تیرا نکلا<br/>         تم کو دے کہ پھر کب تک رہا<br/>         مگر کیونکہ تیرا کھڑے اور کھڑے<br/>         اور کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>    | <p>۴۲۹<br/>         میں اب باتھ سے تیرا نکلا<br/>         تم کو دے کہ پھر کب تک رہا<br/>         مگر کیونکہ تیرا کھڑے اور کھڑے<br/>         اور کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>    |
| <p>۴۳۰<br/>         قمر ہے نیز لکین حضرت کے جگر میں<br/>         ریتن علی کی رہے بیکار کر میں</p>  | <p>۴۳۱<br/>         کفار کو تم نہ رو نہ رو کچھو شہیر<br/>         پرخشش است نہ پھلا دیکھو شہیر</p>   | <p>۴۳۲<br/>         خیر شکنی آجو گئی یاد سہار کی<br/>         کیا ہی پسر فاطمہ سے نہ رشتہ شکنی کی</p>  |



۵۴۱  
 ہوا تو غنیمت کے لئے اور غنیمت کے لئے  
 ہوا تو غنیمت کے لئے اور غنیمت کے لئے  
 ہوا تو غنیمت کے لئے اور غنیمت کے لئے

۵۴۲  
 کیا جانتے تھے یہ مکان جہاں ہوا  
 رعبان آیا اور زب کو بے شک ہوا  
 سب کے لئے اسی لئے یہ مکان ہوا

۵۴۳  
 آخر کی طرح کان کی جگہ سے  
 نکل کر زمین پر گر دیا  
 اور زمین پر گر کر  
 پھیل گیا

پتھر کے اور تیغ علی کی یہ تھا ہوا  
 وہ رحمت خالق پر تو وہ فرشتہ ہوا

دل نے کہا وہ نبی شہنشاہ عرب ہے  
 وہ خیمہ سے میدان میں آئی یہ عجیب ہے

تعمید ہر اک بازو سے نازک ہے  
 یہ سب بختا پہ چھوٹا سا گر سیار ہے

۵۴۴  
 اور باقیوں کے لئے یہ تھا ہوا  
 اور باقیوں کے لئے یہ تھا ہوا  
 اور باقیوں کے لئے یہ تھا ہوا

۵۴۵  
 آج کل کے زمانہ میں ہوا  
 آج کل کے زمانہ میں ہوا  
 آج کل کے زمانہ میں ہوا

۵۴۶  
 ان کو بھی کھانا اور پانی  
 ان کو بھی کھانا اور پانی  
 ان کو بھی کھانا اور پانی

گر کہ نہ دیا خاک پر معلوم پس کر  
 گودی میں لیا تو طرک کے تحت جگر کو

سریر ارم زنج میں راز پہ دھرونگی  
 چالیس دن پیرا اسی جنگل میں کرونگی

لگی ہونا ہے اک روز چراغ  
 مٹنا ہے سناں دن میں رستہ

۵۴۷  
 جب خاک میں ہو گیا ہوا  
 جب خاک میں ہو گیا ہوا  
 جب خاک میں ہو گیا ہوا

۵۴۸  
 اب کھانا اور دکان میں ہوا  
 اب کھانا اور دکان میں ہوا  
 اب کھانا اور دکان میں ہوا

۵۴۹  
 ان کو بھی کھانا اور پانی  
 ان کو بھی کھانا اور پانی  
 ان کو بھی کھانا اور پانی

زخمی ہر اٹن دیکھ کے یہ رحم کی ہر  
 مرنے کا مکان بھی مجھ کو آتا دیکھ

گر قہر گل بختا پہ غنیمت سا وہاں تھا  
 اور ہاں سے چھا کر چھا کر وہاں تھا

تلواریں اگر تیرے پر ڈینگلی  
 میں شیر کا پوتا ہوں نہ میدان تھا



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی</p>                 | <p>۵۵۳<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی</p>   | <p>۵۵۴<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی</p>   |
| <p>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ</p> | <p>پہلے تو ڈرا ایسا کہ پیچھے کو ہٹا دے<br/>پہلے تو ڈرا ایسا کہ پیچھے کو ہٹا دے<br/>پہلے تو ڈرا ایسا کہ پیچھے کو ہٹا دے<br/>پہلے تو ڈرا ایسا کہ پیچھے کو ہٹا دے</p> | <p>کیا لئے کو قاسم سے یہاں آئے ہو بیٹا<br/>کیا لئے کو قاسم سے یہاں آئے ہو بیٹا<br/>کیا لئے کو قاسم سے یہاں آئے ہو بیٹا<br/>کیا لئے کو قاسم سے یہاں آئے ہو بیٹا</p> |
| <p>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی</p>                 | <p>۵۵۵<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی</p>   | <p>۵۵۶<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی</p>   |
| <p>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ</p> | <p>یہ کون ترس کھاتا ہے معلوم کے اوپر<br/>یہ کون ترس کھاتا ہے معلوم کے اوپر<br/>یہ کون ترس کھاتا ہے معلوم کے اوپر<br/>یہ کون ترس کھاتا ہے معلوم کے اوپر</p>         | <p>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ</p>   |
| <p>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی</p>                 | <p>۵۵۷<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی</p>   | <p>۵۵۸<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی<br/>دور کی جی لاتی</p>   |
| <p>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ<br/>ابناتہ شمشیر و مرگ</p> | <p>حضرت کریمے اشک بہانی ہو سکیں<br/>حضرت کریمے اشک بہانی ہو سکیں<br/>حضرت کریمے اشک بہانی ہو سکیں<br/>حضرت کریمے اشک بہانی ہو سکیں</p>                             | <p>گھر جاؤ لگا سنے والدہ کے پاس رہیں<br/>گھر جاؤ لگا سنے والدہ کے پاس رہیں<br/>گھر جاؤ لگا سنے والدہ کے پاس رہیں<br/>گھر جاؤ لگا سنے والدہ کے پاس رہیں</p>         |



۵۵۵  
 شہر کے چھوٹے دروازے سے دل کو نکلتا ہوا  
 باہر کی طرف سے بھائی کا نشان آتا تھا  
 اس کے منہ پر ایک سوڑا روئی کا تان لایا  
 وہ تھکے تھکے والدہ کی اس بندھان

۵۵۶  
 آٹا آٹا خشت کی طرف سے نکلتا ہوا  
 رکھتا تھا وہ بھوکا ہوا  
 اس مرتبہ بہار تھا وہ بھوکا ہوا  
 وہ جانے سے پہلے جلاد کی تلووار بھونکتا

۵۵۷  
 اور باؤں کے ساتھ ہوا  
 اور باؤں کے ساتھ ہوا  
 اور باؤں کے ساتھ ہوا  
 اور باؤں کے ساتھ ہوا

۵۵۸  
 وہ بولا کہ مادر کا خیال اب بھٹک گیا ہو  
 جب تم سا چھوٹا میرا معیت میں چھٹا ہو

۵۵۹  
 زہرا کی صدا آتی تھی اس ماہ لقا کو  
 مان اسے سر سے پر تو بچا اپنی چچا کو

۵۶۰  
 کہتے تھے نیا ظلم ہے یہ جہنم کو  
 اب تو نہ رہا قاتلہ خان کوئی مس

۵۶۱  
 گردن میں نہ تھکتے تھے گردن کی لڑائی  
 کرتا تھا جانا اور تھکتے تھے جانا کا جواب  
 ہاتھ دے دیا کہ تھکتے تھے جانا کا جواب  
 ہاتھ دے دیا کہ تھکتے تھے جانا کا جواب

۵۶۲  
 ان کا عالم تھکتا تھا ان کا تھکتا تھا  
 سوتا تھا تھکتا تھا ان کا تھکتا تھا  
 سوتا تھا تھکتا تھا ان کا تھکتا تھا  
 سوتا تھا تھکتا تھا ان کا تھکتا تھا

۵۶۳  
 تھکتا تھا تھکتا تھا ان کا تھکتا تھا  
 تھکتا تھا تھکتا تھا ان کا تھکتا تھا  
 تھکتا تھا تھکتا تھا ان کا تھکتا تھا  
 تھکتا تھا تھکتا تھا ان کا تھکتا تھا

۵۶۴  
 بھیت کو تو بھیت سے بھیت سے مارا  
 اس طفل کو صفر کی طرح سے مارا

۵۶۵  
 باہر دیکھتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے  
 تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے

۵۶۶  
 قائم تو پڑے سوئے تھکتے تھکتے تھکتے  
 رکھو سر لا شاعری اصرار کے تھکتے

۵۶۷  
 تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے  
 تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے

۵۶۸  
 تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے  
 تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے

۵۶۹  
 تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے  
 تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے

۵۷۰  
 گرجا گاہ کے دو تو عالم مر رہے  
 اسے الی جفا یزدن جو کہ مر رہے

۵۷۱  
 قائم کو سر سے گھوڑوں سے پال لیا  
 اس چھوٹے بچے کا یہ احوال کیا ہے

۵۷۲  
 لشکر لے کر آیا اظہار سے اے میرے  
 اے لال ترے اپنے کو آئے ہیں



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۱</p> <p>بہارِ دہلی میں ایک روز شاہ کے سینے پر وہ جلا<br/>         جب غلام سے گرنے پر جلا غلام</p>   | <p>۴۲</p> <p>خاک کے قتل شدہ دین کی حالت<br/>         خاتمِ کائنات کے خاتمِ قیامت<br/>         اٹھ اٹھایا اسبابِ درشاہِ ولایت<br/>         شہرِ جہنم کے غریبوں کے گمانِ بجا و نیت</p> | <p>۴۳</p> <p>دربار کے ایک روز شاہ کا ناگوار<br/>         اس وقت بھی زینب کی ادا رہی<br/>         قیاس سے سناؤں سری کی</p>  |
| <p>ہاتھ اڑھا کر ہی خالق سے عا کر<br/>         شیعہ دوسن کے حوایج کو رو کر</p>  | <p>ظالم ترے دل کے طبع خام ہوئی ہے<br/>         امان تو سری فاقہ کشی کے ہوئی ہے</p>   | <p>سرخ گے ہوز زینب ہی منظور قلم ہے<br/>         بازاروں میں پہرنا سری قسمت میں لکھا ہے</p>   |
| <p>۴۴</p> <p>خاک کے قتل شدہ دین کی حالت<br/>         خاتمِ کائنات کے خاتمِ قیامت<br/>         اٹھ اٹھایا اسبابِ درشاہِ ولایت<br/>         شہرِ جہنم کے غریبوں کے گمانِ بجا و نیت</p> | <p>۴۵</p> <p>خاک کے قتل شدہ دین کی حالت<br/>         خاتمِ کائنات کے خاتمِ قیامت<br/>         اٹھ اٹھایا اسبابِ درشاہِ ولایت<br/>         شہرِ جہنم کے غریبوں کے گمانِ بجا و نیت</p> | <p>۴۶</p> <p>خاک کے قتل شدہ دین کی حالت<br/>         خاتمِ کائنات کے خاتمِ قیامت<br/>         اٹھ اٹھایا اسبابِ درشاہِ ولایت<br/>         شہرِ جہنم کے غریبوں کے گمانِ بجا و نیت</p> |
| <p>۴۷</p> <p>شاہ کے سر پر زینب سے پڑی تھی<br/>         خیر کے در سے نگرانِ نیت ہی تھی</p>  | <p>۴۸</p> <p>ہم ابنِ علی کا خون سے خورندہ ہیں ظالم<br/>         زینب کی رومین کی پوندہ ہیں ظالم</p>  | <p>۴۹</p> <p>کیا بعد سر سے ہوگی پریشان سیکھتے<br/>         ہے چار برس کی میری نادان سیکھتے</p>   |
| <p>۵۰</p> <p>خاک کے قتل شدہ دین کی حالت<br/>         خاتمِ کائنات کے خاتمِ قیامت<br/>         اٹھ اٹھایا اسبابِ درشاہِ ولایت<br/>         شہرِ جہنم کے غریبوں کے گمانِ بجا و نیت</p> | <p>۵۱</p> <p>خاک کے قتل شدہ دین کی حالت<br/>         خاتمِ کائنات کے خاتمِ قیامت<br/>         اٹھ اٹھایا اسبابِ درشاہِ ولایت<br/>         شہرِ جہنم کے غریبوں کے گمانِ بجا و نیت</p> | <p>۵۲</p> <p>خاک کے قتل شدہ دین کی حالت<br/>         خاتمِ کائنات کے خاتمِ قیامت<br/>         اٹھ اٹھایا اسبابِ درشاہِ ولایت<br/>         شہرِ جہنم کے غریبوں کے گمانِ بجا و نیت</p> |
| <p>۵۳</p> <p>پتنگ بنی تیغ جو تو خون سے بھر گیا<br/>         اٹھ کر ملیگا جو بکھے ذبح کر دیا</p>  | <p>۵۴</p> <p>سرکات کے پرشاک تو شیر کی لینا<br/>         دت نہ چادر مہری شیر کی لینا</p>  | <p>۵۵</p> <p>ای لال سر چھاؤنی چھاتی ہوں تمہاری<br/>         میں رات سریان گورناتی ہوں تمہاری</p>   |



۴۹  
تکلیف بخاک کے کھانا نہ کرے رو کر  
رہے تھے جی جگہ پر مس کے اول پادشاه  
ایک ایک سے پہلے کہ زمین پر  
پیدا کرے اور پھر زمین پر

۵۰  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد

۵۱  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد

تہا علی اکبر بھی نہیں چھوڑ گئے ہیں  
عباسی برادر بھی کمر توڑ گئے ہیں

کرتا ہو نہیں بے سر شاہ ابرار کو دیکھو  
اسی غافلہ خجے کے سرے دھار کو دیکھو

کسی طرح سے دیکھوں میں چھری حلق لے کر  
بازو کوئی رومال سر سے دبہ تریر

۵۲  
تکلیف بخاک کے کھانا نہ کرے رو کر  
رہے تھے جی جگہ پر مس کے اول پادشاه  
ایک ایک سے پہلے کہ زمین پر  
پیدا کرے اور پھر زمین پر

۵۳  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد

۵۴  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد

لائی ہے فضا اس کو شہید کی ہیں  
یہ لاڈ لا کا ہو کہ کسی سو رہا ہے سران

کیرن پھیرتا ہی تیغ یہ جرم خطا ہے  
جیڑ کا گلا ہے یہ مجھ کا گلا ہے

یہ قتل اگر ہو گئے تو پھر در بدری ہے  
پر دیں ہر آفت ہر اوہ بے بدری ہے

۵۵  
تکلیف بخاک کے کھانا نہ کرے رو کر  
رہے تھے جی جگہ پر مس کے اول پادشاه  
ایک ایک سے پہلے کہ زمین پر  
پیدا کرے اور پھر زمین پر

۵۶  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد

۵۷  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد  
کے لئے کہلا کر اس کے ولاد

سرخ حرم خیمہ کی ڈور بھی یہ کھڑے ہیں  
مترنج کھین بیان سر سے غمخوار ہیں

چشم بکر تکلیف نہ از ہر خدا سے  
پانی تو ذرا سامر سے میرد کو بلا دے

گردن نہ اسی کاٹ شہ جہاں بشر کی  
لے لوان میں بائیں تو ذرا اپنے پدر کی



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۱۸<br/>         بن باب کا اسے شکر کیلئے کہ اس نے<br/>         خیر و شر کے مطلق پر حذر<br/>         کیا اور اس کی بیعت میں نہ آیا اور<br/>         غلام کا پیاسے کا لکڑی کا شکر نہ کر</p> | <p>۱۹<br/>         اب کوں سلا گیا کہ اس نے<br/>         اب کوں میں کیا کیا اور<br/>         اب کوں میں اب کوں کیا کیا اور<br/>         اب کوں سے لڑنے پر کیا کیا اور</p> | <p>۲۰<br/>         لکھا اور اسے یاد دلائے کہ اس نے<br/>         خیر و شر کے مطلق پر حذر<br/>         کیا اور اس کی بیعت میں نہ آیا اور<br/>         غلام کا پیاسے کا لکڑی کا شکر نہ کر</p> |
| <p>خیر نہ روان کر کہ یہ آداب کی چاہی<br/>         یہ دوسرے کہ حضرت محبوب خدا کی</p>   | <p>الغف جو قدیمی تھی اس میں<br/>         روتی ہے سیکھنے والی کچھ دھیان میں</p>   | <p>مل لکھا اب حشر میں اب جان سیکھنے<br/>         اس کے دنیائے ترسے نگہبان سیکھنے</p>   |
| <p>۲۱<br/>         عالم نے سنا کہ اس نے<br/>         دیکھا کہ اس نے<br/>         دیکھا کہ اس نے</p>   | <p>۲۲<br/>         باب کو تو کہ اس نے<br/>         حال میں کیا کیا اور<br/>         اور اس نے کیا کیا اور</p>  | <p>۲۳<br/>         فانی نے اسے یاد دلائے کہ اس نے<br/>         خیر و شر کے مطلق پر حذر<br/>         کیا اور اس کی بیعت میں نہ آیا اور<br/>         غلام کا پیاسے کا لکڑی کا شکر نہ کر</p>  |
| <p>کیا جلد کٹا سر شہ ابراہیم مارا<br/>         ہم دیکھنے پائے کہ بھی نہ دیدار تھا</p>   | <p>ہم سب بھی گیا کوئی نہ خراج جہان سے<br/>         بس بختن پاک اور ٹھے آج جہان سے</p>  | <p>اس بندہ جگر فوار سے یا شاہ کمال<br/>         معذرت کا لفظ دیکھئے پاس پڑ جائے</p>  |
|   |  |  |



۱۴  
 خدای تعالیٰ نے جو کچھ چاہا وہ ہوا  
 اور جو نہیں چاہا وہ نہ ہوا  
 اور جو چاہا وہ بے شمار ہے  
 اور جو نہیں چاہا وہ بے شمار ہے

۱۵  
 ایک کلمہ کا شہدہ کہ شہد مولا علی علیہ السلام  
 اس کے بعد آجین سنان نظر سے کر لیا  
 معراج میں نبی و علی نے جدا جدا  
 سب کچھ خدا سے پوچھا لیکن

۱۶  
 کو زبان اور ارض و سما میں  
 معجزات میں انکو حسب حق نمایاں  
 دست خدا اور چہرہ رب العظام میں  
 ہر چیز میں گشت و شہد نمایاں

۱۷  
 کیا ہے کہ لب بھی نہیں ہم ملازمین  
 شہر پہلی رہنمائی ہمارا پاس ہے

۱۸  
 باقی نہ حقیقی راز حقیقی و جلی رہے  
 باہر رسول پر دے کر اندر علی رہے

۱۹  
 رہتی رہنمائی کے جو نظرون میں تل  
 معنی حواس خمسہ قدرت کے کمال

۲۰  
 واجب و مستحب و مکرم و مکہر  
 بینا و بین و سکن اعدا و خائن  
 قانون شہر میں کرنا یا نہ کرنا  
 عین شہر میں کرنا یا نہ کرنا

۲۱  
 محسوب از بیابان بیان  
 مندرجین لاکھ خدمت گزاروں میں  
 خستہ و زاریں کی امید و امید میں  
 کوئی کام نہ کرنا یا نہ کرنا

۲۲  
 ایک ایک کن چہرہ میں کیا شہد  
 سلف و خلیفہ میں سچی پانچ طرف  
 پنج سورہ چار کن بوہین  
 پانچ اصول میں پانچ طرف

۲۳  
 ایمان پناہ ہیں یہ شہر یہ پناہ ہیں  
 اس کے شہر میں پانچ نمازین گواہ ہیں

۲۴  
 ہر اشک سرخ باغ شفاعت کا پھول تو  
 گلزار چشم شہدہ بر گلچین بتوال ہے

۲۵  
 روشن یہ بیت ہر دوسرا انکی حب میں  
 انکی شمار باعی اربع کتب میں

۲۶  
 بیحد ادب و بیان یہ ادب کا مقام  
 خدای تعالیٰ کے کھان شہر تہ مرا  
 یہ مجلس صلیب السلام ہے  
 کرو پاؤں شہر کا کایاں ہاتھ

۲۷  
 ہر فرد کو خدا نے دیا جسے جو اس  
 ماموریت کے شہد سنان ہون چاہیں  
 ہر منہ پر اپنے پانچ نماز و کما کو اس  
 سب کو اس کے اس اور ہر خواہش

۲۸  
 دس غلطیوں نصف بیہوشی میں ہے ہر  
 تا بہ تمام چہرہ ہونے کی سند  
 کی شہدہ کی ہر حقہ تقدیر نے دو  
 پانچ کچھ پانچ و شہد شہد

۲۹  
 حاجت ایمان روا ہر دعا مستجاب ہر  
 شہر کی ہر حاجت خدا کی جناب ہے

۳۰  
 پانچ انگلیوں سے ہے چنا ایک بان کو  
 بس شہد کے سامنے پھیلا دھات کو

۳۱  
 چھوڑا ہر دھوکو نیکیوں کا وارفتہ  
 دو کلمہ ہوئے تو پختہ ہفتہ ہو







۹۴  
 کتب خطی  
 کتابخانه  
 آستان قدس  
 قزوین

باب الفتن  
 في بيان ما يقع من  
 الفتن في الدنيا  
 من جهة الملوك  
 والوزراء  
 والجنود  
 والعباد

۵۷  
 کلمہ گوئی میں سیارہ گوئی  
 کافر بھی مانتا تو کہتے ہیں ایمان اور کفر  
 نبت اذہم علم مسلمان سے تو وہ  
 بیچارے غائبے تو اسی میں نہیں

سب پر جلیقہ خان کو نہ کیوں افتخار ہو  
جیکے کہ وہ ستون کا خداداد دستار ہو

پانی و اینها و کوشه نشسته کا مکر  
 انک دس لو مشرف غیر الانام کو

گفته این کفر است که ایمان گفته این  
ما فرموده و جو گوستان گفته این

کتابخانه عمومی  
مکتبہ اسلامیہ  
کراچی

عاقبت حسین قید و بند  
نیزم آید بدو آل کبیر  
سپه نیز گراور حسین کا الیکم خدودا  
بانار نام و حکمت حیدر علی

قصیدہ  
مصدقہ جیفنا کچھو صاحبیت فولی غلامی کی  
الذات کا حضرت غوث الاعظم صاحب الدان کی  
بلوچین غوث الی صاحب اکبر داند کی  
ابو نعیم سر سید خان صاحب رستم غلامی کی

بر او خطی کا حسین حسین کا کہ  
کہ وہ بہرین لوٹ لیا جنت کا کہ

خفتہ تھا اردو فی بہ نسبت بڑا لک  
یاد رکھو کہ جو کچھ بننا ہے اس کے

فانچہ نہ سوگ نہ تربت حسین ک

لیون شخصیت یونان تھا اولاً یونین کا  
دل تو اراکلیت کا دیوتا تھا  
ملکہ کریکا پیرسٹیل کی بیوی  
کلیتا پیرسٹیل کی بیوی

۱۰۰  
 در کتابی که در این کتابخانه است  
 در کتابی که در این کتابخانه است  
 در کتابی که در این کتابخانه است

۱۵۰  
 چنانچه اس زمانہ میں یہاں پر  
 ناکام ہو کر گئے ہیں کہ نہ کام  
 کر سکتے ہیں اس کے نتیجے میں  
 فرستے ہوئے فوج کو براؤنڈ

آئے نہ دفن کو یہ محبت بھی ہے کی  
باندھا گلائی کا یہ الفت ملی ہو کی

جسکا کہہ اسے تھا رسول و نام کا  
ماحق بہا یا خاک پہ خون اُسے نام کا

ابو بکر صدیقؓ کو دوسیا نہیں دل ان کے جی  
قر کے ہاتھ بند یعنی سب ہاتھ بند



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۵۲۸</p> <p>سید حسن جوینده ابو قاسم<br/>راه سبزه عین دل و جان و نثار<br/>بختی کل کار مستعد کارزار<br/>بختی کل کار مستعد کارزار</p>  | <p>۵۲۷</p> <p>سید حسن جوینده ابو قاسم<br/>بولا اولی که شوق و چرخ<br/>سید حسن جوینده ابو قاسم<br/>بولا اولی که شوق و چرخ</p>           | <p>۵۲۶</p> <p>سید حسن جوینده ابو قاسم<br/>بولا اولی که شوق و چرخ<br/>سید حسن جوینده ابو قاسم<br/>بولا اولی که شوق و چرخ</p>           |
| <p>هر گز من ماتم نه دین کا عروج تھا<br/>بر شهر و ده سر جدار یون کا خروج تھا</p>   | <p>زینب زری غریب بین پرده ایمن<br/>ای سر بناده چادر لعل کیمیا بین</p>   | <p>قرآن رشک نیر سب پر سب پر لعل<br/>در در پھر انیکو سر پھر لعل</p>  |
| <p>۵۲۹</p> <p>کلیا کر زینب کی جب دھندلی<br/>کلیا کر زینب کی جب دھندلی<br/>کلیا کر زینب کی جب دھندلی<br/>کلیا کر زینب کی جب دھندلی</p> | <p>۵۲۸</p> <p>کلیا کر زینب کی جب دھندلی<br/>کلیا کر زینب کی جب دھندلی<br/>کلیا کر زینب کی جب دھندلی<br/>کلیا کر زینب کی جب دھندلی</p> | <p>۵۲۷</p> <p>کلیا کر زینب کی جب دھندلی<br/>کلیا کر زینب کی جب دھندلی<br/>کلیا کر زینب کی جب دھندلی<br/>کلیا کر زینب کی جب دھندلی</p> |
| <p>سے گھر نہ در پرده نہ ز پور نہ دردا<br/>پھر نیکو کتبہ غافلہ کا سنگے سر رہا</p>  | <p>نہا سر سیمین بی بیان در در پھر<br/>بھائی کر سر کے ساتھ بن نگار پھر</p>   | <p>اک دھوم زربہ عرش برین اٹھی<br/>تقلیم سر کو بکس قد آدم زمین اٹھی</p>  |
| <p>۵۳۰</p> <p>حسن کا بیڑا لڑا<br/>حسن کا بیڑا لڑا<br/>حسن کا بیڑا لڑا<br/>حسن کا بیڑا لڑا</p>   | <p>۵۲۹</p> <p>حسن کا بیڑا لڑا<br/>حسن کا بیڑا لڑا<br/>حسن کا بیڑا لڑا<br/>حسن کا بیڑا لڑا</p>   | <p>۵۲۸</p> <p>حسن کا بیڑا لڑا<br/>حسن کا بیڑا لڑا<br/>حسن کا بیڑا لڑا<br/>حسن کا بیڑا لڑا</p>   |
| <p>غریب حق ہو کر لی تھی یہ مادر حسین<br/>بہر پیر جانا ہر تھنہ سر حسین</p>   | <p>سکو حسین دکاناز اسنے میں<br/>تر ساید دم کو فقط قید فاسنے میں</p>   | <p>قلیم کو اسٹو سر عا یوسف ساری<br/>آنی سواری دوش بنی کر سوار کی</p>  |



|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>۵۳۳<br/>بہارِ جہانِ جلیوس با سہ الام کا<br/>آتا ہر سرسبزین علیہ السلام کا<br/>بجھو فرق دل جو بہ نیر الانام کا<br/>پس تو بہادر خواص و عوام کا</p>       | <p>۵۳۴<br/>نہانِ صبح و شام میں شہین<br/>نہیں فہم کا وزن کہ سرسبزین<br/>خود نقشِ مجیدہ کا شرف جو چین<br/>اسکے حضور کو چھٹا تو چین چین</p>   | <p>۵۳۵<br/>بہارِ صبح و شام میں شہین<br/>لاسلے کا رنگ شہین کی بودگی بجا<br/>جو گر دین وہ ملک زلفِ شہین<br/>نہیں بین ملک گر دین شہین</p>            |
| <p>۵۳۶<br/>ایسی گوہ و قار ملاسنے ذریعہ کو<br/>معراج نیز سے پہر ہوئی فہمِ صبح کو</p>   | <p>۵۳۷<br/>بیش جہین فقدا نہ سر شروع و دین جھکا<br/>سجدہ کیو واسطے فلک نہ جہین جھکا</p>   | <p>۵۳۸<br/>اک شب نماز زلف سے پہنچے جو چہ کو<br/>دن کیا نہر ارماہ شہب قدر برادر کو</p>   |
| <p>۵۳۹<br/>گریم جلوہ سر کا جو خسارہ ہو گیا<br/>دھوپ اسلحہ آڑی سر نہیں پار ہو گیا<br/>مردم کا اوج یہ دم قنارہ ہو گیا<br/>نیلی کا تارہ اختر سارہ ہو گیا</p> | <p>۵۴۰<br/>کھنکھ میں اس حال پہ کو کو کو<br/>ملو علی انہی و آل نہین<br/>دیکھیں جو در یہ رخ سلطان نہین<br/>سب پر ناز عید ہو واجب بر نہین</p> | <p>۵۴۱<br/>بہارِ صبح و شام میں شہین<br/>فانوس سرش کو کی کریم اسکانو<br/>قایل نہی اسکی رخت و کلاحت یہ نہین<br/>میںی نرا نچ پائے بودی کریم</p>      |
| <p>۵۴۲<br/>عینک کی امتیاز نہ تھی چشمِ پیر کو<br/>بڑھتی تھی سر نوشتِ سفیر و کبیر کو</p>  | <p>۵۴۳<br/>مذہبِ راہ حق کی بھی شان ہوتی ہر<br/>ہر عید اس حال پہ فرہان ہوتی ہر</p>  | <p>۵۴۴<br/>رو پر آب و ثاب پہ پینی کا اوج ہر<br/>گو یا بلند نور سے چہرہ سے سوج ہر</p>  |
| <p>۵۴۵<br/>شامی پکار کو گرج دوم جلوہ ہوئی<br/>شصت پہلے نوک پہ ایسی آہوئی<br/>شانِ خاندانِ اور اولاد ہوئی<br/>نوا چکا عینک شمس و قمر ہوئی</p>              | <p>۵۴۶<br/>ایہو کو آگے طاق و دبہ خفیت ہر<br/>بیان آیت ہلال حدیثِ ضعیف ہر<br/>نہ سے مثال نہین قرآن شریف ہر<br/>چاہ وقت کی چاہ دین نہین</p>  | <p>۵۴۷<br/>عاجت کی طبع ایہو کو زبانِ جواہرین<br/>چمکدین رواقِ عرش نہ چہرہ کو تاجین<br/>دیان در حسین کا جواہرِ جواہرین<br/>ایہو کو چمکدین نہین</p> |
| <p>۵۴۸<br/>مردم پہر ایک جلوہ گر جیسا بہن<br/>رستے میں لاکھ چاند نہر اتفاق بہن</p>   | <p>۵۴۹<br/>اس پانی سے بھلا حضرتِ کزات کی<br/>اس چاہ سو حیات ہر آبِ حیات کی</p>   | <p>۵۵۰<br/>مردم سیاہ پوش جو بہر امام ہوں<br/>تلی کی طبع چشم علیٰ میں مقام ہوں</p>   |



[illegible]



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>دفعہ</p> <p>راستی بن سہم و مژدہ دریا<br/>راشای بیکیفن رے طبی زمین با<br/>احسان کہ کو اب اتنا زید بون جہ<br/>دربارین بلان زینب کو کور</p>          | <p>دفعہ</p> <p>با دل غم حسین کی دل جو کجی<br/>آخوشناج صبر سے کیا<br/>دریا و انتقام ملاطمتن آگے<br/>مختار کیا بیکو و قدیم نثر</p>           | <p>دفعہ</p> <p>اک شب حسین کی بہت کردن کور<br/>باد و اسفند کور سے افرامی<br/>زوجہ کی بیکو و انتقام کی جگہ<br/>لازمین نام کو سر مو و کجی</p> |
| <p>رکتی ہر سانس بہت امام بدینکی<br/>کہا وادی ریمان گلو سے یکینہ کی</p>   | <p>نیکو سلام جنگ مجاہد نامہ<br/>نیزون بلند ہو کے طوفان قضا</p>   | <p>قبر علی کو سہت سے ہون اضرا<br/>بیشک ترپتے ہیں مری مولا</p>  |
| <p>دفعہ</p> <p>بہت شفی خانی کے بیان سرام<br/>زندہ نہیں مسم خیاست تھی و نام<br/>سپہر کو اور رسول کو کجا نہ تھانام<br/>سپر کجی میں سے وہ جہی ریمان</p> | <p>دفعہ</p> <p>سب غازیوں نے تھی شہید کجی<br/>ہمین کجی پیکر و چشمن ہیں کجی<br/>نیز و تھانام و تھانام و تھانام<br/>کجی و کجی و کجی و کجی</p> | <p>دفعہ</p> <p>بولی وہ خوش عقیدہ و تھانام<br/>ہمین کجی سر و تھانام و تھانام<br/>تھانام و تھانام و تھانام<br/>کجی و کجی و کجی و کجی</p>     |
| <p>استعارہ طخت دل و بان بگور و غن<br/>بار دنگی اسیر و شکر ہار اک رسن</p>   | <p>بعضی چل و مشق کو قصد میر بد پر<br/>بعضی لون کا عزم ابن زباد پلید پر</p>   | <p>دایمان پھین کا ہر اور میری<br/>آئی ندا علی کہ ہم تیرے سا</p>  |
| <p>دفعہ</p> <p>بہت شہر کی جویم بازار انتقام<br/>اور تھانام و تھانام و تھانام<br/>کجی و کجی و کجی و کجی<br/>کجی و کجی و کجی و کجی</p>                 | <p>دفعہ</p> <p>کجی و کجی و کجی و کجی<br/>کجی و کجی و کجی و کجی<br/>کجی و کجی و کجی و کجی<br/>کجی و کجی و کجی و کجی</p>                     | <p>دفعہ</p> <p>کجی و کجی و کجی و کجی<br/>کجی و کجی و کجی و کجی<br/>کجی و کجی و کجی و کجی<br/>کجی و کجی و کجی و کجی</p>                     |
| <p>آگہ و سہ آگہ و سہ و سہ و سہ<br/>چاہ و ن و ن و ن و ن و ن و ن</p>   | <p>طمان بہت شیر الی کہو اس<br/>رو سال یک را کی بیای کیوا</p>   | <p>۷۱ نور سہ کو پٹیا تھا ہر صف<br/>بعضی بر نہ پاس کے سبب و تھانام</p>  |







سویکے بخت وہ تمام بچے بچے  
 زمان کی طرقت پر اندر کیے  
 لوہے کی گھنٹہ جان تمہارا پر چلا  
 نو زینب اور مرغ علی کا پر چلا

اس شب کو رفتہ رفتہ آن بچا بچا  
 ارت کو ہر لمحے اک زن نظر نہ جان  
 صوابنا کی گھنٹے سے دسوان فلک عیان  
 قانون قوم اہل دل فرخا دیا

سویکے بخت وہ تمام بچے بچے  
 زمان کی طرقت پر اندر کیے  
 لوہے کی گھنٹہ جان تمہارا پر چلا  
 نو زینب اور مرغ علی کا پر چلا

لوہا بڑا سلام خدا عافیت آپ کا  
 اب روز حشر و یکپو دیا اباب کا

دل مہر بچن سے جو صاف آفتاب تھا  
 خورشید بانو اسکا جہانین خطاب تھا

آنکھیں فلک پر اور سخن تھا زیبا  
 ہر چاند اس کے ہاتھ میں یا آسمان

گوئی غم جو حکم نامی کو بچے بچے  
 غم کی جگہ پر چلے گئے گوراء  
 بنی غم کی گھنٹہ کو غایت گلا  
 اسکو دیکھا اک سنہ پر کی گلا

سویکے بخت وہ تمام بچے بچے  
 زمان کی طرقت پر اندر کیے  
 لوہے کی گھنٹہ جان تمہارا پر چلا  
 نو زینب اور مرغ علی کا پر چلا

سویکے بخت وہ تمام بچے بچے  
 زمان کی طرقت پر اندر کیے  
 لوہے کی گھنٹہ جان تمہارا پر چلا  
 نو زینب اور مرغ علی کا پر چلا

تن سر بسزنگاہ جو اس خستہ تن کا تھا  
 یہ مین معجزہ سر شاہ زمین کا تھا

اس شب گمراہ رخ تھا اس نیک ذات کو  
 زینب پر جو فاق تھا شاد مکی راٹکو

میران تہین سب کینر میں یہ کیا دیا  
 بیدار ہیں کہ سونی میں دن ہر کرار

سویکے بخت وہ تمام بچے بچے  
 زمان کی طرقت پر اندر کیے  
 لوہے کی گھنٹہ جان تمہارا پر چلا  
 نو زینب اور مرغ علی کا پر چلا

سویکے بخت وہ تمام بچے بچے  
 زمان کی طرقت پر اندر کیے  
 لوہے کی گھنٹہ جان تمہارا پر چلا  
 نو زینب اور مرغ علی کا پر چلا

سویکے بخت وہ تمام بچے بچے  
 زمان کی طرقت پر اندر کیے  
 لوہے کی گھنٹہ جان تمہارا پر چلا  
 نو زینب اور مرغ علی کا پر چلا

اک ہاتھ دلیر ایک مین نہا حسین کا  
 اور گردن شور فاطمہ زہرا کے مین کا

شاہد یہاں گز رہو کسی بھوکھو پیاس کا  
 آئی نہ اک سر ہوئی کے نواستے کا

ایک نے کہا کہ فرق نہیں میری باہر  
 موسیٰ ہو یہ جوان بد بینا ہر ہاتھ



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۵۴<br/>وہا نجف میں فرماؤں گے<br/>جائے اور وہاں جس طرح جلاؤں گا<br/>بیت کو کوئی بدلی کہ اللہ رکھو آب و تاب<br/>یہ نور پینال ہو کہ نور لا جواب</p>    | <p>۵۵<br/>سوئی ہو کیا اور وہاں بندہ خدا<br/>میں کہ خدا میں کیا رسول آویزا<br/>روئے لگا وہ کاغذ پر اور پوچھا کیا<br/>کہ اسکا رسول کوئی دیکھ گیا</p>    | <p>۵۶<br/>یوں محب مجھے نہیں پورا دل ہو<br/>اس کے آس پاس کی کایاں ہو<br/>چلیں نجف میں شہر کا سفاک مال ہو<br/>وہاں کی دیہل کو اور بیان حال ہو</p>          |
| <p>۵۷<br/>کہا کہ چاند چنور اسکے داغ ہو<br/>واری ہو نو گہر شب چرخ ہو</p>  | <p>۵۸<br/>اللہ کو رسول کو پچا ہوں میں<br/>قرآن سے زیادہ اسے جانتا ہوں میں</p>   | <p>۵۹<br/>حادثہ کا جس گہری نہ گہر نہ دینے کو<br/>حیدر کے ہاتھ قبر سے نکلیں گے لینے کو</p>  |
| <p>۶۰<br/>کہا کہ ہو گا سکندر بنکند<br/>یا انیہ لگا ہو سکندر کا اسکے ہاتھ<br/>بیست کسی زبان سرکھی ہاتھ<br/>ایکجا ہوئی ہر جمع جلی کائنات</p>             | <p>۶۱<br/>ہو گیا اسکا باغ جنان کے کیگی تو<br/>صدور کو سارے بیچوں کے چان کیگی تو<br/>بیانہ زمین و زمان کے کیگی تو<br/>قہر میں کہیں دو زبان کیگی تو</p> | <p>۶۲<br/>ہوئے افتاق کا دیہ و نور ہو<br/>ہر گہر میں کیگی نجف ستی دور ہو<br/>ہر گہر کے شب قیام سر ایمان ضرور ہو<br/>ہر گہر کے کہا قبول یا اور شیور ہو</p> |
| <p>۶۳<br/>بلکہ جس داغ ستاروں کے چلے ہیں<br/>روشنی میں اہل زمین راہ چلے ہیں</p>   | <p>۶۴<br/>یا قوت ہفت دن و در نہ صرف ہو یہ<br/>مخصوص بہرہ یہ شاہ نجف ہو یہ</p>   | <p>۶۵<br/>نصرانہ کا بخت جو بیدار ہو گیا<br/>ایک گوشے میں اتر کے وہ دیندار ہو گیا</p>   |
| <p>۶۶<br/>بیدار ہونے اس گہر اگر دی صدا<br/>کہ جانیو اسے ہر خدا میری پاس آ<br/>یا جو وہ تو چھپا کہ رومال میں ہو گیا<br/>سو من پکارو ہر ناب و بے بہا</p> | <p>۶۷<br/>یہ شکے اور شوق بڑھا پھر اس سوال<br/>الغومین نہ جانتی تھی اس گہر کا حال<br/>پاکے شوق حرمین اب جیسے ہو حال<br/>لوٹدیاں خیمہ سارا تلخ حال</p>  | <p>۶۸<br/>ججھکے دلوں کی بے ہوشی کو<br/>پلائے کالے لیا آگے نہروں کو<br/>طوفان اشک چھوٹے نکلا ڈوبنے کو<br/>سوز گہرے آگ لگا دی بجھانے کو</p>                |
| <p>۶۹<br/>وہ حیات کہہ کہ بہلا آئے دہشت<br/>را گہر نہیں دیکھا جہان میں</p>  | <p>۷۰<br/>لے مجھو اس گہر کی ہر نور غائی ناب<br/>بس نیر کو ہاتھ ہر مری عقدہ کشائی ناب</p>  | <p>۷۱<br/>اغلب تھا قصر چار عمارت خراب ہو<br/>وہ خیمہ نہرا شک کہ اندر صواب ہو</p>   |



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۱۱۹<br/>         سوز کی باد بکین فرشتوں میں جان<br/>         بخیزد داس باشتا گشت در میان<br/>         منقول خدایا خدایا دل اسے دان<br/>         ہر غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>                         | <p>۱۲۰<br/>         وہ بولی آہ کیا کہوں سہ پہر چاند<br/>         طاری ہوا جو غم غم غم غم غم غم غم<br/>         عجبی کہ وہ کیا کہتے ہیں آسمان پر<br/>         منال غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>              | <p>۱۲۱<br/>         اک خادہ کدو کو چکار کر دے دھنکار<br/>         مہر کا واسطہ نہ کر اب دیر نہ بھار<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p>     |
| <p>۱۲۲<br/>         سودا تھا تب سے پہنچے ہر ہر سو<br/>         یہ پپ کہہ رہی تھی آنکھوں میں آنسو بہا<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p>    | <p>۱۲۳<br/>         مجرا جو میں نے جھٹکا کہ کیا غلاب سے<br/>         عیسیٰ نے منہ پہر الیا قہر و غتاب سے<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p> | <p>۱۲۴<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p> |
| <p>۱۲۵<br/>         کہ باہر آئے تھے تیرے جانے سے<br/>         کہیں نہ رہا وہ کہیں نہ رہا<br/>         کہیں نہ رہا وہ کہیں نہ رہا<br/>         کہیں نہ رہا وہ کہیں نہ رہا</p>                                 | <p>۱۲۶<br/>         غم غم غم غم غم غم غم غم غم<br/>         غم غم غم غم غم غم غم غم غم<br/>         غم غم غم غم غم غم غم غم غم<br/>         غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>                                    | <p>۱۲۷<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p> |
| <p>۱۲۸<br/>         کچھ غم ہی سنتے ہو جو یہاں موم ہوتی<br/>         گویا کہ میرے غم میں سب خالق کوئی کر<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p> | <p>۱۲۹<br/>         نے سوک کی ہر فکر نہ ماتم کا دیہان سے<br/>         شاد شہید آج ترا بہمان ہے<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p>           | <p>۱۳۰<br/>         زخمی چہین ہو نور شرافت چمکتا ہے<br/>         ترازہ لہو گلے کی رگون سے ٹپکتا ہے<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p>      |
| <p>۱۳۱<br/>         آنکھوں کی وہ غم غم غم غم غم غم غم<br/>         آہ جو ہوش لوٹ گیاں چلے گئے<br/>         کہیں نہ رہا وہ کہیں نہ رہا<br/>         کہیں نہ رہا وہ کہیں نہ رہا</p>                            | <p>۱۳۲<br/>         کہیں نہ رہا وہ کہیں نہ رہا<br/>         کہیں نہ رہا وہ کہیں نہ رہا<br/>         کہیں نہ رہا وہ کہیں نہ رہا<br/>         کہیں نہ رہا وہ کہیں نہ رہا</p>                                    | <p>۱۳۳<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p> |
| <p>۱۳۴<br/>         اس کہ کہے آلو سے یہ دل اس کی<br/>         کہ کہے آلو سے یہ دل اس کی<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p>                 | <p>۱۳۵<br/>         آیا ہوں دور سو کہ زیارت حصول ہو<br/>         یا مرنے والی ہر امر قبول ہو<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p>             | <p>۱۳۶<br/>         مطلوبت کی چہرہ انور یہ شان سے<br/>         قربان ہو گئے یہ سیرا بہمان سے<br/>         سو کر جو یہ اٹھی لگا خطا بخشوا درگاہ<br/>         لے آکر کہ وقت بہر ایسا نہ پاؤ گاہ</p>            |



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۱۰۰</p> <p>مادر کو اسکی جانتے ہیں ہم نہ باپ کو<br/>         عیسیٰ نے کچھ بتایا تھا تمام اسکا آپ کو</p> | <p>۱۰۱</p> <p>کس وز فاختہ دون میں بختہ نیکند کا<br/>         امیر سردار بودن مجر اپنی وفات کا</p> | <p>۱۰۲</p> <p>ملائے پہلے سر سو پشیمان ہو چکے<br/>         مردار زادہ پر تری فرمان ہو گئے</p>          |
| <p>۱۰۳</p> <p>کعبہ کے وہ بچا سے نہیں دیکھتا<br/>         نے نہیں نام پوچھا ہے کسی سے</p>                  | <p>۱۰۴</p> <p>خانہ چرخ و افغان سے بولی دہ گلاب<br/>         پر فست میں تھاب بود و بایست گلاب</p>  | <p>۱۰۵</p> <p>کے گرا کر چرخ و افغان سے بولی دہ گلاب<br/>         پر فست میں تھاب بود و بایست گلاب</p> |
| <p>۱۰۶</p> <p>رہتے ہیں انبیاء و سلف سے زیادہ ہر<br/>         یہ حضرت مسیح کا سردار زادہ ہر</p>            | <p>۱۰۷</p> <p>کستی تھی ہاؤ کیا کردن قدرت نہیں<br/>         درکار اب ہر سند عرش برین مجر</p>       | <p>۱۰۸</p> <p>ہر کہ مومنوں کے جی کا پھر نہ<br/>         ہے ہر شہ عریضے کا پھر نہ</p>                  |
| <p>۱۰۹</p> <p>ملائے پہلے سر سو پشیمان ہو چکے<br/>         مردار زادہ پر تری فرمان ہو گئے</p>              | <p>۱۱۰</p> <p>ملائے پہلے سر سو پشیمان ہو چکے<br/>         مردار زادہ پر تری فرمان ہو گئے</p>      | <p>۱۱۱</p> <p>ملائے پہلے سر سو پشیمان ہو چکے<br/>         مردار زادہ پر تری فرمان ہو گئے</p>          |



|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>۱۱۱۱۱<br/>باب اولیٰ علیٰ خدیجہ و خدیجہ<br/>مادر بزرگوار و خدیجہ و خدیجہ<br/>پایا جو سبکی خدیجہ نے مسیم کا عروہ<br/>مردنشیج ایک کا جو میری خدیجہ</p> | <p>۱۱۱۱۱<br/>روینکا اجرو دیکھتے ہیں<br/>والتقدیر کر لیتے خدا کو پتہ تو دیکھتے ہیں<br/>کلمہ پڑھو تو ظامن فرود میں<br/>جس کا بننا ہوین پر کر دیکھتے ہیں</p> | <p>۱۱۱۱۱<br/>دیکھو یہ ماتم شد امین ملائرا<br/>سینو کھلایا ست سینو زنون نیجیایا<br/>شقی ہو کر استخوانی ہو پانوں تک بہا<br/>اندر در وصلہ کہ پا لکے دیکھتے ہیں</p> |
| <p>فرزند شیر افگون و از در شکاف ہوں<br/>میں افتخار ہاتھم عبد شاف ہوں</p>   | <p>کامل سر حسین نے ایمان کر دیا<br/>کلمہ پڑھا کے سب کو مسلمان کر دیا</p>  | <p>ماتم سو سینہ شقی ہو مگر دل نہ بہا<br/>سید کے سر کے گرد کچھ چون کا ڈھیر</p>   |
| <p>۱۱۱۱۱<br/>رو بجائی ہم میں خاصہ پیران<br/>جن و ملک کے قلیہ ایمان<br/>شیخ و چرخ و خدیجہ و خدیجہ<br/>زبانین میں کی لولو ویران</p>                      | <p>۱۱۱۱۱<br/>اک بار چرکی گون شاہ شہین<br/>جیلا کے آئینہ کے کھانا<br/>اک بار چرکی گون شاہ شہین<br/>جیلا کے آئینہ کے کھانا</p>                              | <p>۱۱۱۱۱<br/>کھانا جو کھانا کھانا<br/>چرخ و خدیجہ و خدیجہ<br/>تار و پتہ پتہ میں<br/>بالون کے ہاتھ پتہ پتہ</p>   |
| <p>شیر نو آبرو میں در بیک مثال میں<br/>مر جا بکارنگ سرخ ہر ہر خونیں لال میں</p>  | <p>امت میں عید فتنہ شہر قہن تھی<br/>نصرانہ کے گھر میں عزت اسٹیلین تھی</p>   | <p>کئی تھیں سب دعویٰ ہر خیر الامت<br/>امت کو بازو میں ہر سیرے رفیقین</p>  |
| <p>۱۱۱۱۱<br/>میں اکب براق کو کلاتہ کو کلاتہ<br/>ہینہ پیر کے نہیں چہ شہر پشمار<br/>پیر کوٹن چرک کا چرک ناگوار<br/>اعدائے میری لاش چو دوزخ راہوار</p>    | <p>۱۱۱۱۱<br/>العام روینہ ہوا ان بکونا گان<br/>کوئی کجاری یا کوئی کجری<br/>اک بولی یا خدیجہ شہر ناگوار<br/>اک بولی یا خدیجہ شہر ناگوار</p>                 | <p>۱۱۱۱۱<br/>بہا افغان واہ کی ہر غلطے ہوئے<br/>ماتم میں سب کے ہاتھ ہاتھ ہوئے<br/>گیو بند چرخ و خدیجہ<br/>شکون سے شقی شقی سرایا ہوئے</p>                         |
| <p>کھوئے علیٰ زعفرہ و سداہ شہر قہن کے<br/>امت کو بازو میں ہر سیرے رفیقین کے</p>  | <p>اک بولی یا خدیجہ شہر ناگوار<br/>شادی کی شوق لٹا گئے دولہ دولہا</p>   | <p>مریم صداہ دیتی ہر ہر دل ملول<br/>احسان مند مجھ کو کیا اور بتول</p>   |



|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>۱۳۱<br/>         دینور کے کیا نام تھے<br/>         قانون طبق زمین کی تہائی تہائی<br/>         آواز بند ہو گئی اور دم الٹ گیا<br/>         آخر گردن کا وہ کتے کی بھین دھنکا</p> | <p>۱۳۲<br/>         توران غلام امین کیلو سر پہنڈیا<br/>         چکر کا لال چنچہ افضال کبریا<br/>         اختر میں چونک اٹھا وہ جب شہنشاہ<br/>         مانتر زور و ناس کی سالابرا</p>           | <p>۱۳۳<br/>         وہ بوئے سب حسین پیر غارین<br/>         بہائی اسی خلیفہ کے ہم سفر امین<br/>         نقی کو پار مزار میں<br/>         مین فوج ہوں یہ آدم مالیو قلمین</p>                      |
| <p>۱۳۴<br/>         پیر پر جان ہم صد محسوسا ہوئے<br/>         چیل گنیزون کے سر سے جدا ہوئے</p>  | <p>۱۳۵<br/>         ہاتھوں پہ لیک وہ سر انور وان ہوا<br/>         پیچھے یہ کاروان بھی کھلے سر روان ہوا</p>   | <p>۱۳۶<br/>         چل جلد لیکے سر تو شہ شرفین کا<br/>         بخش ہو گیا ہر قبر میں بابا حسین کا</p>   |
| <p>۱۳۷<br/>         کاروان ہوئی ہر طرف خونخوری<br/>         کیسے کیسے جو غم شاہ نامدار<br/>         تفریت میں ہر جہم یادگار<br/>         مسدین کو تو فریاد آواز میں سو گوار</p>   | <p>۱۳۸<br/>         نور شہید بانو اسکی بانی تھی<br/>         منہ پر لگا کے خاک کینون اور ہر<br/>         ہنگامہ تیرے دست بخت کر ہو گوار<br/>         دیکھا کہ راستہ میں یہی ہو گوار</p>        | <p>۱۳۹<br/>         تربت میں اب تیرے چہرے میں شہید گوار<br/>         جو قبر پر کل پیسے ہم ہو کے بغار<br/>         پہنچے کاٹنے لگا خلیفہ کا دوسندار<br/>         نام غریب نہ لیا دم ہی زنیار</p> |
| <p>۱۴۰<br/>         گیسو کوئی نشان ساتھ ہوئے<br/>         حق شناس کی محبت پر رونما ہوئے</p>   | <p>۱۴۱<br/>         زیر نقاب دو ہونکے رخسار پاک ہیں<br/>         اُجھلے کفن گلونہیں ہیں چرب پاک ہیں</p>  | <p>۱۴۲<br/>         چلایا جاسکے قبر پر وہ یاور حسین<br/>         شاہ بخت اٹھو کہ میں لایا سر حسین</p>   |
| <p>۱۴۳<br/>         بوسنگری ہو انتر بند<br/>         ہر فادگان حق کی ہر جا کو نقاب<br/>         جہان ایک ایک کا ہر پر چہرہ<br/>         چہرہ ہماری چہرہ موت کا انقباب</p>         | <p>۱۴۴<br/>         پھیلا کر ہاتھ ایک بزرگ انہیں کر دیا<br/>         مشتاق حق انور وطن لوم کر دیا<br/>         ہر گاہ ادب کی شہید نے کی اس التجا<br/>         آگاہ میر غم کی جو رب ذوالعلا</p> | <p>۱۴۵<br/>         پہننا تھا کہ مرقد نور شفق ہوا<br/>         رنگے تابان عیان خیر حق ہوا<br/>         پھیلائے ہر بندہ یوں کہ رب کو قافل ہوا<br/>         کر کے کہ جسے ادا میرا حق ہوا</p>      |
| <p>۱۴۶<br/>         ہر بیگی بہت شور و نشین کی<br/>         لوندیان ہیں ہمارے حرمین کی</p>   | <p>۱۴۷<br/>         میں ہوں امین مانت خیر الامام کا<br/>         حیدر ہی کو میں دوں گا سر پہنے امام کا</p>   | <p>۱۴۸<br/>         اب آنکھیں بند کر کے جو ایمان کا پاس ہے<br/>         نہ رہا بھی بال کھولے ہو مری پاس ہے</p>  |



|   |  |   |
|---|--|---|
| <p>۱۳۴<br/>بہائی میں تیری مانتی ہو گئی تھی<br/>اور آواز نیچے سے آواز ہو گئی تھی<br/>میں کو جو کہ آواز آواز ہو گئی تھی<br/>اور لیلیا علی نے سوئے ہوئے ہو گئی تھی</p> | <p>۱۳۵<br/>اگر تیرے بخت میں ہو جائے ادا<br/>بجلی میں تیری فوج پر زندہ نہیں قافلا<br/>اگر تیری کر لیلیا بھیجے کر گلا<br/>بخت تو تو بھی سری ہو گئی تھی</p> | <p>۱۳۶<br/>جب میں نے سوئے ہوئے ہو گئی تھی<br/>تھا تو کہ ناموس امام اس کے<br/>زینب کو وہاں یاد ملی تھی<br/>وہ کہہ رہا تھا کہ میں نے سوئے ہوئے ہو گئی تھی</p> |
| <p>محسن کی لاش دیکھی علی کو مزار میں<br/>زہرا فی لیلیا مہر پر خون کنار میں</p>  | <p>رہے بخت کی خاک کا دونا کیا حسین<br/>ہمسایہ مانگی قبر کا سونا کیا حسین</p>   | <p>نکلی تھی میں اس شہر سے میں باہر<br/>آئی ہوں یہاں فاطمہ کے لال</p>  |
| <p>۱۳۷<br/>جلائی آئے فاطمہ خان شہول آئی<br/>بیجان ہوئے راست جان شہول آئی<br/>منظور آئی بیجان مول آئی<br/>سہل آئے کہ بیجان بیجان آئی</p>                             | <p>۱۳۸<br/>اگر ایک روز تیری قربت ہو آئے<br/>قرآن پڑھتے جاؤ گے اور دروازہ آئے<br/>رویت کی تھی غیری آئے<br/>بہاں تھی فاطمہ کو ہاتھ آئے</p>                 | <p>۱۳۹<br/>خالی جو نظر آئے مسجد کا بیچ<br/>خلیجہ اسی شہر پر چاکر تھے چاکر<br/>سگڑا شہر پر دیکھتے آئے<br/>کہ آئے عالت بھی پائی</p>                           |
| <p>زینب کو میری ساتھ نہ کیوں لانا<br/>گھر کے گھر پر گئی تو کہ ہر آئے حسین</p>   | <p>تم مر گئے لحد پر مری کون آئے گا<br/>اب قبر پر چرخ نہ کوئی جلائیگا</p>   | <p>وہ جاسے وہ ضرور یہ عبادت کا<br/>خواب میں باہا کی مہادوت کا</p>   |
| <p>۱۴۰<br/>لکھنؤ میں کوئی سلطان نہیں<br/>نوبت نہیں سپاہ نہیں<br/>سب کے سر نہ ہیں نہیں<br/>سب کے ہاتھ نہیں</p>   | <p>۱۴۱<br/>اب اچھو چھو خافت نہیں بیان<br/>پوش اوداع کہتا ہوا دھکی آئے<br/>کہ شاہ کہ بلا سے کہ آسمان دھکی<br/>تیری روتی باک کا زنجیر آئے</p>              | <p>۱۴۲<br/>اگر وہ نہ تھا کوئی نہیں<br/>اگر وہ نہ تھا کوئی نہیں<br/>اگر وہ نہ تھا کوئی نہیں<br/>اگر وہ نہ تھا کوئی نہیں</p>                                  |
| <p>میرا ہی تیری مرنی اولاد نہیں گئی<br/>اگر میری مرنی مرنی کار نہیں گئی</p>   | <p>رومنہ دگما کے رومنہ مرنی مرنی<br/>لیک کہ خدا کے لیے اب نہ دیر کہ</p>  | <p>دے دے دے دے دے دے دے دے<br/>بہاں تو نہیں سنتا کوئی فریاد</p>   |



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۹۰<br/>         ہر کسی کا دل چاہے کہ جس سے وہ<br/>         ہر کسی کا دل چاہے کہ جس سے وہ<br/>         ہر کسی کا دل چاہے کہ جس سے وہ</p> | <p>۹۱<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                                  | <p>۹۲<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                         |
| <p>۹۳<br/>         خاک کا پیوند نہیں ہوتی ہر چیز<br/>         خاک کا پیوند نہیں ہوتی ہر چیز<br/>         خاک کا پیوند نہیں ہوتی ہر چیز</p> | <p>۹۴<br/>         اور اہل حرم منہ سے خدا اور لکھا لو<br/>         اور اہل حرم منہ سے خدا اور لکھا لو<br/>         اور اہل حرم منہ سے خدا اور لکھا لو</p> | <p>۹۵<br/>         ان کو فی سبغات ہر وہ اہل حرم کو<br/>         ان کو فی سبغات ہر وہ اہل حرم کو<br/>         ان کو فی سبغات ہر وہ اہل حرم کو</p> |
| <p>۹۶<br/>         ہر کسی کا دل چاہے کہ جس سے وہ<br/>         ہر کسی کا دل چاہے کہ جس سے وہ<br/>         ہر کسی کا دل چاہے کہ جس سے وہ</p> | <p>۹۷<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                                  | <p>۹۸<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                         |
| <p>۹۹<br/>         ہر کسی کا دل چاہے کہ جس سے وہ<br/>         ہر کسی کا دل چاہے کہ جس سے وہ<br/>         ہر کسی کا دل چاہے کہ جس سے وہ</p> | <p>۱۰۰<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                                 | <p>۱۰۱<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                        |
| <p>۱۰۲<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                  | <p>۱۰۳<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                                 | <p>۱۰۴<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                        |
| <p>۱۰۵<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                  | <p>۱۰۶<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                                 | <p>۱۰۷<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی<br/>         اور وہ کہ بیان کرتی تھی</p>                        |



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۱۰۰<br/>انکھارہ ہرے کا مڑا لالہ سوا اکبر<br/>جیو پو پو اسوتا ہو بابا کے برابر<br/>انکھارہ ہرے کا مڑا لالہ سوا اکبر<br/>جیو پو پو اسوتا ہو بابا کے برابر</p> | <p>۱۰۱<br/>کسی کو نہ دینے کا پتہ نہ لگتا<br/>میں نے دیکھا ہے کہ ایک دایہ جیو پو پو<br/>کسی کو نہ دینے کا پتہ نہ لگتا<br/>میں نے دیکھا ہے کہ ایک دایہ جیو پو پو</p>   | <p>۱۰۲<br/>غصہ کر دے تو نہیں جیت کر نہ لے<br/>گھر لگایا تو لٹ گیا زینب کا گلا<br/>غصہ کر دے تو نہیں جیت کر نہ لے<br/>گھر لگایا تو لٹ گیا زینب کا گلا</p> |
| <p>ان روزوں نہیں نہیں محبوب خدا<br/>بیگوار شہ دین کے ہر روز فقار<br/>ان روزوں نہیں نہیں محبوب خدا<br/>بیگوار شہ دین کے ہر روز فقار</p>                         | <p>ہم پر تو تھا ہی ہر غریب الوطنی ہے<br/>پر فاطمہ اپنے ہوئے کالی کھنسی ہے<br/>ہم پر تو تھا ہی ہر غریب الوطنی ہے<br/>پر فاطمہ اپنے ہوئے کالی کھنسی ہے</p>             | <p>سلی پر تری سر کی رو افواج<br/>چینی تو نہیں چادر نظیر کنسی<br/>سلی پر تری سر کی رو افواج<br/>چینی تو نہیں چادر نظیر کنسی</p>                           |
| <p>۱۰۳<br/>سب غریب رو دینی نہیں گنا گنا<br/>اور کتنی نہیں گنا گنا گنا<br/>سب غریب رو دینی نہیں گنا گنا<br/>اور کتنی نہیں گنا گنا گنا</p>                       | <p>۱۰۴<br/>بن بیکار کا وہ غریب میں آنا<br/>اور کتنی نہیں گنا گنا گنا<br/>بن بیکار کا وہ غریب میں آنا<br/>اور کتنی نہیں گنا گنا گنا</p>                               | <p>۱۰۵<br/>کرتا تھا سر شاہ تو جیت کی پتھر<br/>کتنی نہیں گنا گنا گنا<br/>کرتا تھا سر شاہ تو جیت کی پتھر<br/>کتنی نہیں گنا گنا گنا</p>                     |
| <p>میتاب ہو بیوش ہو مغموم و حزن ہو<br/>یہ کیا ہو کہ تم لوگ سید پوش نہیں ہو<br/>میتاب ہو بیوش ہو مغموم و حزن ہو<br/>یہ کیا ہو کہ تم لوگ سید پوش نہیں ہو</p>     | <p>کیا شرح کر بن حادثے والہ بڑے ہیں<br/>سورن مر سہشت میں نیز و کر پر ہیں<br/>کیا شرح کر بن حادثے والہ بڑے ہیں<br/>سورن مر سہشت میں نیز و کر پر ہیں</p>               | <p>سربا پکا جب دیکھتے تھے دیرہ<br/>تھیں کی آتی تھی صدا شاہ<br/>سربا پکا جب دیکھتے تھے دیرہ<br/>تھیں کی آتی تھی صدا شاہ</p>                               |
| <p>۱۰۶<br/>سب حال سنا اور نہ کھلے تپتہ آرا<br/>اور گو کہ تو ہی ہو چھوٹے تپتہ آرا<br/>سب حال سنا اور نہ کھلے تپتہ آرا<br/>اور گو کہ تو ہی ہو چھوٹے تپتہ آرا</p> | <p>۱۰۷<br/>نکھوہ کل گئے یوں گنا گنا<br/>نہیں گنا گنا گنا گنا<br/>نکھوہ کل گئے یوں گنا گنا<br/>نہیں گنا گنا گنا گنا</p>   | <p>۱۰۸<br/>ناگاہ وہاں آؤں کم ہو لوگوں کو<br/>جب کو چہین خالی سدا تھا گنا<br/>ناگاہ وہاں آؤں کم ہو لوگوں کو<br/>جب کو چہین خالی سدا تھا گنا</p>           |
| <p>کیا رخت سید ہو جہاں اہل حرم میں<br/>روزی کی منامی ہو جہاں پیار و نغمہ میں<br/>کیا رخت سید ہو جہاں اہل حرم میں<br/>روزی کی منامی ہو جہاں پیار و نغمہ میں</p> | <p>دیکھو جو صابر رہا ہر رنج و ہلاکت میں<br/>اس وقت ہی ہوں بخشش امت کی مائیت میں<br/>دیکھو جو صابر رہا ہر رنج و ہلاکت میں<br/>اس وقت ہی ہوں بخشش امت کی مائیت میں</p> | <p>دربار میں ہوتا تھا احمد کے<br/>تا بوت ہی نکلاتا اسی گھر کے<br/>دربار میں ہوتا تھا احمد کے<br/>تا بوت ہی نکلاتا اسی گھر کے</p>                         |

زینب نے جو کہ اپنے غم دور کی تقریر  
جو لاسب اعجاز سے اسرار  
منہ بند کر لیا یہاں کی کرتی ہو زینب



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۱۳۵</p> <p>بہارِ کرم کو سب کی خوشبو کی طرح<br/>ہر گلی و بان کو پہنچا کر<br/>پہنچا کر زینت کو وہ کہ گلیوں کی<br/>کریک ایک پہ چلائی کہ تسلیم جاری</p>  | <p>۱۳۴</p> <p>وہ جی بیان کہتے ہیں بعد از انوار<br/>ہر ایک عزت وہی انکو نہیں جاری<br/>نور وہی زینت اسد اللہ کی جاری<br/>وہ کہتی تھی یہ نور دانی کو تباری</p> | <p>۱۳۳</p> <p>پیر و سکے بکتاب کہ گنجینہ<br/>عالی تو پڑا ہر تر صاحب سہو اچان<br/>نہیں کہ جو پڑے ہو اس کے قرآن<br/>سرنیز پہ کہ نہیں پڑا ہر زبان</p>               |
| <p>۱۳۶</p> <p>مگر قدم پاک تمہارا ادھر آیا<br/>ت میں جمال آجکا ہر کو نظر آیا</p>   | <p>۱۳۵</p> <p>تم لوگ سمجھتے ہو بزرگی حرم کو<br/>ایسی ہی تو طاقت ہر کہ جو ہستی ہر ہکو</p>  | <p>۱۳۴</p> <p>مشغول و لیلیٰ میں رہا کرتے مینہالی<br/>اب نیز پہ قرآن پڑھا کرتے ہین بہالی</p>   |
| <p>۱۳۷</p> <p>لے صاحبِ خلاق زینت کیا جا<br/>مجا تو لیا شرم کی توہین کیا جا<br/>رور و سکے کہا گو مین قیدی ہوں کیا جا<br/>ہر کہ ماسکو جو ہو ہر کیا جا</p> | <p>۱۳۶</p> <p>پہنچا کر کتب ہو اچھا<br/>پہنچا کر شرم سے وہاں دھڑلہ<br/>کتب کی بلالین کہ کیا چھینا<br/>رور و سکے کہا گو رور و سکے اچھا</p>                    | <p>۱۳۵</p> <p>جسم در عالم یہ وہ سب قافلہ ہو چکا<br/>کتا جو راوی کہ مین مسوقت کو لیا<br/>بائیں سیر و سکے اور دھڑلہ کیا<br/>پہنچا کر گو مین کوئی اور کوئی کیا</p> |
| <p>۱۳۸</p> <p>میں رہ رہ ہم نہ کسی باہم کو قابل<br/>ہم کے قابل نہ ملاقات کے قابل</p>   | <p>۱۳۷</p> <p>ماجا لیکے مکتب پہ فدا ہوئی گلی زینت<br/>یہاں صاحب مکتب کے لہو کو لگی زینت</p>   | <p>۱۳۶</p> <p>منہ خاک کو ان ساری اسیروں کی پہرہ<br/>سرنیز پہ اٹھارہ شہید دھندلے ہر سارے</p>   |
| <p>۱۳۹</p> <p>پہنچا کر کتب کی تہنیں ہوا<br/>جالی تہو سلامت ہے اور نیز نونا<br/>کہ سو کوئی بھی ارٹ نہیں کیا<br/>بن بجا بنی ہوں اوز نام کو کیا</p>        | <p>۱۳۸</p> <p>یہاں پہنچا قرآن میں غلام برادر<br/>لازم کہ کتب کے پیر و سکے کو<br/>کشانے یان بیٹھے بیٹھے<br/>پہنچا کر مکتب کی تہنیں کو</p>                    | <p>۱۳۷</p> <p>اور آگے سر و سکے تھا جب کہ سر افرا<br/>نکھے چوب کی تہ کی بندنی لف مغیر<br/>بب خشک تہ و خشک زبان تہو لیا<br/>پہنچا کر وہ سر کتا تھا یہ تہو لیا</p> |
| <p>۱۴۰</p> <p>ہی تعلیم نہیں کہ نہیں لوگو<br/>ہی زینت تھی یہ زینت لوگو</p>   | <p>۱۳۹</p> <p>اس خاک کا مشتاق نہ کیوں یہ نہ ہو<br/>شاہد مرہ بہائی کا کوئی نقش قدم ہو</p>  | <p>۱۳۸</p> <p>محبوب الہی کے نواسے کا یہ سر ہو<br/>بیکس کا بنی زاد کیا پایا کہ کا یہ سر ہو</p>   |



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۱۳۷<br/>         ہر اک سر پر نور آفتاب<br/>         نور شد کہ لشکر عینا بود و مبار<br/>         فکر مینماید کہ چو تبار آفتاب<br/>         روز چشم بختا کہ نور آفتاب</p> | <p>۱۳۸<br/>         اسد سر پر نور آفتاب<br/>         اور قوم لشکر عینا بود و مبار<br/>         شادمانند کہ چو تبار آفتاب<br/>         روز چشم بختا کہ نور آفتاب</p>            | <p>۱۳۹<br/>         بولی چو تبار آفتاب<br/>         منتر سر پر نور آفتاب<br/>         سر پر نور آفتاب<br/>         صاحب سر پر نور آفتاب</p>                                    |
| <p>۱۴۰<br/>         مگر انا تھا جو وقت وہ سر خاک کا اور<br/>         کہ رو نیکافل ہوتا تھا افلاک کا اور</p>  | <p>۱۴۱<br/>         پر مین سنکے دغادی ز شہرین بشر کو<br/>         اس جرم پہ فتراک سر باندھا سر کو</p>  | <p>۱۴۲<br/>         زینت سے مرشد کو کہا ہا تھا اور<br/>         اور ترنگی یہ زینت جو اوتار دے</p>  |
| <p>۱۴۳<br/>         بی بی سر پر نور آفتاب<br/>         بن بختا کہ چو تبار آفتاب<br/>         سر پر نور آفتاب<br/>         اور چو تبار آفتاب</p>                            | <p>۱۴۴<br/>         پیل تبار آفتاب چو تبار آفتاب<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب<br/>         حاکم زینت سر پر نور آفتاب<br/>         اور چو تبار آفتاب</p>            | <p>۱۴۵<br/>         بن بختا کہ چو تبار آفتاب<br/>         حاکم زینت سر پر نور آفتاب<br/>         اور چو تبار آفتاب<br/>         اور چو تبار آفتاب</p>                          |
| <p>۱۴۶<br/>         کیون بکلی نہیں کرنی ہر اس تمن دین<br/>         سر آ پکا مگر انا ہر ہر بار زمین پر</p>  | <p>۱۴۷<br/>         یان کہانی مددگار نہیں سامنے ہمار<br/>         یا شیر خدا تمام لو تم ہاتھ ہمارے</p>   | <p>۱۴۸<br/>         ظاہر میں تو انکو نہ سہارا تھا کہ<br/>         باطن میں مگر ہاتھ میں تھا ہاتھ تو</p>  |
| <p>۱۴۹<br/>         سر پر نور آفتاب<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب</p>         | <p>۱۵۰<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب</p> | <p>۱۵۱<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب<br/>         اور نور آفتاب اور نور آفتاب</p> |
| <p>۱۵۲<br/>         باندھا ہر چیز اک مین ہر چیز تو ہر<br/>         کیا جانیر اس شخص کا کیا نام تو ہر</p>   | <p>۱۵۳<br/>         جائے گمان مادر مری مجبور ہی دنیا<br/>         افسوس مین سخت فلک دور ہی دنیا</p>  | <p>۱۵۴<br/>         نور کا مین حرمت کا ہر ہر پاس<br/>         دربار مین لجاؤنگا سر فلک حرم</p>   |







حاکم نے فرمایا کہ میں نے سزا دیا  
چونکہ یہ میری بیٹی ہے  
میں ہی اسے قتل کر دوں گا  
میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی

حاکم نے فرمایا کہ میں نے سزا دیا  
چونکہ یہ میری بیٹی ہے  
میں ہی اسے قتل کر دوں گا  
میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی

حاکم

حاکم نے فرمایا کہ میں نے سزا دیا  
چونکہ یہ میری بیٹی ہے  
میں ہی اسے قتل کر دوں گا  
میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی

جب فرج یہ ہوتا تھا تو چلائی تھی رہا  
ہر دم اسے چہرے سے لپٹ جاتی تھی رہا

ہم قتل جو کرتے اسے جرات ہمیں کیا  
اقبال کرتے یہ جوان قتل ہوا

حاکم سے کہا شہر نے اصغر کا یہ سر  
چھ سات مہینے کا یہی شہ کا پسر

حاکم نے فرمایا کہ میں نے سزا دیا  
چونکہ یہ میری بیٹی ہے  
میں ہی اسے قتل کر دوں گا  
میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی

حاکم نے فرمایا کہ میں نے سزا دیا  
چونکہ یہ میری بیٹی ہے  
میں ہی اسے قتل کر دوں گا  
میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی

حاکم

حاکم نے فرمایا کہ میں نے سزا دیا  
چونکہ یہ میری بیٹی ہے  
میں ہی اسے قتل کر دوں گا  
میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی

سنا ہوں کہ وہ شکل شہاں میں بنی تھا  
صورت میں بنی تھا پہنچاغت میں ملی تھا

جب رہنیں گرا تھا یہ جوان خانہ زین سے  
زینت نکل آئی تھی خیام شہ دین سے

یہ مارتا کسکو کہ سن اسکا ابھی کیا تھا  
نے پاؤں چلا تھا نہ ابھی دودھ چھوٹا

حاکم نے فرمایا کہ میں نے سزا دیا  
چونکہ یہ میری بیٹی ہے  
میں ہی اسے قتل کر دوں گا  
میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی

حاکم نے فرمایا کہ میں نے سزا دیا  
چونکہ یہ میری بیٹی ہے  
میں ہی اسے قتل کر دوں گا  
میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی

حاکم

حاکم نے فرمایا کہ میں نے سزا دیا  
چونکہ یہ میری بیٹی ہے  
میں ہی اسے قتل کر دوں گا  
میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی

میں یہ نہیں کہتی کہ اسیری سے بچا دو  
سرننگی ہوں چادر مجھ پر تم کیلے دلا دو

شہ شہت غم بانو شاہ دو جہان پر  
جو علی اصغر علی اصغر تہا زبان پر

اصغر کا بڑا داغ مر سے دل کو دیا  
پانی کے اشار سے پر اسے قتل کیا



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>ابن خلدون کی تاریخ<br/>تاریخ حاکم بن علی بن احمد<br/>تاریخ ابن کثیر</p>              | <p>۴۱<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۴۲<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> |
| <p>۴۳<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۴۴<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۴۵<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> |
| <p>۴۶<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۴۷<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۴۸<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> |
| <p>۴۹<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۵۰<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۵۱<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> |
| <p>۵۲<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۵۳<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۵۴<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> |
| <p>۵۵<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۵۶<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> | <p>۵۷<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال<br/>ایک سو و پندرہ سو سال</p> |



|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>۴۰<br/>ای مشرقی ایشیائی غنیمت سر بازار<br/>مطلوبہ میں درود و کلمہ کی بیکار<br/>آواز کی اگر دونوں ہندوؤں کا منتہا<br/>پیر پیر زور ہو اور فرنگیوں کا منتہا</p> | <p>۴۱<br/>ایک وقت جلاہت ساری دنیا ملک<br/>لے کر یوں تو کر کے کر کے کیا خاک<br/>نہایت میں تھا سر زمین کی<br/>دیکھ کر کھینچ کر لے کر کیا خاک</p>  | <p>۴۲<br/>جلالیاں ہوں نہیں چلنے کی تہمت<br/>مرد و بوہڑ جو کہ دروازہ کا بیچار<br/>مرد و بوہڑ جو کہ دروازہ کا بیچار<br/>مرد و بوہڑ جو کہ دروازہ کا بیچار</p> |
| <p>۴۳<br/>لکھ ناریوں میں لشکر سپہر کا چہرہ<br/>کاٹا قلم تیغ سے شہر کا چہرہ</p>  | <p>۴۴<br/>گرجیلے سر سر کہلنی سر سر کہلنی<br/>کیتے ہیں عدد و لکھو حرم چکے کھڑے ہیں</p>   | <p>۴۵<br/>ابوہا بس اب ہاگوئے مظلوم<br/>تیغوں کو تے ہر دون کے آگاہ</p>  |
| <p>۴۶<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا</p>   | <p>۴۷<br/>سدا کرتے تھے کہ یہ بھائی جادو<br/>زیر کا لکھتے تھے کہ یہ بھائی جادو<br/>لکھتے تھے کہ یہ بھائی جادو<br/>لکھتے تھے کہ یہ بھائی جادو</p> | <p>۴۸<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا</p>                                      |
| <p>۴۹<br/>یوسف نہ پڑا ہو گا یہ کہ تہہ کھنڈ میں<br/>گہر جلتا ہر دم گستاخ ہو دھڑکا دھڑکا</p>  | <p>۵۰<br/>سید ایمان کہتی ہیں کہ ہر گز نہ ڈرو تم<br/>حاضر تو ہیں بسم اللہ ابھی قتل کرو تم</p>  | <p>۵۱<br/>اوشن سراجا بیز نہیں مذہب میں<br/>میں سوگ میں بیٹھے ہوں حسینی</p>   |
| <p>۵۲<br/>ایک دفعہ میں نے دیکھا تھا<br/>ایک دفعہ میں نے دیکھا تھا<br/>ایک دفعہ میں نے دیکھا تھا<br/>ایک دفعہ میں نے دیکھا تھا</p>                               | <p>۵۳<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا</p>                           | <p>۵۴<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا<br/>میں نے اس کو دیکھا تھا</p>                                      |
| <p>۵۵<br/>لو کہ لکھن میں نہیں لو کہ لکھن میں<br/>ایمان کے چہرہ کا خنجر شمشیر ہوا ہے</p>   | <p>۵۶<br/>پسند نہیں گردن شہر پیرا<br/>پیر ہلق یہ سادات کے شہر پیرا</p>  | <p>۵۷<br/>دارت مولیٰ چون مرنی مان اپا<br/>گہر سے نکالو میں ابھی رائے ہوئی</p>  |

درواد میری رحم کے قابل ہر سراپا  
مگر کی جو کچھ لکھتے اور سیر اڑھا  
میں بیاہتی بیہیمان اور باہر نظر آیا  
ساتھ سے دیکھتے دیکھتے لگا لگا کر لکھتا  
عالم کو وہ تپ کر کہیں آکر تھا  
کے لکھتے لکھتے لکھتے لکھتے



[illegible]

دلی سے ناچا رہوں بیا د محمد سے  
دن پہلا زہد اپنے کا پروا نہ ملے بہن کر کے  
کے بڑے صلہ پہنچنے کو اے محمد وہ ناری  
وہ پشیمانی کر فتنے متقل یہ پکاری  
نظارے کیا تم بھی ہو چکا ناری  
اب کچھ جو حکم کہنا وہ ہو چکا ناری



۱۴۴  
 غمخوار نے دیا فاضل خدا کو  
 اور حکم کیا پانچ هزار اہل بھلا کو  
 جو سے میں کو جو عاقل پر آل عبا کو  
 جہل سے رہ گئے ہیں اہل بھلا کو

۱۴۵  
 اگر کوئی بولی کہ سرور کی وہ جا ہو  
 ہم پہنچی وہ جا ستارہ حیدر کی وہ جا ہو  
 اس لئے کہا عبا میں لا در کی وہ جا ہو  
 قاتل کی وہ جا ہو کی وہ جا ہو

۱۴۶  
 قاتل کی وہ جا ہو اب بواب عدلی  
 قوت سے کہتے ہیں اس کے آگے کھائی  
 ان کے کہنا زبان کی دوزخ و دہائی  
 چلے اسی روئے پوچھتی ہیں

بٹھے ہوئے یہاں اپنی تقدیر کو روئیں  
 مقتل میں لگ جا کے نہ پیگر کو روئیں

گم رہ گیا گم واسے سفر کو گئے ہر ہے  
 جو جیسے کی رونق تھے وہ بھر کر ہے

کعبہ ترا سب صاحب غیرت ہر ہے  
 چلا کے تو روئے بٹھے میرت ہر ہے

۱۴۷  
 آواز بھول آئی کہ کافر کا  
 جب جابین کو مقتل میں جین جاندو  
 شہر کے مہمیں فوق سر کیسی ہو  
 شہر کے مہمیں فوق سر کیسی ہو

۱۴۸  
 دردا نشانہ رہا کہ کشتی کو گریں  
 کہتی تھی وہ کشتی کا بایں غریب  
 جہاں تھی مان لیا کشتی کا بایں غریب  
 وہ پوچھتی تھی کشتی کا بایں غریب

۱۴۹  
 باپ آگیا تو سنو پیو کہ کشتی کا  
 کہتی تھی وہ کشتی کا بایں غریب  
 کہتی تھی وہ کشتی کا بایں غریب  
 کہتی تھی وہ کشتی کا بایں غریب

اب حشر تلک فاطمہ ہر اور یہ زمین ہر  
 سید انبان میں قید میں ہر اور یہ زمین ہر

کس شہر کو اند کے ستارے سد ہر  
 اس گھر سے سد ہر کہ زما کو سد ہر

سے باپ نہ بھائی نہ چچا ملتا ہے  
 پھر رہنے میں ہر اور یہ زمین ہر

۱۵۰  
 حال بدلتا ہے سلطان کا غنیمت  
 جو جاوے شہر کے شہر کا غنیمت  
 جو جاوے شہر کے شہر کا غنیمت  
 جو جاوے شہر کے شہر کا غنیمت

۱۵۱  
 شہر کے شہر کے شہر کے شہر کے  
 شہر کے شہر کے شہر کے شہر کے  
 شہر کے شہر کے شہر کے شہر کے  
 شہر کے شہر کے شہر کے شہر کے

۱۵۲  
 آغا نہیں ہو سکتا کہ باپ کو بلادو  
 آغا نہیں ہو سکتا کہ باپ کو بلادو  
 آغا نہیں ہو سکتا کہ باپ کو بلادو  
 آغا نہیں ہو سکتا کہ باپ کو بلادو

آؤں کر کے کہنا باتہ دل نہ اور حیرت ہے  
 اس کا فطرت آتہ گرا اور وہ زمین ہے

فندہ سکا ہو بیچے کہیں اہم گدازین  
 آئین جو چہ ساندہ لائی اسی گدازین

رسی میں بند ہی قید ہوئی آہ  
 غیرت کمان غیرت تو گئی باہر



[illegible]



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>دفعہ ۱۴۶</p> <p>بزرگوار گرامی بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار</p>   | <p>دفعہ ۱۴۷</p> <p>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار</p> | <p>دفعہ ۱۴۸</p> <p>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار</p> |
| <p>مرضی عمر و شمر کی ہر پیاسے مرو تم<br/>اشکو نہیں ملا کر یہ غذا نوش کرو تم</p>  | <p>دل ہو گئے نگرے حرم خستہ جگر کے<br/>اندھیر ہوا اور اُجالے سے قمر کے</p>  | <p>طاری ہوئی الفت دل رنور کے<br/>بابا کہا اور گر پڑی اُس نور کے</p>  |
| <p>دفعہ ۱۴۹</p> <p>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار</p> | <p>دفعہ ۱۵۰</p> <p>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار</p> | <p>دفعہ ۱۵۱</p> <p>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار</p> |
| <p>چو کچھ ہو وہ قبضے میں پدا شد کو سب<br/>ہم دست نگر غیر کے یہ قدرت رب ہی</p>  | <p>چلائی حرم آنکھوں میں تار یک جہان ہو<br/>اگر چاند نبی فاطمہ کا چاند کسان ہو</p>  | <p>ہر مور پے پر شمر پیرا لیکے<br/>لائے تھے مدینے سے اسمیٰ کے</p>   |
| <p>دفعہ ۱۵۲</p> <p>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار</p> | <p>دفعہ ۱۵۳</p> <p>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار</p> | <p>دفعہ ۱۵۴</p> <p>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار<br/>بزرگوار بزرگوار بزرگوار بزرگوار</p> |
| <p>بوسہ جو چمکے نے مدام اُسکا لیا ہو<br/>بابا کے گلے میں مہتابا نکلی ضیا ہو</p>  | <p>بن باپکی کچی کمین سوتی ہو کیٹھن<br/>نوسوتی ہو اور مان سوتی ہو کیٹھن</p>   | <p>جب ایکے بدائین وہ شہ<br/>اگر خاک پہ غلامان ہوئی گھر</p>   |







|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۱۳۳<br/>دیان خجنگ کو گروں کی گڑھی گڑھی<br/>بیان خوش کنار و طوطی شام<br/>خجنگین دیکھ کے ہوتا تھا کنو<br/>بیچرین کو جابے تھے خجنگی رو</p> | <p>۱۳۴<br/>سرتا خجنگی آج بے آگے سرساران<br/>سبوت کہ سب خجنگی خجنگی کاسان</p>    | <p>۱۳۵<br/>سرتا خجنگی خجنگی خجنگی خجنگی<br/>سرتا خجنگی خجنگی خجنگی خجنگی</p> |
| <p>وہ طوف میں چہرہ نہ تھا عفرین تھما<br/>اور حضرت سچا دکور رہیش نہ تھا</p>   | <p>جو جو امر ازاد بان ہن میر غل میں<br/>بان نذر کو وہ ہند کی حاضر ہوں مجھ</p>   | <p>نہ نذر وہ لیتے تھے نہ تسلیم<br/>حاشا نہ ارات نہ لغلم</p>                  |
| <p>۱۳۶<br/>وہ پانی کا تھا اور وہ تپ تپ تپ تپ<br/>وہ خجنگی کا تھا خجنگی خجنگی</p>   | <p>۱۳۷<br/>حاکم پتھاری کی خجنگی خجنگی<br/>حاکم پتھاری کی خجنگی خجنگی</p>        | <p>۱۳۸<br/>حاکم پتھاری کی خجنگی خجنگی<br/>حاکم پتھاری کی خجنگی خجنگی</p>     |
| <p>وان آہ میں شب نالہ جانسوز میں طو کی<br/>وہ راہ چل روز کی سن و زمین طو کی</p>  | <p>سب مرگن کو اب مر دو نہیں سچا دھڑل<br/>روم لیاں تک چھین گھٹن کچہ پاس نہیں</p> | <p>ہم نذر کو آگے ہن کہ پرے کو<br/>کھلتے نہیں پورا از جناب اہ</p>             |
| <p>۱۳۹<br/>سبب شرم کی باز رہن درخت آگے<br/>خجنگی گھر معدن عز و شرف آگے</p>   | <p>۱۴۰<br/>خلعت کوئی دیا بے خجنگی خجنگی<br/>خلعت کوئی دیا بے خجنگی خجنگی</p>    | <p>۱۴۱<br/>خلعت کوئی دیا بے خجنگی خجنگی<br/>خلعت کوئی دیا بے خجنگی خجنگی</p> |
| <p>ساوات کے گیسو سرافال کھلتے تھے<br/>شائے بن بند ہی نہی رسن اور بال کھلتے تھے</p>   | <p>سب خانہ نشین پردہ نشین گونہ نشین تھے<br/>بلوچین کھلے سر حرم قبلہ دین تھے</p> | <p>دولت ہو ریاست ہو حکومت<br/>میرت ہو اکی انہیں کس با</p>                    |



|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>محم<br/>کھانا جو نہ ہو تو نہیں کھاتا<br/>پانی نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا<br/>نہ کھاتا نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا<br/>نہ کھاتا نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا</p> | <p>محم<br/>جین جیو نہ ہو تو نہیں جیتا<br/>موت نہ ہوتا نہ شربت نہ ہوتا<br/>نہ جیتا نہ موت نہ شربت نہ موت<br/>نہ جیتا نہ موت نہ شربت نہ موت</p>         | <p>محم<br/>جونی نہ ہو تو نہیں جوتا<br/>پانی نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا<br/>نہ جوتا نہ پانی نہ شربت نہ پانی<br/>نہ جوتا نہ پانی نہ شربت نہ پانی</p> |
| <p>موت نہ ہو تو نہیں موت<br/>پانی نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا<br/>نہ موت نہ پانی نہ شربت نہ موت<br/>نہ موت نہ پانی نہ شربت نہ موت</p>                      | <p>کیا قوم ہر ان لوگوں کی کیا ملت<br/>کالا گیا سر جسکا وہ سید نہ نہیں<br/>ہر</p>  | <p>مرنے کے قرین ہیں بہت دور ہیں قیدی<br/>البتہ وغنی فقرین مغرور ہیں قیدی</p>  |
| <p>محم<br/>دین نہ ہو تو نہیں دین<br/>پانی نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا<br/>نہ دین نہ پانی نہ شربت نہ دین<br/>نہ دین نہ پانی نہ شربت نہ دین</p>              | <p>محم<br/>کھانا نہ ہو تو نہیں کھاتا<br/>پانی نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا<br/>نہ کھاتا نہ پانی نہ شربت نہ کھاتا<br/>نہ کھاتا نہ پانی نہ شربت نہ کھاتا</p> | <p>محم<br/>جونی نہ ہو تو نہیں جوتا<br/>پانی نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا<br/>نہ جوتا نہ پانی نہ شربت نہ جوتا<br/>نہ جوتا نہ پانی نہ شربت نہ جوتا</p> |
| <p>ہوں سوگ میں اور علم نہیں کسکی<br/>ساتا نہیں کیوں آنسو دکھاتا رہتا</p>   | <p>کتے ہیں کہ سر کاٹا جس خاکروہی کا<br/>حاجی تھادہ کعبہ کا مجاور تھا بٹی کا</p>   | <p>زیب کو محبت ہے بہت شاہ زمیں سے<br/>ابن زمین میں بھائی کا سر لوں گا بہن سے</p>  |
| <p>محم<br/>کھانا نہ ہو تو نہیں کھاتا<br/>پانی نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا<br/>نہ کھاتا نہ پانی نہ شربت نہ کھاتا<br/>نہ کھاتا نہ پانی نہ شربت نہ کھاتا</p>  | <p>محم<br/>کھانا نہ ہو تو نہیں کھاتا<br/>پانی نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا<br/>نہ کھاتا نہ پانی نہ شربت نہ کھاتا<br/>نہ کھاتا نہ پانی نہ شربت نہ کھاتا</p> | <p>محم<br/>جونی نہ ہو تو نہیں جوتا<br/>پانی نہ پیتا نہ شربت نہ پیتا<br/>نہ جوتا نہ پانی نہ شربت نہ جوتا<br/>نہ جوتا نہ پانی نہ شربت نہ جوتا</p> |
| <p>آواز یہ آئی تھی کہ امام عزاہین<br/>محتاج کفن خاکہ خامان خداہین</p>  | <p>غل پڑا گیا حاکم کے مقابل ہو قیدی<br/>بازار سے دربار میں داخل ہو قیدی</p>   | <p>نور میں ایسا سر شاہ شہدا کو<br/>امان سے مری نذر دیا ہر وہ خدا کو</p>   |



فتح  
 بانہ زمین آئے ترسا دریا بین آبی  
 رہی سسے گشتادم بھی فغان لب پہ چالی  
 پوچھ کر پوچھ کر کہ خالق کی دوبائی  
 پوچھ کر پوچھ کر کہ زمین جی ہوں اور کس پہائی

اب کلمتے میں یوں رائے مجموعہ نام  
نئی ایک سزا کا نتیجہ ہند کی قس  
فراہم جو بڑے کی طرح  
تو رہے اس کا نام

هـ  
 زنده گشتی منین ملیتی برین مظلوم و سواری  
 بی گناهی نه گشتی و بی گناهی برین شک و بهاری  
 بی گناهی و بی گناهی برین شک و بهاری

جن ہاتھوں سے دون نذر سر شاہ زمین  
وہ ہاتھ بلین خاک میں موت آلی بہن کو

انبوہ میں کچھ کہ نہ سکی آل بنی سے  
دل بکڑے ہوئے پہر گئی دربار شفی سے

زندان کے گرفتاروں کو ہم دیکھیں گے  
بابا کے گنگاروں کو ہم دیکھیں گے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

معلوم  
جانبی گری  
چابکی  
بزرگ و کوچک  
سیلابان

۱۰۰  
 بابا ترخان محمد کریم قلی بی بی  
 بی بی ترخان محمد کریم قلی بی بی  
 بی بی ترخان محمد کریم قلی بی بی  
 بی بی ترخان محمد کریم قلی بی بی

گوئی کہ یہ قتل و غصب کرتا ہو ظالم  
تاواروسے کیا نذر طلب کرتا ہو ظالم

فتیہ می بین کہ گلہ سے ہر دالستہ رسن  
سادات کی خوشبو چلی آتی ہر بدن سے

یہاں غرقِ جاہر ہوئی بے سیر کی  
وہاں ٹوپی کو محتاجِ تنی شہیر کی

لا اله الا انت  
الذي لا اله الا انت  
الذي لا اله الا انت

[illegible]

عالم  
متم فخر علی وہ دریدہ کیے دامن  
بجور کی فالو سین وہ جانب بچین  
بختی عقیب نہد بکلا سے تو اگر دن  
بلویت زن باغیہ کی

سر بہائیکائناتہ المندر میں سے  
سرکات السیوم بارہا سیر فیکو بدن سے

داخل اُنہیں اسوقت خرابی میں کیا کہ  
گھر چین کے تقدیر نے دندان دیا ہے

لیون را ہی دندان کفین غم شاه  
جس شور و حوران بدشت اکین



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۱۴۴<br/>         جگر جسم در زندان کے برابر<br/>         لگنے لگی بیرون کے بیان کان لگا کر<br/>         اک بلی کی فریاد سنی اسنے مکر<br/>         کر کر چھٹی اکبر علی اکبر</p> | <p>۱۴۵<br/>         دیوان منہ بند کیا کہ قریب در زندان<br/>         بیرونش کو پتہ کے سبب اک کیسی دکان<br/>         شوکت مین کو وہ عرش زری مین پر تون<br/>         صولات مین کو وہ شمع جلالت مین کو پکارتون</p> | <p>۱۴۶<br/>         جگر جسم کا مجمع قطع آریا<br/>         جگر جسم کے نام کا قطع قطع آریا<br/>         جگر جسم کی سر پر قطع قطع آریا</p>  |
| <p>۱۴۷<br/>         وہ برس کے ہوئے اور چھٹکے مانے<br/>         ہر مہر سے یوسف تمہیں لاؤ نہیں کمانے</p>   | <p>۱۴۸<br/>         سیٹھ تھو بالا ہو کلیجے کی تڑپ سے<br/>         خورشید کے مانند بدن جلتا ہر تپ سے</p>  | <p>۱۴۹<br/>         مابعد سے نہ کچھ پوچھا جلالت کو سب سے<br/>         پہر نے لگے سید انیون کے گرد ادب سے</p>   |
| <p>۱۴۸<br/>         بی بی کو اسے جوان فاسم نوشاہ<br/>         کوئی آہ عمار حسین آہ<br/>         گئی کوئی اسے پیسے یہ وہ دیباہ<br/>         سینیا بی بی کا پکے نام اپن دانہ</p>   | <p>۱۴۹<br/>         جلائی کتنی کو کہ مستوری لاؤ<br/>         اس گل کے کیونش تو پوچھو کجا چلاؤ<br/>         بانی اسے تیر کا اسے لاکے پلاؤ<br/>         راز و دوشیہ کیا کو دوشا نے پلاؤ</p>                      | <p>۱۵۰<br/>         حیران ہوئی بی بی کو اسے پیسے<br/>         انطب تھکا کجا چلاؤ کوئی کجا<br/>         جگر جسم کے نام کا قطع قطع آریا<br/>         جگر جسم کی سر پر قطع قطع آریا</p> |
| <p>۱۵۱<br/>         شش مٹلی کے ستاروں کے لقب مین<br/>         پیر کر کر کے پیاروں کے لقب مین</p>   | <p>۱۵۲<br/>         پوچھو تو مزاج اسکا کہ کیا بد مزگی ہے<br/>         بڑھ کر کما فتنہ نے ابھی آنکھ لگی ہو</p>  | <p>۱۵۳<br/>         تو بہ نہ بند مین آنکھی کنیز مین ہی رس مین<br/>         اشد کر سے خیر سے بی بی ہون وطن مین</p>  |
| <p>۱۵۴<br/>         جگر جسم در زندان الم مین<br/>         جگر جسم کے تشویش دل میں مین<br/>         جگر جسم کی سیدانی کے مین<br/>         جگر جسم کی پیادہ پیادہ مین</p>          | <p>۱۵۵<br/>         جگر جسم کو کہتی آنکھی مین<br/>         دیکھا زان عالم کو اور آنکھ مین<br/>         جگر جسم کو کہتی آنکھی مین<br/>         جگر جسم کی پیادہ پیادہ مین</p>                                   | <p>۱۵۶<br/>         جگر جسم کو کہتی آنکھی مین<br/>         جگر جسم کی پیادہ پیادہ مین<br/>         جگر جسم کی پیادہ پیادہ مین<br/>         جگر جسم کی پیادہ پیادہ مین</p>            |
| <p>۱۵۷<br/>         ڈر کے ہر اک گوشے کو گھر گھر بچے<br/>         بیرون کے کلچوٹے لٹنے لگے بچے</p>  | <p>۱۵۸<br/>         دیکھا جو مجھ شرم سے نمود معانپ آیا ہو<br/>         اس شخص کی مان بہنو کو پوچھا کیا ہو</p>  | <p>۱۵۹<br/>         ماکام ہون ناشاد ہون دار ہون بی بی<br/>         بچو کی بزرگوں کی عزت اور ہون بی بی</p>  |



|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>۱۵۱<br/>وہ بولی کہ کیا اور خاصہ داد<br/>دے گا کہ جس شہر میں رہا ہے<br/>گھر بچھا تو فرمایا کہ جسے بچا ہے<br/>بوسے بوسے کرے گا بوسہ بوسہ</p>          | <p>۱۵۰<br/>وہی اسے شہر کون بادلوں پر تھماتا<br/>زیرِ چتر کئے گئے شہر نے پیاسا ہے مارا<br/>پتے پلایں کہیں کہ کو نام خدا را<br/>فرمایا کہ شاہ شہداء عرض کا مارا</p> | <p>۱۴۹<br/>وہ کہہ کر زینب کو یہ فائق کہ جو معلوم<br/>قد مہربان کر دی دور کے وہ کیسے<br/>بوی بوی ابن ابی طالب پر غم<br/>تھر تھر کر کے زینب پر ہوا بفرشتہ</p> |
| <p>۱۵۲<br/>اُس نے کہا باقی کوئی بچہ نہ رہا<br/>فرمایا کہ کشش ہے گا بھی خون بہا</p>   | <p>۱۵۳<br/>بہائی مرا غریب میں دو عالم سے جدا<br/>اک بندہ بیچارہ و مظلوم خدا ہے</p>  | <p>۱۵۴<br/>زینب نے کہا دیکھی تری قدر شن<br/>زندانیں اور اچھے مرسل کی افرا</p>   |
| <p>۱۵۵<br/>کی عرض نکلتا ہوا اسے دین ہے<br/>وہ کہہ کر کہا کہی کو چاہتا ہوں<br/>اُس نے کہا جیسے چاہے چاہے<br/>فرمایا کہ تم کو چاہے چاہے</p>              | <p>۱۵۶<br/>وہ بولی کہ کیا چاہو جو ان کا حیران<br/>بکریہ کیا اور کیا کہی کہ وہ بین<br/>کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں<br/>کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>         | <p>۱۵۷<br/>کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں<br/>کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں<br/>کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں<br/>کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>          |
| <p>۱۵۸<br/>وہ بولی کہ کیوں ہاتھ لگے یہ ہر دو<br/>فرمایا جو ان لال مرادوں میں</p>   | <p>۱۵۹<br/>اس دیکھ کہ تمہیں مرد ہر امت کی دعا<br/>یہ دل پہ لکھا ہر نقطہ آل عبا کا</p>   | <p>۱۶۰<br/>آہوش میں کہیں حال ترا غیر<br/>زندانیں زینب جیسے کچھ غیر ہے</p>   |
| <p>۱۶۱<br/>وہ بولی کہ کوئی گنہگار نہ رہا<br/>اجبار کیا یہ نہ رہا راہ خدا میں<br/>اُس نے کہا کہ میں کہیں کہیں کہیں<br/>فرمایا کہ میں کہیں کہیں کہیں</p> | <p>۱۶۲<br/>تو تار و دندان نہی گنہگار نہ<br/>نقدین نہی کہی خوش سولان میں<br/>شریت و باقاع کہی خوش سولان میں<br/>نام پر کہی خوش سولان میں</p>                       | <p>۱۶۳<br/>کہا کہ کوئی نہی خوش سولان میں<br/>کہا کہ کوئی نہی خوش سولان میں<br/>کہا کہ کوئی نہی خوش سولان میں<br/>کہا کہ کوئی نہی خوش سولان میں</p>          |
| <p>۱۶۴<br/>ہر دم یہ دعا فرض ہو مجھ پر نہ وہی کو<br/>بہینا ہو بہا الہی کی وصیت ہو بہن کو</p>  | <p>۱۶۵<br/>نما کی جو کی ہر تمہیں امت کی دعا میں<br/>بہائی ہر تمہارا انہیں خاصان میں</p>   | <p>۱۶۶<br/>ہر چند کہ ہر پویش نما اس طشت<br/>پر لاکہ طبع نور کے شمع ارض و</p>  |



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۴<br/>مرد و کونوی زن عالم کی کیا<br/>حاکم سے کیوں نہ پڑے<br/>خون آکھن میں جو کس جھنڈی<br/>رستا جو خدایا کی عورت میں پاری</p>                 | <p>۵<br/>کدو خنیاں کہ نہیں تھوڑے کی بار<br/>بان بان پڑے کر کے اس سے دل<br/>برایک کی نثرں جو عداوت کی بار<br/>معلوم نہیں توڑ کے قتل کی بار</p>         | <p>۶<br/>دلفینین وہ خوشبو جو کہ عطر کی کیا<br/>آب شاد نہ جان کیسے دلچسپ کی کیا<br/>خود شیریں عطر جو خوشبانی انور<br/>کیا دے سبب میں کیا کر دے دھوپ</p>    |
| <p>۷<br/>عجب بھلا مانینگے مجھ سے ہمارا<br/>ان کے اندر کیا ناموس ہمارا</p>   | <p>۸<br/>شیر کی جانب سے میں گہرائی میں ظالم<br/>آقا کی خبر پہ چھنے کو آئی مہر ظالم</p>  | <p>۹<br/>بڑا کاکا کچھ ترشہ شیر نہ ہو س<br/>اسد کرے یہ سب شیر نہ ہو س</p>  |
| <p>۱۰<br/>آئینہ میں احاطے نہ گری جو<br/>آدھانے آگ و آتش میں جری جو<br/>اس رسیب میں کس کو چھوٹی جری جو<br/>بہار کی کھنڈ میں مری ناموری جو</p>    | <p>۱۱<br/>پیشانی پر نہ دانت لیا دندی کو<br/>مرثیہ کی مسموم آنے اور اور<br/>پیشانی پر نہ دانت لیا دندی کو<br/>مرثیہ کی مسموم آنے اور اور</p>           | <p>۱۲<br/>آواز جی آئی تیرا دیوان کد جی<br/>آواز جی آئی تیرا دیوان کد جی<br/>آواز جی آئی تیرا دیوان کد جی<br/>آواز جی آئی تیرا دیوان کد جی</p>             |
| <p>۱۳<br/>رات سے ہر سہل طبیعت کو ہماری<br/>سہلشت میں کچھ بیجا ہر خبر کو ہماری</p>   | <p>۱۴<br/>بادل جو ہمارے منور نظر آیا<br/>مرد کا تڑپتا ہوا اک سر نظر آیا</p>   | <p>۱۵<br/>ہمیشہ روبرو ادب کی یہ گزری ہے<br/>بڑا سر شیر کے بھلو میں گزری ہے</p>  |
| <p>۱۶<br/>ہمیشہ نام کو لکھ کر کیا کیا<br/>بہاؤ میں کس کے دل میں کیا کیا<br/>نورانی کو خطاب جو کہ وہ خوشی<br/>کدو خنیاں کہ نہیں تھوڑے کی بار</p> | <p>۱۷<br/>وہ شہت کے جلانی کہ عجب کی کیا<br/>ہر مرد و عورت کا تو یہ نہیں کیا<br/>وہ شہت کے جلانی کہ عجب کی کیا<br/>ہر مرد و عورت کا تو یہ نہیں کیا</p> | <p>۱۸<br/>نہیب کو صدائی سراقہ میں کیا کیا<br/>نہیب کو صدائی سراقہ میں کیا کیا<br/>نہیب کو صدائی سراقہ میں کیا کیا<br/>نہیب کو صدائی سراقہ میں کیا کیا</p> |
| <p>۱۹<br/>میری نہ چھوڑو نگہ میں زہرا کھنڈ<br/>لڑکے مری جا بگلی شرب کی مار کھنڈ</p>  | <p>۲۰<br/>بتلاؤ بہخت دل صد پاک ہر کسکا<br/>پہچانو اسیر یہ سر پاک ہر کسکا</p>  | <p>۲۱<br/>جان دل ہمیشہ کی فتنہ ہو ہمارا<br/>بہائی نہیں تھوڑے سردار ہو ہمارا</p>   |







|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۷</p> <p>ان کو کہہ کر تیری رازی<br/>وہ پڑھیں ان کی وہ کہہ کر تیری رازی<br/>جہاں تھی سے لیکر بلبلینا کی رازی<br/>ان باؤ کو چھوڑ دو میں مچاؤں رازی</p> | <p>۴۸</p> <p>ہم کہہ کر تیری رازی<br/>پڑھیں ان کی وہ کہہ کر تیری رازی<br/>جہاں تھی سے لیکر بلبلینا کی رازی<br/>ان باؤ کو چھوڑ دو میں مچاؤں رازی</p> | <p>۴۹</p> <p>اب راہ میں درجہ جانی<br/>بلاؤ یہ لکھو دل تیار کو جانی<br/>بہ شکوہ کہہ کر تیری رازی<br/>وہ بلا میں تھی سے لیکر بلبلینا کی رازی</p>             |
| <p>۵۰</p> <p>تو نہیں ہو جائیگی کیا کرتی ہو<br/>مان کس گھا کر تے ہو صغرا</p>  | <p>۵۱</p> <p>تو نہیں ہو جائیگی کیا کرتی ہو<br/>آخر کو میں نانی ہوں کوئی غیر نہیں</p>   | <p>۵۲</p> <p>تو نہیں ہو جائیگی کیا کرتی ہو<br/>یہ کستی ہیں بابا کی ابھی شکل دکھا دے</p>  |
| <p>۵۳</p> <p>نالی سے وہ بیار ہو<br/>اب میں اکبر تصور تو سے<br/>وہ رانی در بر بات چہ خضر اکوڑا کر<br/>اب جگہ پر حال پر ہم چہ</p>                          | <p>۵۴</p> <p>جس طرح تو پائی کر عشق شہ<br/>عاشق تھی جی کی یون جی ہی ہو<br/>اب جبکہ سفر کر تا تھا واری شہ<br/>خانوں قیامت تو نہ یوں کی</p>           | <p>۵۵</p> <p>پشت ہی ہو جانی تھی تہمت وہ<br/>غش آتا نام اس سے سو ہی باب<br/>مست وقت کو جانی تھی تہمت وہ<br/>مست وقت کو جانی تھی تہمت وہ</p>                 |
| <p>۵۶</p> <p>ن نہ رونے ہی اگر پائیگی<br/>بہین گرسے نکل جائیگی صغرا</p>   | <p>۵۷</p> <p>اندیشہ تیرے رونے کو کیا کہوں کیا<br/>رونا تیرا پردیو کے حق میں پڑا ہے</p>   | <p>۵۸</p> <p>تیرے لکے شہیدا کو غش آیا ہے نہر لو<br/>اکری بیو صغرا کو غش آیا ہے نہر لو</p>  |
| <p>۵۹</p> <p>ن لہاؤں تو فنا کر دے<br/>سج دوامین چہ چہ کہہ کر دے<br/>پا کے کہہ کر دے چہ چہ کہہ کر دے<br/>سج دوامین چہ چہ کہہ کر دے</p>                    | <p>۶۰</p> <p>کہہ کر تیری رازی<br/>گر کہہ کر تیری رازی<br/>کہہ کر تیری رازی<br/>کہہ کر تیری رازی</p>  | <p>۶۱</p> <p>بہ لکے سب بیباک دل تھی تہمت وہ<br/>اور خاک و آغوش میں خضر اکوڑا کر<br/>عاشق کی مان اور جو دو کہہ کر دے<br/>بہ لکے سب بیباک دل تھی تہمت وہ</p> |
| <p>۶۲</p> <p>جے کر دوسرے خالق کو<br/>وہ خفا دے غم چاہے وہ اٹھا</p>   | <p>۶۳</p> <p>تو گئی جس وقت کہ دل دھوئے پڑا<br/>نہ اسکو پہچا کہ وہ اب آئے ہیں گھر کو</p>  | <p>۶۴</p> <p>اس غش سے نہ رہی تھی کسی کو<br/>ہو جانا تھا اک دلزلہ بہا نہیں کو</p>   |



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۱۵۷</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p> | <p>۱۵۸</p> <p>یہ کہ وہ تارانی تھی سونک میں<br/>دوروں کے کہیں تھی یہی جگہ<br/>اس کو دھاما لگو کہ مجاہدے یہ جگہ<br/>کیا جانی ہو جو تیرے در پہ در مسما</p> | <p>۱۵۹</p> <p>اس روز کو جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہ جگہ تھی کہ جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p>   |
| <p>اس بھیری مین بھی اسے اتنی خبر<br/>غش بن ہو کر در زبان نام پدھر</p>   | <p>اس درد کا اصل نہیں اس وقت مرزا<br/>جب میری طرح سا عجز و ستے جدا</p>  | <p>اک خواب نظر آیا ہر دل جس میں<br/>تعبیر تھی کے سوا جسکی نہیں</p>  |
| <p>۱۶۰</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p> | <p>۱۶۱</p> <p>یہ کہ وہ تارانی تھی سونک میں<br/>دوروں کے کہیں تھی یہی جگہ<br/>اس کو دھاما لگو کہ مجاہدے یہ جگہ<br/>کیا جانی ہو جو تیرے در پہ در مسما</p> | <p>۱۶۲</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p> |
| <p>۱۶۳</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p> | <p>۱۶۴</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p>                           | <p>۱۶۵</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p> |
| <p>۱۶۶</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p> | <p>۱۶۷</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p>                           | <p>۱۶۸</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p> |
| <p>۱۶۹</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p> | <p>۱۷۰</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p>                           | <p>۱۷۱</p> <p>اس کی کتنی ہی جاوید عبادتیں تھیں<br/>یہیں سے اسے جہنم لے کر گیا<br/>نہ کہ کوئی جاہل و نادان اس کی عبادت کیا</p> |



بے شک است اور کما دیکر  
 از سر او ن فرست نکلا سبب  
 می میر سقا سبب چلا حکم کا خبر  
 اس وقت ملک لاش تو کی جو زمین

بے شک است اور کما دیکر  
 از سر او ن فرست نکلا سبب  
 می میر سقا سبب چلا حکم کا خبر  
 اس وقت ملک لاش تو کی جو زمین

بے شک است اور کما دیکر  
 از سر او ن فرست نکلا سبب  
 می میر سقا سبب چلا حکم کا خبر  
 اس وقت ملک لاش تو کی جو زمین

ہر سے ہاتھ نہیں بر غی شفا  
 سے بابا کا اپنی دفن کیا ہر

کیا رونی ہر و شاد ہو با ترا یا  
 بیمار مبارک ہو میسحا ترا آیا

اب آمد فرزند رسول دوسرا ہے  
 بالو سنہ جو گھر آج ہمارو تو بجا ہے

بے شک است اور کما دیکر  
 از سر او ن فرست نکلا سبب  
 می میر سقا سبب چلا حکم کا خبر  
 اس وقت ملک لاش تو کی جو زمین

بے شک است اور کما دیکر  
 از سر او ن فرست نکلا سبب  
 می میر سقا سبب چلا حکم کا خبر  
 اس وقت ملک لاش تو کی جو زمین

بے شک است اور کما دیکر  
 از سر او ن فرست نکلا سبب  
 می میر سقا سبب چلا حکم کا خبر  
 اس وقت ملک لاش تو کی جو زمین

س میں دن نکا جو کٹ جانا ہر  
 خواب میں بھی وہ ہی نظر آتا ہر

ہر خیر رفیقان شد خوش نشین  
 کچھ دھوم سرائی ہر سواری شد دین

تم گمشتی تھیں ناحق یہاں دیر کا المین  
 اب تم میں نہیں اٹھنے کی طاقت ہر گم نم

بے شک است اور کما دیکر  
 از سر او ن فرست نکلا سبب  
 می میر سقا سبب چلا حکم کا خبر  
 اس وقت ملک لاش تو کی جو زمین

بے شک است اور کما دیکر  
 از سر او ن فرست نکلا سبب  
 می میر سقا سبب چلا حکم کا خبر  
 اس وقت ملک لاش تو کی جو زمین

بے شک است اور کما دیکر  
 از سر او ن فرست نکلا سبب  
 می میر سقا سبب چلا حکم کا خبر  
 اس وقت ملک لاش تو کی جو زمین

بلو شفا ہو کے میسحا سبب  
 عراسی چاند میں با سے ملیگی

عرصہ نہیں اب گھر میں سٹین تو میں صغرا  
 لینے کے لیر اہل وطن جا رہی صغرا

بیوہ یہ حالت نہیں اسد م سرجی کی  
 اللہ کرے خیر حسین ابن علی کی



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۱۵۷<br/>         ہاں تو سدا و جاوید دارا<br/>         کہ تو سدا و جاوید دارا<br/>         کہ تو سدا و جاوید دارا<br/>         کہ تو سدا و جاوید دارا</p>  | <p>۱۵۸<br/>         پیر باد و تو تمام کو کیس کو اور کیا<br/>         اور باد و تو تمام کو کیس کو اور کیا<br/>         اور باد و تو تمام کو کیس کو اور کیا<br/>         اور باد و تو تمام کو کیس کو اور کیا</p> | <p>۱۵۹<br/>         اوہل و نہل و نہل و نہل<br/>         اوہل و نہل و نہل و نہل<br/>         اوہل و نہل و نہل و نہل<br/>         اوہل و نہل و نہل و نہل</p>                                 |
| <p>کیون اٹک دشا دیکھ بین دیدہ تر<br/>         یہ توڑ خوشی ہو کہ حسین آئے سفر</p>   | <p>دیکھا کہ ہم کو چوین سب پہلو بڑی<br/>         شتاق جمال شہا برابر کڑی</p>  | <p>پہنایا کھنکھ بن حسین ابن سہی<br/>         کیا دو کی بجواب اسکا قیامتیں</p>  |
| <p>۱۶۰<br/>         مٹاؤ نہ مانو کہ ماہر کے<br/>         مٹاؤ نہ مانو کہ ماہر کے<br/>         مٹاؤ نہ مانو کہ ماہر کے<br/>         مٹاؤ نہ مانو کہ ماہر کے</p>                                     | <p>۱۶۱<br/>         بین و تو تو تو تو تو تو تو تو<br/>         بین و تو تو تو تو تو تو تو تو<br/>         بین و تو تو تو تو تو تو تو تو<br/>         بین و تو تو تو تو تو تو تو تو</p>                         | <p>۱۶۲<br/>         انہیں احسان پہنچا<br/>         انہیں احسان پہنچا<br/>         انہیں احسان پہنچا<br/>         انہیں احسان پہنچا</p>   |
| <p>۱۶۳<br/>         مگر لا کہ کو میں نہ دیکھتا مانو نگانے<br/>         سب گھر میں پدر آئینکے تب جا تو گونا</p>   | <p>۱۶۴<br/>         کوئی متبسم ہو کوئی خندہ زنان<br/>         یہ سب ہی پر چہر لہسی او داسو ایمان</p>   | <p>۱۶۵<br/>         اب زینب غمیدہ سے کیا بات کہ<br/>         بجاو کے کس منہ سے ملاقات کہ</p>   |
| <p>۱۶۶<br/>         وہ نہ تو گھٹلا آؤ تو نہ تو گھٹلا<br/>         وہ نہ تو گھٹلا آؤ تو نہ تو گھٹلا<br/>         وہ نہ تو گھٹلا آؤ تو نہ تو گھٹلا<br/>         وہ نہ تو گھٹلا آؤ تو نہ تو گھٹلا</p> | <p>۱۶۷<br/>         اک غول ہوا دوسری ناکہ نمودار<br/>         اک غول ہوا دوسری ناکہ نمودار<br/>         اک غول ہوا دوسری ناکہ نمودار<br/>         اک غول ہوا دوسری ناکہ نمودار</p>                             | <p>۱۶۸<br/>         تم از تو سو کیا کہی عجب تو شاد<br/>         تم از تو سو کیا کہی عجب تو شاد<br/>         تم از تو سو کیا کہی عجب تو شاد<br/>         تم از تو سو کیا کہی عجب تو شاد</p> |
| <p>۱۶۹<br/>         پرویش آمدن شہ جن و لشکر کے<br/>         اب چلے ذرا دیکھ سوار کی توبہ کی</p>  | <p>۱۷۰<br/>         اوہل و نہل و نہل و نہل و نہل و نہل<br/>         اوہل و نہل و نہل و نہل و نہل و نہل<br/>         اوہل و نہل و نہل و نہل و نہل و نہل<br/>         اوہل و نہل و نہل و نہل و نہل و نہل</p>     | <p>۱۷۱<br/>         جب بندہ کے گلا رچی میں تابہ کاپ<br/>         کیا بیان شہ لولاک کا مرد نہ ہا</p>  |



۱۵۹  
کسی کی بی بی بھی ہو دو دینے کا  
نہیں بنیں آئی تھیں نہ جانے کیا  
منست کو خود بخود پھر کر لیا  
جس طرح بنے بنو اور کر لیا

۱۵۹  
کلیاں کو نہ دینے میں تو یہ شکر کے آثار  
جو اوتھ ہوئے آلی پیر کے کندھار  
نہیں پر گیا تو اسے یہ وہ عزت اظہار  
وہ اوتھ پر جا ہی نہ گئی اسوار

۱۵۹  
کلیاں کو نہ دینے میں تو یہ شکر کے آثار  
جو اوتھ ہوئے آلی پیر کے کندھار  
نہیں پر گیا تو اسے یہ وہ عزت اظہار  
وہ اوتھ پر جا ہی نہ گئی اسوار

۱۵۹  
تھی ہر بھائی مر املہ را گیا رہن  
رہی ہو کر میں نہ باؤنگی وطن میں

۱۵۹  
وہ زمین کو مٹا گھوڑا ہر فرزند کی کا  
دیکھو وہ علم آتا ہر عباس علی کا

۱۵۹  
ہر چند کہ سب فانی وہ مشغول بکارت  
پر سب سے مست لانا زہرا کی صدائی

۱۵۹  
دیکھو کہ شکر کی شکر کی شکر  
اور اس کا عباس کا دل سے کیا  
اس ملک میں رہی یہ شکر کی شکر  
سب کو لگے لگے لگے لگے لگے

۱۵۹  
اک اونٹ عمار کی کا ہوا پھر نہ تو  
نہیں کی ماری کا پھر نہ تو  
انہوہ خلاق جو سہا ہوتا تھا ہر بار  
جاؤ زمین کے لئے ایک ایک کی

۱۵۹  
اس کا شکر کی شکر کی شکر  
اس کا شکر کی شکر کی شکر  
اس کا شکر کی شکر کی شکر  
اس کا شکر کی شکر کی شکر

۱۵۹  
سے کوئی پشت بدیوار کمر اتھا  
چہ زمین ایک ایک پہ پہ پہ پہ

۱۵۹  
اس اونٹ سر ملکہ پہلوی ادلی ہو  
یہ اشتر بانو سے حسین ابن علی ہو

۱۵۹  
کیا وجہ سواری میری اسجا جو کتری  
ہو لا کوئی سفر زمین پہیش پڑی ہو

۱۵۹  
کلیاں کو نہ دینے میں تو یہ شکر کے آثار  
جو اوتھ ہوئے آلی پیر کے کندھار  
نہیں پر گیا تو اسے یہ وہ عزت اظہار  
وہ اوتھ پر جا ہی نہ گئی اسوار

۱۵۹  
کلیاں کو نہ دینے میں تو یہ شکر کے آثار  
جو اوتھ ہوئے آلی پیر کے کندھار  
نہیں پر گیا تو اسے یہ وہ عزت اظہار  
وہ اوتھ پر جا ہی نہ گئی اسوار

۱۵۹  
کلیاں کو نہ دینے میں تو یہ شکر کے آثار  
جو اوتھ ہوئے آلی پیر کے کندھار  
نہیں پر گیا تو اسے یہ وہ عزت اظہار  
وہ اوتھ پر جا ہی نہ گئی اسوار

۱۵۹  
در ملت کو پھر کی ہوا تھا  
نہیں وہی شکر میں نہ ہوا تھا

۱۵۹  
دینے کے نہ صاحب ہونے بھی ہو کر  
فریاد میں آئی ہر بن بھائی کی ہو کر

۱۵۹  
میں شکر میں ہون آواز مجھے دیتی ہو صغرا  
تم کدو بلائیں تری نہ تری نہ تری



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۴۴<br/>پیر ما تہمت خود پر دہ چل کو اٹھایا<br/>دروازہ سپہ ستر کو تہمتا ہوا پایا<br/>گھر کی کیم کے خالی تہمتا ہوا پایا<br/>پیر کو تہمتا ہوا پایا</p> | <p>۴۵<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری</p>                                     | <p>۴۶<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری</p> |
| <p>لوہا گیا گلاز اربنی تین پسرین<br/>ایک گھر ترسے دارث کوین کو آئی سقرین</p>  | <p>کم زور ہر مان ہاتھ ذرا بغلو نین<br/>پیر جا کے جو انان مدنیہ سے ملو تم</p>  | <p>کس قبر پر وہاں دودھ کو زور<br/>وہ کس کا تھلو کا تھرا کہ جو خون</p>   |
| <p>۴۷<br/>القصہ شترانوں نے وہاں دنت لکھا<br/>اور چلے ہوئے سرور وازہ لکھا<br/>بانیچہ آڑنے لگی سرور وازہ لکھا<br/>بانیچہ آڑنے لگی سرور وازہ لکھا</p>    | <p>۴۸<br/>ایک عاقل پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>ایک عاقل پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>ایک عاقل پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>ایک عاقل پیر کی رفت ہوئی طاری</p> | <p>۴۹<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری</p> |
| <p>آفت سے اڑنے ہی ہو خیر نساکے<br/>بانو سچم بیوہ شہ کرب و بلا کے</p>  | <p>گھر سے تو بھری گود لگی تھی من سقرین<br/>اب گود میں اسٹن کو لیر اڑو لگی گھرین</p>   | <p>کچھ دھیان نہیں لیتی ہوں کیا<br/>گھر کس کا بھر میں کون ہوں گلی</p>  |
| <p>۵۰<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری</p>   | <p>۵۱<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری</p>                                     | <p>۵۲<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری<br/>پیر کی رفت ہوئی طاری</p> |
| <p>بیواری ہوں بیوہ ہوں غموم و حزین<br/>بہ دہ نہ کرو پردہ کرتا بل میں نہیں ہوں</p>   | <p>تم دھونڈو رہی ہو علی اکبر کو وطن<br/>وہ کون تھا چھٹی جو مارا گیا غمین</p>  | <p>جنگل کو چلے جاتے وہ کھو آ<br/>عابد سنے گھر بند کیا جلدی</p>  |



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۵<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم</p> | <p>۴<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم</p> | <p>۳<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم</p> |
| <p>فرش پر تو فاضل اہل عزت تھا<br/>ہاں سے لوٹا ہوا اسباب دہر تھا</p>  | <p>اس سن میں اٹھا پاک سائیدہ سر<br/>ہر ہو تو بچہ کر نہ ملی اپنے پرستے</p>  | <p>وہ بولی نشانی کوئی مجھہ پاس کیا نہ ہر<br/>پینے میں فقط داغ امام دو جہان ہر</p>  |
| <p>۵<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم</p> | <p>۴<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم</p> | <p>۳<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم</p> |
| <p>فت سے مال اپنی تہی کا سنا<br/>ساری گو دین وہ ماہ لقا ہر</p>   | <p>کچھ مجھ کو مری باپ لڑ پیغام دیا ہر<br/>کچھ مجھ کو وصیت میں ہی ارشاد کیا ہر</p>  | <p>سوغات سفر کی مر سہا جانی ہر تو یہ ہے<br/>غفلت ہر تو یہ ہر جو نشانی ہر تو یہ ہے</p>  |
| <p>۵<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم</p> | <p>۴<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم</p> | <p>۳<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم</p> |
| <p>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم<br/>خداوندی شد مظلوم کی غلامی<br/>ز اعلیٰ بود بر سر بس ابل غم</p>       | <p>جب پیاس لگو شوق کو نہ چھو صغرا<br/>جب چھو تو باد مجھے کچھ صغرا</p>  | <p>تیر تو بہ کچھ ہو گئی بیداد سفر میں<br/>اور پاس میں غفلت زد ہوئی ہی گھر میں</p>  |



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>منشی چون نشان زمین ترون کا بنایا<br/>منشی چون زمین منججی باسنے دیلا<br/>منشی چون کھن ایک راستے نہ پایا<br/>منشی چون کوئی کچھ نہ پایا</p> | <p>منشی چون زمین منججی باسنے دیلا<br/>منشی چون کھن ایک راستے نہ پایا<br/>منشی چون کوئی کچھ نہ پایا</p> | <p>منشی چون زمین منججی باسنے دیلا<br/>منشی چون کھن ایک راستے نہ پایا<br/>منشی چون کوئی کچھ نہ پایا</p> |
| <p>سادات کے احوال کا پرسان نہ کوئی تھا<br/>اس شہر میں کیا ہاے مسلمان نہ کوئی تھا</p>  | <p>دل و صوند ہر ماہ زمین پاؤ نہیں کیا<br/>مرقد ہی نہ کو سون پہ ہر حقہ نکالیا</p>                       | <p>اوشہ و دین اس شہر نہ بچا<br/>شد و کر شد و کر شد و کر شد</p>   |



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۱۴۳<br/>         بیاض امین برکت شریف<br/>         بازاریان او لاویجی شریف<br/>         بیت سے وہاں فاطمہ باجی شریف<br/>         زینت برکت علیہ السلام کی برکتی</p> | <p>۱۴۳<br/>         ایک جوڑت برکت شریف<br/>         او اس باجی شریف<br/>         ایک جوڑت برکت شریف<br/>         او اس باجی شریف</p> | <p>۱۴۳<br/>         ایک جوڑت برکت شریف<br/>         او اس باجی شریف<br/>         ایک جوڑت برکت شریف<br/>         او اس باجی شریف</p> |
| <p>۱۴۳<br/>         است یسے پر تہمین ناموس بنی کو<br/>         است یسے پر تہمین ناموس بنی کو</p>  | <p>۱۴۳<br/>         وہ سنگ لگا جب سر شریف آکے<br/>         تہرا گئے سر شریف او سد م شہد آکے</p>                                      | <p>۱۴۳<br/>         بیٹی کی غریبی پہ نظر کیجے بابا<br/>         میوے مجھے بازار کے لیدہ کیجے بابا</p>                                |
| <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>  | <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>   | <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>   |
| <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>  | <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>   | <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>   |
| <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>  | <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>   | <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>   |
| <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>  | <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>   | <p>۱۴۳<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی<br/>         بیٹوں میں کوک تماشائی</p>   |



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۲۸</p> <p>ماوان چنگی کتیا خا شاد<br/>ثابت ہو اکی شامی بریم پکا<br/>بجو کی اسی اسی پیکر کی مٹا<br/>کرتی اسی صورت سے پائے جانگا</p>                | <p>۲۹</p> <p>اب آجی اولاد کا پوچھا ہی نہ دیا<br/>نادان سکینہ کو نصیب دنیا بر سدا<br/>یا احمدمسل ہی کا پھر اس جیسا<br/>دیکھا نہیں جاتا ہی پتو نکا دنیا</p> | <p>۳۰</p> <p>نہ پانے بن جادو کا شکر پوچھا ہی نہ دیا<br/>سر نہ پانے بن جادو کا شکر پوچھا ہی نہ دیا<br/>انت کو پوچھا کتیا خا شاد<br/>ایسا پوچھا ہی نہ دیا</p> |
| <p>پھر سوئی غم بے پردہ صاف عیان ہو<br/>مسند زرد ہی شک میں ہو ٹوٹ پھوٹا ہو</p>   | <p>بھوک ہی پی پی ہر نہ بابا نہ چچا ہے<br/>کرتا ہی پچھا سر بھی سکینہ کا کہلا ہے</p>  | <p>تو آنکو دھادی بھو صبتک تہ<br/>زینت سچے بھائی کر کئے</p>  |
| <p>۳۱</p> <p>تاکا سکینہ با تو میں اس طرح مٹا<br/>رکس سکینہ صدف کی فروز سے آدہ<br/>اور نہ ہی شامی سے پیکر کی مٹا<br/>کرتی اسی صورت سے پائے جانگا</p> | <p>۳۲</p> <p>ہر آن صوبہ صوبہ کی پیکر کی مٹا<br/>آزادوں نہ پوچھا ہی نہ دیا<br/>کیا آجکون میں کہ ایت ہی نہ دیا<br/>افسوس ہے کہ نہیں پوچھا ہی نہ دیا</p>     | <p>۳۳</p> <p>تاکا سکینہ با تو میں اس طرح مٹا<br/>رکس سکینہ صدف کی فروز سے آدہ<br/>اور نہ ہی شامی سے پیکر کی مٹا<br/>کرتی اسی صورت سے پائے جانگا</p>         |
| <p>یہ سب بیت سیلن ابن علی کو<br/>صدقہ بھی کوئی دیا لہو دلا دنی کو</p>   | <p>کس لیت و نو ایمین بیان آج ہی نہ دیا<br/>اگر کہ نہ ردا کے لیے محتاج ہی نہ دیا</p>   | <p>اب ایک دم ہاپون اٹھا<br/>دوسری تن بیمار سے کھائے</p>   |
| <p>۳۴</p> <p>تاکا سکینہ با تو میں اس طرح مٹا<br/>رکس سکینہ صدف کی فروز سے آدہ<br/>اور نہ ہی شامی سے پیکر کی مٹا<br/>کرتی اسی صورت سے پائے جانگا</p> | <p>۳۵</p> <p>اسم شکر پیکر کی مٹا<br/>نفسان سواری تو نہیں ہی نہ دیا<br/>بہنو پھر آجکون میں کہ ایت ہی نہ دیا<br/>افسوس ہے کہ نہیں پوچھا ہی نہ دیا</p>       | <p>۳۶</p> <p>تاکا سکینہ با تو میں اس طرح مٹا<br/>رکس سکینہ صدف کی فروز سے آدہ<br/>اور نہ ہی شامی سے پیکر کی مٹا<br/>کرتی اسی صورت سے پائے جانگا</p>         |
| <p>سر آجی اولاد کا جو میں کہلا ہی<br/>اور لوف گرا بنا رہی عا پکا گلا ہی</p>   | <p>سر کھنکھ سے کیلوسے مشول بکا ہی<br/>نہرا سے کھنکھ سر پر تہ ہاتھ کر بکا ہی</p>   | <p>حلقے میں رس کترانا<br/>ورنہ یہ تجھی ہا رصفہ</p>  |



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۱۶<br/>         کس نے حکم کیا کہ جو بھی<br/>         اس کے خلاف ہو اسے مار دیا جائے<br/>         اور جو اس کے ساتھ ہو اسے<br/>         سزا دی جائے</p> | <p>۴۱۷<br/>         کیا یہ حکم ہے کہ جو بھی<br/>         اس کے خلاف ہو اسے مار دیا جائے<br/>         اور جو اس کے ساتھ ہو اسے<br/>         سزا دی جائے</p> | <p>۴۱۸<br/>         کیا یہ حکم ہے کہ جو بھی<br/>         اس کے خلاف ہو اسے مار دیا جائے<br/>         اور جو اس کے ساتھ ہو اسے<br/>         سزا دی جائے</p> |
| <p>ن کاٹ کے اور سر سے لٹکا دیا جائے<br/>         اور ہوا چھوڑ آئی ہو تو پتھر سے مار دیا جائے</p>   | <p>ہر قدر غضب تحت پہ تو جلوہ نما ہے<br/>         اور تخت کے نیچے شہرہ نما ہے</p>   | <p>آفاق میں بھی دھوم مٹیں اینٹ کی<br/>         شہت میں پوٹاک بھی فرزند بنی کی</p>  |
| <p>۴۱۹<br/>         مرنے والے کا حکم کیا ہے<br/>         اور جو اس کے ساتھ ہو اسے<br/>         سزا دی جائے</p>   | <p>۴۲۰<br/>         کیا یہ حکم ہے کہ جو بھی<br/>         اس کے خلاف ہو اسے مار دیا جائے<br/>         اور جو اس کے ساتھ ہو اسے<br/>         سزا دی جائے</p> | <p>۴۲۱<br/>         کیا یہ حکم ہے کہ جو بھی<br/>         اس کے خلاف ہو اسے مار دیا جائے<br/>         اور جو اس کے ساتھ ہو اسے<br/>         سزا دی جائے</p> |
| <p>ہر جی بی مان بالوں سے منہ پھیر رہی تھی<br/>         سینہ کا یہ عالم تھا کہ دیکھ کر نہ پہنچ رہی تھی</p>  | <p>تو تخت پر ہے خاک نشین آج بھی<br/>         اس تخت کے فاطمہ سر پیٹ رہی ہے</p>   | <p>ہم لیتے پیامہ نہ حسین ابن علی کا<br/>         لیکن یہ ترک ہے رسولِ عوسلے کا</p>   |
| <p>۴۲۲<br/>         کیا یہ حکم ہے کہ جو بھی<br/>         اس کے خلاف ہو اسے مار دیا جائے<br/>         اور جو اس کے ساتھ ہو اسے<br/>         سزا دی جائے</p> | <p>۴۲۳<br/>         کیا یہ حکم ہے کہ جو بھی<br/>         اس کے خلاف ہو اسے مار دیا جائے<br/>         اور جو اس کے ساتھ ہو اسے<br/>         سزا دی جائے</p> | <p>۴۲۴<br/>         کیا یہ حکم ہے کہ جو بھی<br/>         اس کے خلاف ہو اسے مار دیا جائے<br/>         اور جو اس کے ساتھ ہو اسے<br/>         سزا دی جائے</p> |
| <p>اس کی نواہی ہے تو اور نہت علی ہے<br/>         اقسو سری عصب کیون کی نہ رہی ہے</p>  | <p>کنے لگے مہوس شیر کا یاں ہے<br/>         ای لوگو کہو صاحبِ شکاں ہے</p>   | <p>لایا ہوں میں دستارِ امامِ دوسرا کی<br/>         مار سے مہن عاصیہ پیر شیرِ خدا کو</p>  |



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>۲۴۴<br/>پشتی ہاں کیلئے غشی<br/>در بار میں حاکم سے ہوا تھک دیا<br/>گروہ کو تو نزل ہوا اور غشی جی کا کیا<br/>اور منہ نہایت سہم اچا دل زوہ</p> | <p>۲۴۵<br/>وہ جا رہا ہے وہ در میں آئی<br/>تھک رہا ہے حاکم کو نہ تھا<br/>استغوت کیلئے غشی ہوا<br/>رشتہ کا خانوں قیامت کی دھاتی</p> | <p>۲۴۶<br/>یہ نام سے فرزند کی سہلے چھوڑا<br/>چھوڑا وہی بن گیا تھک دیا<br/>یہ چھوڑا وہی جان اسی تھک<br/>اندا کر تھک دیا</p> |
| <p>۲۴۷<br/>اک قصر میں بیٹھی ہوئی مشغول غلامتی<br/>چلن سے نظر کرتی تھی اور شک نشان تھی</p>  | <p>۲۴۸<br/>مستحقا عجیب ال رسول عسکری کو<br/>اور پشت میں جنبش تھی سر پر تھک دیا</p>  | <p>۲۴۹<br/>بن باب کی یان کون خبر ان<br/>لوندی کا خطاب دیکھ کر تھک دیا</p>  |
| <p>۲۵۰<br/>رشتہ کیلئے غشی ہوا<br/>کے گئے تھک دیا<br/>معلوم ہوئے تھک دیا<br/>کہ لوندی کی تھک دیا</p>  | <p>۲۵۱<br/>حاکم نے کہا ہند کی لوندی ایسا<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا</p>  | <p>۲۵۲<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا</p>   |
| <p>۲۵۳<br/>ہاں اکی جو دیکھ کر تو دھوا اسی دھوا<br/>فرزند می میں اس دھوا غلام کو تھک دیا</p>  | <p>۲۵۴<br/>میں فحش پیر کو بھی آرزو کر دھوا<br/>پر ہند کو حاشا نہ دل افسردہ کر دھوا</p>  | <p>۲۵۵<br/>حیران نہ شویش یہ سری جان<br/>گھر کی ک بھی مردہ تھک دیا</p>  |
| <p>۲۵۶<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا</p>   | <p>۲۵۷<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا</p>  | <p>۲۵۸<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا<br/>تھک دیا</p>   |
| <p>۲۵۹<br/>واحد کہ اس پر غمے پیارا یا ہو ہی سے<br/>بہج اسکو جو ان کی محبت خوش سے</p>   | <p>۲۶۰<br/>قسمت سے سری زوہ غمے داغ دیا ہے<br/>بانی زن حاکم نے جلد تھک دیا ہے</p>  | <p>۲۶۱<br/>زنا زمین جی کی ہر سچ دھوا<br/>واحد میں مر جاو لگی غیر تھک دیا</p>   |



|  |   |  |
|--|---|--|
| <p>کلیں کی ہر ایک چیز کے لئے<br/>میں نے ایک ہی حکم دیا ہے<br/>جو کہ میری طرف سے ہے</p>   | <p>۵۱۳<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>کس طرح چاہئے<br/>کہ اس کی سب سے بڑی چیز<br/>وہاں شہر کے فخر کی حد تک</p> | <p>۵۱۴<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے</p> |
| <p>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے</p>         | <p>در بار میں اک غل ہو افسر<br/>سب کئے گئے نعرہ ہی یہ شیر خدا کا</p>  | <p>تو مینق ہو آواغیں علم الہی سوا کر<br/>رتبہ انہیں سلمان دابو در کا عطا کر</p>                                    |
| <p>۵۱۵<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے</p> | <p>۵۱۶<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے</p>                      | <p>۵۱۷<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے</p>                           |
| <p>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے</p>         | <p>آئے نہ کہیں قیام حکم و عمل میں<br/>پہنچا دو سیکھ کو با بھی میرے محل میں</p>                                | <p>لنہ لکھا میں نے بدل کے چین کا<br/>پہنچا دو سیکھ کو با بھی میرے محل میں</p>                                      |
| <p>۵۱۸<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے</p> | <p>۵۱۹<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے</p>                      | <p>۵۲۰<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے</p>                           |
| <p>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے<br/>میں نے اس کو بنایا ہے</p>         | <p>زینت کے کما دو تو تو خالق کو دلی ہیں<br/>وہ شیر آہی ہیں یہ عباس علی ہیں</p>                                | <p>یولی خرد کہ جو عبادت عذاب ہے<br/>فرمایا سہرا ہکا کا تو اس ہے</p>  |



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۴<br/>خجانیہ زیندہ خجانیہ کی جو کھانسی<br/>خجانیہ میں خاک کی سیر<br/>دھندلے ہو جہاں تیرے خجانیہ بیان کیا<br/>ماہی جیسوں میں تیرے شہید اچانک لے لیا</p>   | <p>۴۵<br/>حقانیہ غم ایک نیک علاج ہے<br/>حسرت کی خجانیہ شفا کا علاج ہے<br/>نذر کے نکلنے کی جی ارم آج ہے<br/>پھر ایک کی دعا کی ہیں خجانیہ ہے</p> | <p>۴۶<br/>حال میں تیرے پانی و فرغ میں<br/>خجانیہ میں تیرے پانی و فرغ میں<br/>خجانیہ میں تیرے پانی و فرغ میں<br/>خجانیہ میں تیرے پانی و فرغ میں</p> |
| <p>سرسام معصیت جو تخفیف پانی ہر<br/>پاشو لگو ہر آبلہ پاک پانی سے</p>   | <p>صحت میثد سے ہر شفا کا یہ آہ ہے<br/>دست شفا ستیج کے ماتم نے پایا ہے</p>  | <p>مطلبت تھامو شوق کی مشکلا شایا<br/>ترتیب سے بھی بکاسے بھی حاجت روا ہے</p>  |
| <p>۴۷<br/>بولی خجانیہ کے غم کی رمان<br/>نہا جان تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان</p>                            | <p>۴۸<br/>خاک عجز و جبین خجانیہ میں آج<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان</p>        | <p>۴۹<br/>کی اس میں خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان</p>    |
| <p>کی التجا کہ شوق ہو بہت کمیت کا<br/>لے لے مسیح مرثیہ کہ اہل بیت کا</p>   | <p>خاکستر اگر ہیں شفا سے ضرر نہیں<br/>پھر اور کیا ہو خاک شفا یہ اگر نہیں</p>   | <p>مٹھ عارضی کا زرد تھا لگو لگا<br/>عابد کی حال کہنے جو آیا بحال</p>   |
| <p>۵۰<br/>سایں ہوئی خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>لوٹے کہ جہاں کی خاطر کو در خجانیہ<br/>کی عرض معصیت کے لیے نذر دل کا بے غم<br/>نہا جان تیرے غم کی رمان</p> | <p>۵۱<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان</p>          | <p>۵۲<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان<br/>خجانیہ میں تیرے غم کی رمان</p>              |
| <p>پوچھا کہ در دینہ ہر شفا میں کا<br/>سینے کا ہر تھمارا کہ ماتم حسین کا</p>  | <p>فریاد دوست ہی میں لگے کرتے ہیں<br/>افسوس کا رخصت میں تاخیر کرتے ہیں</p>   | <p>انگوٹے ایسا رتبہ بھی ہے چھاپا<br/>روز حساب دیکھو کیا تھا یہ کیا</p>   |







۴۱۴  
 کہیں جاوے کہیں صدف کی کھینچ کر  
 سنا سنو کہ میں مہربانوں کا جاوے

۴۱۵  
 جہنم کے تار بن کر نہ ہو کہیں  
 فدی نام اون کے زیاں کو کہیں

۴۱۶  
 دوسرے جو ادنیٰ نہ ہو کہیں  
 احسان کیا حضور وہاں سے

ہر اک بڑی مہربان درختوں کے  
 بخشید گا وہیں کہیں گے مین ہوں

پونچھیں گے صدقے ہو کے رسول  
 احسان ہم غلاموں کا کیا ہو

آنسو کی قدر کیا اکر کے  
 نور نظر فدا کیے ہم پر امام

۴۱۷  
 کہیں تہنیں کہیں تہنیں کہیں  
 جہاں اچھا لہو ہے کہیں

۴۱۸  
 غم تہنیں کہیں تہنیں کہیں  
 زیاں تہنیں کہیں تہنیں کہیں

۴۱۹  
 کہیں کیا تہنیں کہیں تہنیں کہیں  
 بندھو اسے کہیں تہنیں کہیں

روشن ہے خوب ہم یہ جہنم کے  
 یہ جہنم کہیں تہنیں کہیں

رونق دی تہنیں ماتم سہار رسول کو  
 راضی کیا خدا کو علم کو بول کو

امت کی برائی اور خصوصیت  
 ہر طرح سے غلاموں کی شکایت

۴۲۰  
 کہیں تہنیں کہیں تہنیں کہیں  
 کہیں تہنیں کہیں تہنیں کہیں

۴۲۱  
 کہیں تہنیں کہیں تہنیں کہیں  
 کہیں تہنیں کہیں تہنیں کہیں

۴۲۲  
 کہیں تہنیں کہیں تہنیں کہیں  
 کہیں تہنیں کہیں تہنیں کہیں

ماںک جو دست شوق اوہ کو ہر ایک  
 موتی بنی گا اور بتیلی پہ آئیگا

نے تم سے نہ غم کا وہ سامان رہ گیا  
 باقی ہمارے سر پہ یہ احسان رہ گیا

انکے چمک دل متعجب ہمارے  
 حضرت کہیں گے یہی آنسو تھا



|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>۴۵</p> <p>فرمایا غلو کو مکر کیا بل کا حال ہو<br/>اس صوبے پر ایک ہلاکت کا حال ہو<br/>دفع کے شعلوں کا بھی تھکین کچھ خیال ہو<br/>یہ تو منہ منہ سے غلبہ دوا جلال ہو</p> | <p>۴۶</p> <p>بخشا ہو تو صوبے کے بیانیہ<br/>برصوبہ چ کی کیجی دینی ہو جیانیہ<br/>مشرین ہو گئے نار ستر کی آس پاس<br/>زیبا کی پاس پر کیا غلبہ ہو آئی پاس</p>  | <p>۴۷</p> <p>علمان و حور آئیں باندہ ہم جوس کر<br/>الودان خلد و فکر کرے گا اٹھ کر</p>  |
| <p>دہان سطح سے پینے کو پانی بناؤ گے<br/>کیون تاب آفتاب حیات کی لاؤ گے</p>  | <p>حدت کے مارے رنگ میں لال ہو گیا<br/>شیدہ مرے ضعیف ہیں کیا حال ہو گیا</p>  | <p>صل کسی جنان کو یہ درجہ نہیں ہو<br/>سن حبیب حق کے ہمارے لیکن ہو</p>   |
| <p>۴۸</p> <p>ایسا ہی ہو پانی آسپ کو گرجا ہو گیا<br/>کچھ عین کین شیبہ روزگار ہو گیا<br/>ایسا ہی سا بریک دل پر کو زخا ہو گیا<br/>ایسا شاد و جوش ہے یہاں سے ہو گیا</p>    | <p>۴۹</p> <p>آئی اراکے کے کو نہیں<br/>گرمی نہیں غلش نہیں آج نہیں<br/>تک پہ پہ نہیں کے منزل کا نہیں<br/>باجا ہیں ارے نہیں کیا نہیں</p>                     | <p>۵۰</p> <p>جوئی و غور میں نا افسانہ کا وقت ہو<br/>میر کے جہاز پہ طوفان کا وقت ہو<br/>پیش کش شہادہ شہیدان کا وقت ہو</p>                                    |
| <p>دم لب پہ ہی پو بول رہا ہو گیا اس سے<br/>اب تو تیرا رو کہ مڑتا ہوں پیاں سے</p>   | <p>تم دیکھو کہ شیعہ نہ کیا فضل رب ہوا<br/>یہ بھی خبر نہو گی انھیں حشر کب ہوا</p>  | <p>جنت عزا بہشت میں نہ رہا ہو گیا چکی<br/>حشر کی تیر گنج شہیدان میں بن چکی</p>  |
| <p>۵۱</p> <p>قائل ہو تو چل میں کین جھینے ہو گیا<br/>روشن اور سب سے چمک میر کا نور ہو گیا<br/>جو سب سے کہ نہیں کسا عیون ہو گیا<br/>کچھ پاس کہنے کہ نہیں ہو گیا</p>      | <p>۵۲</p> <p>سو کھی بانگوشہ کا شکار ہو گیا<br/>بولے کلاس نوید سے شدت ہو گیا<br/>اب بندہ خوش ہو صوب کی شدت ہو گیا<br/>گھوڑا بڑھا کے آئے کو شاعر ہو گیا</p> | <p>۵۳</p> <p>میں کو زجوعہ وقت نیاز ہو گیا<br/>نوحی جاوے ہو لیے لہا گدا ہو گیا<br/>رہے نیاز شدہ کا سوسے نیاز ہو گیا<br/>رستہ دعا بھی قلعے کی جانب ہو گیا</p> |
| <p>پانی بھی بند ظلم و جفا کا وفور ہو<br/>آخر مگر گناہ ہی کوئی قصور ہو</p>  | <p>اُس وقت سے مورچے کے آس پاس تھے<br/>گرمی میں پانی پیتے تھے اور جواس تھے</p>   | <p>کہتے ہیں اس پیش میں غفور الیم<br/>شیدہ کو مے نجات شرار جیم سے</p>  |



۱۴۴  
 دیکھو کہ چھین لیا میں نے کچھ کیا  
 پانی دکھا دکھا کے پائیں نے کچھ کیا  
 داغ اگر جوان کا دیا میں نے کچھ کیا  
 اپنے زبان کو قتل کیا میں نے کچھ کیا

۱۴۵  
 میں ہوں تنہا جبکہ جھوٹا دین چکا  
 تیار جوئی کی مدد پر رہا  
 جوب کبریا پر کئے ہا تھا جو نہ  
 ایشک کے ذریعہ انھیں پر کئے عطا

۱۴۶  
 آنکھ میں جھکا کہنے لگے تیری جا  
 ہم سب گواہ ہیں یہ کہا اپنے جا  
 لاریا آپ کی جدا جد میں مصطفیٰ  
 بابا علی ہو والدہ و اشرف الد

۱۴۷  
 صابر ہوں بردبار ہوں میں کینہ ہنر  
 یار و سر مزاج میں راہ اندر نہیں

۱۴۸  
 ہا سترہ شرف نہ ملیں گے خدا کی کو  
 ہر آج حق رہے جسے میں عبا سن سہا کی کو

۱۴۹  
 کھنڈ نہ کچھ کہ اس شخص کو اجاڑتے ہیں  
 ہر قتل ہی تمہارا راہ وا جاسے ہیں

۱۵۰  
 سکین ہاں قتل نہ ہوں غریب غریب  
 شہا وید ہوں غریب غریب  
 پرتاجدار میں رسول قدیر ہوں  
 سترہ نشین ملت جنابا میر ہوں

۱۵۱  
 سب تنق ستاں آپس جھگڑا میں  
 آنا میں نام آید حکم خدا کے ہیں  
 جہیز و بیوی بیوے تو رہے ہا کے ہیں  
 جبار کشتی تو رہے خیر اور کشتی

۱۵۲  
 مولانا نے آٹھ کھنڈ میں کی نگاہ  
 اور شک اب ہا کے یار ہیں گواہ  
 جھجکا چکا میں انکو کچھ نہیں  
 اگر نہیں سنیدو سیدو سیدو

۱۵۳  
 کسکا کیا ہی خون جو مجھے قتل کرتے ہو  
 تم لوگ کچھ خدا کو بنی سے بھیڑتے ہو

۱۵۴  
 دیکھو قہر حق سے نہ آہ بتول سے  
 اشرار سے بھر گئے آل رسول سے

۱۵۵  
 تیغ و سر کو کھنڈ چوں کہ سر کو کھنڈ میں  
 مالک کی جو رضا ہو کل میں لاؤں

۱۵۶  
 کونہ جیسا چلنا دل میں  
 کونہ جیسا قتلہ ہر بنا ہو میں  
 کہہ جیسا عاق وہ شمع خدا ہوں میں  
 پیر جیسا قتلہ وہ قتلہ بنا ہو میں

۱۵۷  
 جسکی زبان میں عرش ہاں گھڑا ہاں  
 کہی خدا کے نور کی مہر ہاں ہاں  
 ایمان اور جسکی فرو وہ دفتر ہاں ہاں  
 کہتا ہاں سے عرش منور ہاں ہاں

۱۵۸  
 کھنڈ نہ کچھ کہنے لگے تیری جا  
 اور ہی اندازہ تھا نہیں نے ناگہا  
 کہتا ہوں احسین و عطا انہی جان  
 روز ازل سے آپ ہیں تھارے جان

۱۵۹  
 جسکا لقب واہر وہ میں روناک ہوں  
 جسکا اثر تھا ہر میں خاک پاک ہوں

۱۶۰  
 احمد مدینہ علم کا دربو تراب ہوں  
 اسباب میں حدیث رسالتاب ہوں

۱۶۱  
 دکھایا صبر شیخ کے جوہر دکھائیے  
 قہر و کرم خدا کا برابر دکھائیے







|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۱۴۴<br/>         چھوٹے بچوں کی زبانیں<br/>         بولنے میں دیر لگتی تھیں<br/>         ان کے ہاتھ لگتے تھے<br/>         ان کے پاؤں لگتے تھے<br/>         ان کے منہ لگتے تھے<br/>         ان کے کان لگتے تھے<br/>         ان کے آنکھ لگتے تھے<br/>         ان کے دل لگتے تھے</p> | <p>۱۴۵<br/>         منقار کی طرح<br/>         بولنے کی طرح<br/>         چلنے کی طرح<br/>         کھانے کی طرح<br/>         پینے کی طرح<br/>         سونے کی طرح<br/>         اٹھنے کی طرح<br/>         بیٹھنے کی طرح</p> | <p>۱۴۶<br/>         اس بچہ کی زبان<br/>         بولنے میں دیر لگتی تھی<br/>         اس بچہ کے ہاتھ<br/>         لگنے میں دیر لگتی تھے<br/>         اس بچہ کے پاؤں<br/>         لگنے میں دیر لگتے تھے<br/>         اس بچہ کے منہ<br/>         لگنے میں دیر لگتے تھے<br/>         اس بچہ کے کان<br/>         لگنے میں دیر لگتے تھے<br/>         اس بچہ کے آنکھ<br/>         لگنے میں دیر لگتے تھے<br/>         اس بچہ کے دل<br/>         لگنے میں دیر لگتے تھے</p> |
| <p>۱۴۷<br/>         قہقہے میں آسمان بھی<br/>         دُنیا بھی چھپتی تھی<br/>         حنائی سے بھری تھی</p>   | <p>۱۴۸<br/>         اڑا اڑا کر کے تن بھی<br/>         سوکھم دھوٹن گئے<br/>         ہاتھ آستین سے<br/>         پر پرواز میں گئے</p>   | <p>۱۴۹<br/>         جو اسکے بچپن کا بلا ہے<br/>         پھل سے جو پھل ملا تو عذاب<br/>         پھل سے جو پھل ملا تو عذاب</p>   |
| <p>۱۴۹<br/>         چار آئینے میں<br/>         چہرے کی نگاہ<br/>         لکھتے تھے<br/>         چار آئینے میں<br/>         چہرے کی نگاہ<br/>         لکھتے تھے<br/>         چار آئینے میں<br/>         چہرے کی نگاہ<br/>         لکھتے تھے</p>                                      | <p>۱۵۰<br/>         بولنے کی طرح<br/>         چلنے کی طرح<br/>         کھانے کی طرح<br/>         پینے کی طرح<br/>         سونے کی طرح<br/>         اٹھنے کی طرح<br/>         بیٹھنے کی طرح</p>                           | <p>۱۵۱<br/>         چہرے کی نگاہ<br/>         لکھتے تھے<br/>         چہرے کی نگاہ<br/>         لکھتے تھے<br/>         چہرے کی نگاہ<br/>         لکھتے تھے</p>  |
| <p>۱۵۱<br/>         آنکھیں مولا سے<br/>         جوشن کی گھنٹی<br/>         کر بیان زورہ کی<br/>         صوت سنیل گھنٹی</p>  | <p>۱۵۲<br/>         سینے میں صاف آتی تھی<br/>         اور صاف جاتی تھی<br/>         انداز دم کی آمد و شد<br/>         کا دکھائی تھی</p>  | <p>۱۵۳<br/>         اک اہمیں سواروں کے<br/>         صف میں<br/>         شل جل پیاروں کے<br/>         سر پر سو</p>  |
| <p>۱۵۲<br/>         بارانِ نغمہ آواز<br/>         کی طرح<br/>         چلنے کی طرح<br/>         کھانے کی طرح<br/>         پینے کی طرح<br/>         سونے کی طرح<br/>         اٹھنے کی طرح<br/>         بیٹھنے کی طرح</p>  | <p>۱۵۳<br/>         آنکھیں مولا سے<br/>         جوشن کی گھنٹی<br/>         کر بیان زورہ کی<br/>         صوت سنیل گھنٹی</p>   | <p>۱۵۴<br/>         چہرے کی نگاہ<br/>         لکھتے تھے<br/>         چہرے کی نگاہ<br/>         لکھتے تھے<br/>         چہرے کی نگاہ<br/>         لکھتے تھے</p>  |
| <p>۱۵۴<br/>         جزائر تیغ میں<br/>         گہرے تھے نہ کبھی<br/>         کھتا تھا اب بھی<br/>         نہ بڑے بچے</p>  | <p>۱۵۵<br/>         رن میں تو کافروں کے<br/>         فقط خلق پر پھری<br/>         پر شہرہ رن میں<br/>         بانو نہ شل خبر پھری</p>  | <p>۱۵۶<br/>         نے گوردین میں<br/>         دوش نہ پھری<br/>         تیغ سے تھی<br/>         خود میں اور سوتھی</p>  |



|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>۴۱۴</p> <p>یون کی تباہی فزون<br/>میں شام کی گھٹ گھٹا فزون<br/>سنگینہ کھینچے تھے وہاں پورے تون<br/>بزدل گیا تھا کہ یہ زبون</p>          | <p>۴۱۵</p> <p>پہا پہنچ چوکی ہیں پٹن مال کی<br/>جانب میں کچھ وقت جمال کی<br/>اگر عکس سے ہوئی نصف جمال کی<br/>دیکھا کی نصف میں مری مال کی</p> | <p>۴۱۶</p> <p>یون کی تباہی فزون<br/>میں شام کی گھٹ گھٹا فزون<br/>سنگینہ کھینچے تھے وہاں پورے تون<br/>بزدل گیا تھا کہ یہ زبون</p> |
| <p>تھے نہ جیتو تھے لیکن سکتے تھے<br/>نئے مرغ کی پر اڑ سکتے تھے</p>  | <p>اس پل نے پھول ڈھال کا زبرد کر کے<br/>اک پل میں قطع راستے چاروں پر کر کے</p>  | <p>یون پش اپنی اس تھے شر فوج کے<br/>دیر میں جیسے موج راہوں پھر موج کے</p>  |
| <p>۴۱۷</p> <p>تاق شوق شوق شوق شوق<br/>غنا اور لوبان میں جو ہر گھنچا<br/>پہلکے نعل غرق ترقب فرس گیا<br/>جیلی گری دھڑکے اور پھر میں گیا</p> | <p>۴۱۸</p> <p>یون جا پڑا سمند سپاہ حریف پر<br/>گرتا ہر جیسے مادہ فوراً ضعیف پر</p>  | <p>۴۱۹</p> <p>یون جا پڑا سمند سپاہ حریف پر<br/>گرتا ہر جیسے مادہ فوراً ضعیف پر</p>   |
| <p>۴۲۰</p> <p>یون جا پڑا سمند سپاہ حریف پر<br/>گرتا ہر جیسے مادہ فوراً ضعیف پر</p>  | <p>۴۲۱</p> <p>یون جا پڑا سمند سپاہ حریف پر<br/>گرتا ہر جیسے مادہ فوراً ضعیف پر</p>  | <p>۴۲۲</p> <p>یون جا پڑا سمند سپاہ حریف پر<br/>گرتا ہر جیسے مادہ فوراً ضعیف پر</p>   |
| <p>۴۲۳</p> <p>یون جا پڑا سمند سپاہ حریف پر<br/>گرتا ہر جیسے مادہ فوراً ضعیف پر</p>  | <p>۴۲۴</p> <p>یون جا پڑا سمند سپاہ حریف پر<br/>گرتا ہر جیسے مادہ فوراً ضعیف پر</p>  | <p>۴۲۵</p> <p>یون جا پڑا سمند سپاہ حریف پر<br/>گرتا ہر جیسے مادہ فوراً ضعیف پر</p>   |
| <p>فرزند کا میدان بے پایا<br/>ن کو اُسے نول بیابان پایا</p>   | <p>بیان تھی تو وہاں تھی جواد تھی اُدھر تھی<br/>پر نیچے کھلا کہ کدھر تھی کدھر تھی</p>  | <p>رکھی تھی اس کا کسی کدھر تھی کسی<br/>اک دفع دہری فخر دین کی تھی</p>  |



۴۴۴  
 غلام مستثنیٰ صاف مثل کندر چلی  
 عینی طرح اچھے کے  
 انڈی بنی باغ کے اندر چلے گئے  
 سینے میں چھری دم لیا با جلیجے گئے

۴۴۵  
 یون نار یونے لہو نے تھے آقا  
 جو پور کے کینیاں یہ کیا رسدہ دہ  
 جو بیٹے نہ کر انچام امی شاہ جبرید  
 ہر گھر میں تو کائے کھدینا بیچیں

۴۴۶  
 نیکے جین ہو گئی نیکے  
 گریہ کی عین کے پو پو پو  
 جس نے تین تین کے پو پو پو  
 پو پو پو پو پو پو پو پو

بیٹھی چو پشت سر پو پو سے دو چار تھی  
 آنسو کی طرح دیدہ مردم کے پار تھی

غصہ حضور امت جد پر نہ اب کریں  
 تو بہ کبھی جو آپ سے بیعت طلب کریں

صوت لہو میں بھر گئی پر سے بہ  
 سید پارہ شاہ دین کا ہرک جزو

۴۴۷  
 مثل جاب الکی قسمت انڈی گئی  
 تھوڑے پور کے خال بنی اور پٹ گئی  
 ہر تین کی بیخ روان بڑے گئی  
 کتبہ کی طرح کھلی دہشت گئی

۴۴۸  
 اکبر کا صدقہ روک چھوڑ گئی  
 صغیر کا وسطہ نکیر و شے کا زرار  
 بین کا گھر رسول کے گھر میں قصودار  
 تہم یاد کا رستہ تھی کئے ہو یادگار

۴۴۹  
 چھوٹی گئی کام باغ ہر نی پھیلے  
 گھر نشانی پو پو پو پو پو  
 اچھوڑ گئے اور عین کی کیا  
 ہر گھر میں لے لے لے لے لے لے

یہ تیغ فرق حالت شہرت رکھا گئی  
 پہلی سچہ کے موت کو بلے کھان گئی

دشمن کا بھی سوال کبھی دیکھا نہیں  
 قاتل سے انتقام علی نے لیا نہیں

سوقت ہوسن میں کوئی لہو  
 سورج گھس میں آنکے چالیں

۴۵۰  
 سو سو طرح منہ بیلان میں پرا  
 مانند بیچ شنگے طوفان میں پرا  
 اف عرش سے آن میں پرا  
 مثل نگاہ آنکھ کے میدان میں پرا

۴۵۱  
 مولا کو رحم آگیا میں رحم نہ پرا  
 تلوار روک لیا نہ کیا چھری پرا  
 بچپن کے وعدے نے کیا حضرت کو پرا  
 حلیا کے سو فوجی اور دین زبیر

۴۵۲  
 وہ چھوٹا چاک تپتی ہوئی زمین  
 وہ گناہ کے گرم وہ خسار زمین  
 وہ پو پو پو پو پو پو پو  
 پو پو پو پو پو پو پو پو

مثل خیال صاف دلوں سے گذر گیا  
 سو کاو سے ایک زرے کے نقشہ پر گیا

دیکھو وہ کمان ہو شمر اسے تم پکار لو  
 لو آؤ راہ حق میں ہر سر اُمتار لو

ارکان عرش خالق سبحان  
 مقتل میں لاشہ شہداء شہیدان

کر تہذیب و تمدن کا رشتہ ۴۴۴ سے ۴۵۲



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>بنو کج قدر ان بزرگوار حسین جان<br/>جہی کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان</p> | <p>بزرگوار حسین جان بزرگوار حسین جان<br/>بنو کج قدر ان بزرگوار حسین جان<br/>جہی کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان</p> | <p>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>بنو کج قدر ان بزرگوار حسین جان<br/>جہی کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان</p> |
| <p>دھارس بن کے دل کو دم اضطراب و<br/>ہم صورت رسول کا صد قہ جواب و</p>   | <p>بولادہ تہہ پر اکہ نہ پانی پلا لینگے<br/>فرمایا خیر پلاس ہی نیاسی جا لینگے</p>  | <p>ان طرف حسین کو لشکر نظر پڑا<br/>پھر حلق پہ مخبر نظر پڑا</p>  |
| <p>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>بنو کج قدر ان بزرگوار حسین جان<br/>جہی کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان</p> | <p>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>بنو کج قدر ان بزرگوار حسین جان<br/>جہی کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان</p>       | <p>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>بنو کج قدر ان بزرگوار حسین جان<br/>جہی کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان</p> |
| <p>مہک جھنور کیس لیے یار کر گئے<br/>شیمہ چہرہ ہو گئے سادات مر گئے</p>   | <p>نئے اکبر بھوان نہ محمد نہ عیون سہے<br/>تم جکیسو نکا ہا سے سر بعد کون ہے</p>  | <p>میں تھکا کا سپا مان کشا ہوں<br/>رسول جان کے بھان کرنا ہوں</p>  |
| <p>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>بنو کج قدر ان بزرگوار حسین جان<br/>جہی کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان</p> | <p>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>بنو کج قدر ان بزرگوار حسین جان<br/>جہی کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان</p>       | <p>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>بنو کج قدر ان بزرگوار حسین جان<br/>جہی کبریاں بزرگوار حسین جان<br/>ایک کبریاں بزرگوار حسین جان</p> |
| <p>ہی یار زوہنجی ال کی کھل گئی<br/>آقا نہ کہنے پائی چہری تم چہن گئی</p>   | <p>سہیا حسین ساتھ سہن نہ لے گئے<br/>منزل یہ کونسی ہو کہ نہا چلے گئے</p>   | <p>ہی خوب کیا کہ سہا سہا کی<br/>تھی کہ ہم نہ تو دوست قبول کی</p>  |



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۴۸<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری</p> | <p>۴۹<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری</p> | <p>۵۰<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری</p> |
| <p>یا مرقی اعلیٰ کرمیت لے نہایت است<br/>ہنگام دستگیر مئی قوت عنایت است</p>  | <p>سہوا نہیں جفا کا یہ سامان کرتا ہوں<br/>جان رسول! جاسکے تیرا جان کرتا ہوں</p>   | <p>نئے اکبر جوان نہ جگر نہ عوا<br/>تم بکسوں کا ہا سے بکسوں</p>  |
| <p>۵۱<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری</p> | <p>۵۲<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری</p> | <p>۵۳<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری</p> |
| <p>ارکان عرش خالق سہوا لرز گئے<br/>مقتل میں لاشہ شہیدان لرز گئے</p>   | <p>دولت بھجوب یا کہ شفاعت رگول کی<br/>بولاشقی کہ ہم نے تو دولت قبول کی</p>  | <p>یزمکیان دکھا تا چچ کہیں<br/>فرست زمانہ تو دکھا دون</p>   |
| <p>۵۴<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری</p> | <p>۵۵<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری</p> | <p>۵۶<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری<br/>بیکار و بیکسری و بیکسری</p> |
| <p>پارون طرف میٹ کو لشکر نظر بڑا<br/>سینے پھر حلقہ پھر نظر بڑا</p>  | <p>بولا وہ منہ پھر کے نہ پانی پلائیے<br/>فرمایا خیر پر سے ہی دنیا سے جائیے</p>  | <p>مقتل کو وہ بڑے حق کہ مکر<br/>کشتی ہی بوسگاہ رسالت</p>  |



|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>۱۷۹<br/>وہاں تے میں ملتا نہیں کی<br/>بیا تو ہی کہ باس جی آتا نہیں کوئی<br/>نہیں سے بیا کو اٹھا تا نہیں کوئی<br/>میں درد کو خیال میں نہیں کوئی</p> | <p>۱۷۸<br/>ناگ چلی عکری وقت نے ہی شام<br/>الفتح کی نذر ہوئی باجہ شام<br/>میان سے بیا کی عکری شام<br/>بیر ملا شام کو شام</p> | <p>۱۷۷<br/>اندر تیرا چرخ نہ تیرا کو دی شام<br/>اکدن وہ تھا کہ بیا کو دی شام<br/>نہیں تھی آئین کو شام<br/>نہیں تھی آئین کو شام</p> |
| <p>۱۷۶<br/>مختاری ملتی ہیں بلبلاتی میں<br/>تے سے لکھتی ہیں حوریں خیراتی میں</p>  | <p>۱۷۵<br/>جو وقت نچ سب پیمیر کا حال تھا<br/>وہ لاشہ میلن پہ خواہر کا حال تھا</p>   | <p>۱۷۴<br/>عاشق جو بھکوا یا شہ شریفین کا<br/>وہ کھلا دیا جمال جناب حسین کا</p>  |
| <p>۱۷۳<br/>بیدار کھول کے نہ تو شام<br/>بیدار کھول کے نہ تو شام</p>   | <p>۱۷۲<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>  | <p>۱۷۱<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>  |
| <p>۱۷۰<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>   | <p>۱۶۹<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>  | <p>۱۶۸<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>  |
| <p>۱۶۷<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>   | <p>۱۶۶<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>  | <p>۱۶۵<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>  |
| <p>۱۶۴<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>   | <p>۱۶۳<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>  | <p>۱۶۲<br/>نہیں تھی عکری شام<br/>نہیں تھی عکری شام</p>  |



۴۸

ایک صدف بزم کا کمر پہ  
تاشے پال تھوڑے پونے  
آنسو تھوڑا سا  
کچھ بچ کر رہ گیا ہے

۴۹

جب کہ ایک شام سی شکوہ طمان  
اور بند اہل بیت پیابان ہوا  
نہیں فیروز خان کا ہوا  
درخشاں بھی وانا خان ہوا

۵۰

عجب عجب کا خنجر  
نعل و زمرہ و کمر و نقرہ و طلا  
بولا کہ سب بھال  
دو دنگا دم درم بین پس

رند سالہ میں طلب نہیں کر دیا ہے  
مخروہ تو نہ رکھے عزا کے ثواب سے

ہر اک پختہ شہزادہ جاگیر ہو گئی  
نفس قیمت سریشہ ہو گئی

۵۱

کاشی کا جو پیادہ سر شاہ نامدار  
کہہ دوں گے نام دہی کے میں  
ہو گا اس سوار سی بیاض رام کا  
پہنچے گا اپنی دو گانہ میں

۵۲

حاکم سلطنت خانی آیا مع سپاہ  
کس شہر کے کس شہر کو دی اور کھانا  
کس شہر کے کس شہر کو دی اور کھانا  
کس شہر کے کس شہر کو دی اور کھانا

۵۳

نیشہ بیکار آؤ گے گلزار میں  
آؤ حسین بی خاک سون تھوڑا دین  
مان زور دین نیلایا جو دنیا میں  
ہاگو دین میں چور اور کالین

ہی بچ کر گور کنارے کے حسین  
جتنی ہوں اور یہ سنتی ہوں مار گئی سن

شوق قضا و جذبہ تقدیر دیکھنا  
حلق حسین و بند کے شمشیر دیکھنا

۵۴

خلعت عین چین کو کہانہ باندہ کر  
ایک کی نسبت و حکم کر رہی  
کس کے کس کے کس کے کس کے  
کس کے کس کے کس کے کس کے

۵۵

کاشی کا جو پیادہ سر شاہ نامدار  
کہہ دوں گے نام دہی کے میں  
ہو گا اس سوار سی بیاض رام کا  
پہنچے گا اپنی دو گانہ میں

۵۶

کاشی کا جو پیادہ سر شاہ نامدار  
کہہ دوں گے نام دہی کے میں  
ہو گا اس سوار سی بیاض رام کا  
پہنچے گا اپنی دو گانہ میں

بکس ہو کوئی کوئی بر خلاف ہے  
ایکے اول ایسا ہر اک دوسرا صاف ہی

باندہ ہی کر کہ باندہ پیادہ بازوی المیہ  
دکھلائی کھلی ہو گئی ویرا الہیت

انکو خیال کچھ نہیں حاکم کے دم  
سادات سے خراج میں از سر حیا



۴۰

کے خاندان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

کے خاندان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

۴۱

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

۴۲

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

۴۳

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

۴۴

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

۴۵

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

۴۶

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

۴۷

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

۴۸

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے

دور دراز جہان میں تو ایک حسین ہے  
جو کہ فاطمہ کا نور عین ہے



۱۸۲

۱۸۲  
وہ فاطمہ کا بیٹا ہے زینب کا بھائی ہے  
وہ یوں ہی جو بہن بھائی ہے

۱۸۲  
بولادہ کا زب ازلی صاف تو ہے طور  
الزام چھوڑ دینا چاہیے ان بغور  
کیا وہ بہن بھائی ہے یا وہ حسین اور

۱۸۲  
نانا کا اور اسکے بیٹے کا بھائی ہے  
ننانا کا اور اسکے بیٹے کا بھائی ہے

زینب کا بیٹا ہے وہ بھائی کہ ابن بٹول ہے  
پرستی ہوں جاور قبر بٹول ہے

وہ نور حسین فاطمہ ہی اور یہ غیر ہے  
بن ادس سے شرک و گناہ بگوار ہے

کیا تو ہی فاطمہ کی بڑی دوست ہے  
میرا تو ملک و مال سب اور سیر ہے

۱۸۲  
اندیشہ اس خبر سے ہوا ہندو کو کمال  
کھانا صرام ہو گیا خین کا بھٹال  
ایک نیکو بھائی تو رہی بڑی بھائی

۱۸۲  
زینب فاطمہ کا ذکر کیا بھائی  
زینب فاطمہ کا ذکر کیا بھائی  
اس نے غار و روزہ سے فرشتہ کی شان

۱۸۲  
خلفہ کو جو بھائی بھائی ہے  
خلفہ کو جو بھائی بھائی ہے  
بہن بھائی بھائی بھائی ہے

کیا میرا فنا شر تو اس وقت ہو گیا  
جب مصطفیٰ لہا سے کے لاشہ پر لہ گیا

وہ تخت سلطنت گھر خواہان تو آج وہ  
منت سہرات باندھوں اور سکو خراج دلا

نمازت قصور ہو تو میرا سگودہ  
باحق نہ اس جٹین کو بھی قتل کچھ

۱۸۲  
میں نے تو دیکھا ہے کہ حسین کا  
اب بھائی بھائی بھائی ہے

۱۸۲  
میں نے تو دیکھا ہے کہ حسین کا  
اب بھائی بھائی بھائی ہے

۱۸۲  
میں نے تو دیکھا ہے کہ حسین کا  
اب بھائی بھائی بھائی ہے

یہ کون ہے حسین تو ہو فاطمہ امام ہے  
اسے پناہ دے دے دے دے دے دے

ایمان چھوڑ دینا کوئی میرے زور سے  
میرے مصلو کو نکالے گا گھر سے

یہ کون ہے حسین تو ہو فاطمہ امام ہے  
اسے پناہ دے دے دے دے دے دے



[illegible]



[illegible]



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۴۴۵</p> <p>بہارِ حسین کے کوئی بیخبر<br/>نہیں کہ حسینؑ کی مخالفت یہاں<br/>ہو چکی ہے</p> | <p>۴۴۵</p> <p>دراغ حسینؑ کی جگہ پر<br/>بہارِ حسینؑ کی جگہ پر<br/>بہارِ حسینؑ کی جگہ پر</p> | <p>۴۴۵</p> <p>دیکھا اور دیکھ کر ضعیفہ اور کھرا<br/>کس نے نہ مانی ہے نہ لڑائی و نہ کھرا<br/>زینبؑ کی پکاری ہے یہ کھرا ان کی ہر کھرا</p> |
| <p>وہ وارث نکور و کے آئے ہیں<br/>میں اک حسینؑ کو ہم کو آئے ہیں</p>                        | <p>اپنے حسینؑ کے بچے دنیا کا چین ہو<br/>بی بی میری طرح سے نہ تو بے حسین ہو</p>             | <p>اے مومنہ بٹول کو تو جانتی نہیں<br/>آواز اپنی بی بی کی پہنچا سنی نہیں</p>  |
| <p>۴۴۵</p> <p>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر</p>        | <p>۴۴۵</p> <p>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر</p>         | <p>۴۴۵</p> <p>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر</p>   |
| <p>بہارِ حسینؑ کی جگہ پر<br/>بہارِ حسینؑ کی جگہ پر<br/>بہارِ حسینؑ کی جگہ پر</p>          | <p>مثل حسینؑ وہ نہ ملول و غریب ہو<br/>خوبی اُنسی ملنے کی روزی نصیب ہو</p>                  | <p>زینبؑ کی پکاری حکم نہیں شور مٹھیں کا<br/>وہ حسینؑ کا ہے یہ کنبہ حسینؑ کا</p>  |
| <p>۴۴۵</p> <p>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر</p>        | <p>۴۴۵</p> <p>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر</p>         | <p>۴۴۵</p> <p>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر</p>   |
| <p>۴۴۵</p> <p>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر</p>        | <p>۴۴۵</p> <p>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر</p>         | <p>۴۴۵</p> <p>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر<br/>اے حسینؑ کی جگہ پر</p>   |



۱۴۴  
 کس دردی در دین این لایق نیست  
 امان دین در دین این لایق نیست  
 بگوئی که حق تعالی چه میگوید  
 این قافله کی طرح و بال میبرد

۱۴۵  
 خط موندنی که در لایق نیست  
 این حسین حسن مشهور و مشغول  
 این حسین جان اینی که خدا  
 اینجا شوی ثواب شادان و لایق

۱۴۶  
 او که در لایق نیست  
 این حسین حسن مشهور و مشغول  
 این حسین جان اینی که خدا  
 اینجا شوی ثواب شادان و لایق

بالوئی چهره و زبان کو آنسو بعد از دم  
 شمع پراو تخمین کو طرح طایف لگا و تم

لیکن حسین جو مسود و عمارت  
 خاطر سی او سکی پیرا سوز زنده خدا کر

دری جان غیر زنده خدا کو و  
 به عروسی مرگنی بابا کو و

۱۴۷  
 آن که در لایق نیست  
 این حسین حسن مشهور و مشغول  
 این حسین جان اینی که خدا  
 اینجا شوی ثواب شادان و لایق

۱۴۸  
 این حسین حسن مشهور و مشغول  
 این حسین جان اینی که خدا  
 اینجا شوی ثواب شادان و لایق

۱۴۹  
 این حسین حسن مشهور و مشغول  
 این حسین جان اینی که خدا  
 اینجا شوی ثواب شادان و لایق

کیا جانی توبه کون حسین شعیب  
 زهر اکالال سبط رسول حمید

کاری بود اتفاق مرز و زمین پیرا  
 پیر حسین ملی ہو گیا صد ستم حسین

هر دو فاطمه بین فلک کستانی  
 اپنا حسین نذر کو آقا کی لائی

۱۵۰  
 طفل و جوت که در لایق نیست  
 آقا حسن حسین حسن مشهور و مشغول  
 این حسین جان اینی که خدا  
 اینجا شوی ثواب شادان و لایق

۱۵۱  
 این حسین حسن مشهور و مشغول  
 این حسین جان اینی که خدا  
 اینجا شوی ثواب شادان و لایق

۱۵۲  
 این حسین حسن مشهور و مشغول  
 این حسین جان اینی که خدا  
 اینجا شوی ثواب شادان و لایق

باین پیمان که فلک  
 مثل همای روح نظر سے نہاں

پیر کی نھی لاش پیمان نہ اسکے  
 لاش اوٹا سکر نہ لگے سکر

ہی یہ سترین نیر سیکہ انکو جوان  
 صدق مین ان شہید کی سوکھی



|  |   |   |
|--|---|---|
| <p>۵۱۳</p> <p>وادی چمن خوش گنجی<br/>بر غنیمت بر سر درخت خدائی<br/>ولادت کی بجائی میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیری کمانی اپنی کمانی ہے</p> | <p>۵۱۲</p> <p>پہلے چھوڑ دو وہ کھٹکے شاہ نامدار<br/>تیرے پیچھے کی راہ کا ہر کام میں تیار<br/>پہلے چھوڑ دو وہ کھٹکے شاہ نامدار<br/>تیرے پیچھے کی راہ کا ہر کام میں تیار</p> | <p>۵۱۱</p> <p>کاشا پاشاں میں سر شاہ کہہ گیا<br/>الہ آباد میں سر شاہ کہہ گیا<br/>کاشا پاشاں میں سر شاہ کہہ گیا<br/>الہ آباد میں سر شاہ کہہ گیا</p> |
| <p>۵۱۴</p> <p>میر دیکھ آتش عالی خصال ہی<br/>میں تیرے ان یکس لال ہی</p>   | <p>۵۱۳</p> <p>گویا زبان خدا کے ہو تو دو جہان میں<br/>سو بھر سے ہیں اک تیرے سو کھن میں</p>   | <p>۵۱۲</p> <p>اک وہیوم کائنات میں اس آن بھگتی<br/>یہاں لب پہلے حسین کے وہاں جان بھگتی</p>   |
| <p>۵۱۵</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>                      | <p>۵۱۴</p> <p>اسے حافظ جلال کے کلمات اوصیا<br/>اسے حافظ جلال کے کلمات اوصیا</p>   | <p>۵۱۳</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>                 |
| <p>۵۱۶</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>                      | <p>۵۱۵</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>   | <p>۵۱۴</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>                 |
| <p>۵۱۷</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>                      | <p>۵۱۶</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>   | <p>۵۱۵</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>                 |
| <p>۵۱۸</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>                      | <p>۵۱۷</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>   | <p>۵۱۶</p> <p>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں<br/>میں تیرے عشق کی آغوش میں</p>                 |



۱۹۴

بجائی شہید ہو گیا کھر خاک میں  
نہیں کیا تشکوہ است نہیں

مطلع  
جب تابو میری کوئل بدلتا  
غل گیا خاک میں رہا کھر  
نہ گاہ ظالمو یہ حکم

۱۹۵

مضی پر دہشت بج کر کوئی کوئی  
فران لگا کہ شام میں آنا دم  
چلے سے بار کے پکارو دیکھو

مکان یہ وہ ظلم کریں میں عاکرون  
پراسد عاہ بھی جوستا میں تو کیا کرو

لوٹو تہر کا ستارے و تہو لکو  
میتدی بنا کے یچلو آل سر لکو

پوچھنا کسی نے جمع کو کیا ای زیہ  
بولا حسین قتل ہوے اسکی عہد

۱۹۶

اسی مجھ کو کہہ جیران ہو اگر  
راہی تو اوہ اپنے اوسے میں

مطلع  
بن گیا ہونے کے لئے  
تاراج ہوئے جو جی رہا

۱۹۷

جا رہے ہیں وہ جا رہے ہیں  
جا رہے ہیں وہ جا رہے ہیں

کچھ معجزات شہر کر بلا نہیں  
اس ابتدا کی حشر تلک اتنا نہیں

دولت غلے کی گنج شہید انکو چلے  
بندی بنا کے آل ہیمیر کو لے چلے

لاتا ہر شہ کا سر میر دینے کو داس  
ذی رتبہ جائیں غم کے لینے کے داس

۱۹۸

ایسے بزرگوار کا سر کاٹا گیا  
ناقد ہر سول کی است

مطلع  
شہید کے منورون کو شہید  
مضی پر دہشت بج کر کوئی کوئی

۱۹۹

میان آیا کا خانوچ اسب  
تیار بارگاہ کی چوٹی

زند و کب دل سے نام مسیحا ہلا دیا  
دیکھو حسینؑ مروہ جلا دیا

کل ایسے وقت داخل ہو فوج شام کا  
ہم مر کے نیلے قید سے کبہ امام کا

طا قون میں شہی تخت پہا غم  
اکشتیوں میں خلعت پر زور



[illegible]



۴۸۰  
 گریبان میں لکھ کر عین کی مثال  
 پر طوق قرار لکھ کر بیان کی مثال  
 موزون جو کیا جی صغیر حیرت کمال  
 مضبوط جو بجایا پوری نام کی خصال

۴۸۱  
 نیرنگ پر چوہ گری شاہ بافتار  
 نیا نکل کر باہر طوبیہ کی شکار  
 انگشت حکمت حق چیری اعرین کو قرار  
 اس قدر کھنکھاتے ہوئے جو کھلی ہوا ہمار

۴۸۲  
 صغیر حسین سرخ کی در آمد اعیان  
 کج کتاب نہ دوق سبز اسماں  
 کمر ہن بیت ابرو زانو عالم جہان  
 تیر کوئی لے اہلیت کا پایا کی نشتان

دو پیر مان جو پندیں جزا اسکے کیا ہوئے  
 وہ نون جہان کی بچ سے امت رہا ہوئے

بالا سے نیرہ ہری کان فرق شاہ پر  
 تخت جگر قبول کا ہے مد آہ پر

بس عین مدعا پر یہ مروت گواہ ہے  
 پوشاک اہلیت ازل سے سیاہ ہے

۴۸۳  
 قربان اہلیت شہر و نیکان  
 بسک بنامین جو نیرنگ کی کائنات  
 بین بدیدہ پوری پوران کی رسم  
 اک بار کھنکھاتے ہوئے جو کھلی ہوا ہمار

۴۸۴  
 کج نیرنگ کی سرخ نیرنگ جاہ  
 بالا سے نیرہ اہلیت عین کی شکار  
 اک کھنکھاتے ہوئے جو کھلی ہوا ہمار  
 اک کھنکھاتے ہوئے جو کھلی ہوا ہمار

۴۸۵  
 قراوگان شہر و نیکان جو خصال  
 اک اک اسیر زلف سر شاہ کمال  
 تیر چہ بین نام کی زلف و دل کے کمال  
 سول ایک تار بین بین کی نشتان

ہر خط اس خبر سے قیامت حرم پر  
 بازار شہر شام کا اب دو قدم پہلے

پر کب فکر کو چہر کی طلعت حضور ہے  
 وہ چشم آسمان ہے یہ چشم قبول ہے

بجروح اس کے عشق کا ہر دم جگ ہے  
 یاد اس کے تار سوزن دست مسیح ہے

۴۸۶  
 ان نیرنگ عین کی نیرنگ کیا  
 کج نیرنگ کی سرخ نیرنگ جاہ  
 تیر چہ بین نام کی زلف و دل کے کمال  
 سول ایک تار بین بین کی نشتان

۴۸۷  
 کج نیرنگ کی سرخ نیرنگ جاہ  
 بالا سے نیرہ اہلیت عین کی شکار  
 اک کھنکھاتے ہوئے جو کھلی ہوا ہمار  
 اک کھنکھاتے ہوئے جو کھلی ہوا ہمار

۴۸۸  
 قراوگان شہر و نیکان جو خصال  
 اک اک اسیر زلف سر شاہ کمال  
 تیر چہ بین نام کی زلف و دل کے کمال  
 سول ایک تار بین بین کی نشتان

کو تاج زرد بان سر حاکم پہ آج ہے  
 بسان خود سر حسین دو عالم کا تاج ہے

ان دو زخموں کے جلوے گر آکے چار ہو  
 آئینہ دورو یہ یہ لیل و نہار ہو

پایا ہر طرف جلوہ لب سرخ فام ہے  
 ہر عمل خون گرفتہ جو ہوا کے سامنے







۱۵۴۱  
او تو تھوڑا شہزادہ تھا اور مصائب  
بہت کئی ہوئی تھیں اور وہ بڑا  
مہربان اور بخشنے والا تھا

۱۵۴۲  
کیا ہے یہ سب کچھ؟ یہ سب کچھ  
میں نے سنا ہے کہ یہ سب کچھ  
میں نے سنا ہے کہ یہ سب کچھ

۱۵۴۳  
اور تو تھوڑا شہزادہ تھا اور مصائب  
بہت کئی ہوئی تھیں اور وہ بڑا  
مہربان اور بخشنے والا تھا

دیکھو جو ہندی آل رسالت پناہ  
دے چکا سرور پرہیزگار اور

کیونکہ اٹھین بھیت آج ہذا الضیہ  
ہی ہے یہ یہاں یہ سن سال الضیہ

کیونکہ اٹھین بھیت آج ہذا الضیہ  
ہی ہے یہ یہاں یہ سن سال الضیہ

۱۵۴۴  
اور تو تھوڑا شہزادہ تھا اور مصائب  
بہت کئی ہوئی تھیں اور وہ بڑا  
مہربان اور بخشنے والا تھا

۱۵۴۵  
اور تو تھوڑا شہزادہ تھا اور مصائب  
بہت کئی ہوئی تھیں اور وہ بڑا  
مہربان اور بخشنے والا تھا

۱۵۴۶  
اور تو تھوڑا شہزادہ تھا اور مصائب  
بہت کئی ہوئی تھیں اور وہ بڑا  
مہربان اور بخشنے والا تھا

کل سے انہیں کی آئینی ہوتی تھیں  
سید انیان میں یہ تو وہاں شاہزادیاں

اتیس کے اتفاق کی لیکن پات ہی  
سر ہو دو اس کے ساتھ دو لکھ تیا ہی

اتیس کے اتفاق کی لیکن پات ہی  
سر ہو دو اس کے ساتھ دو لکھ تیا ہی

۱۵۴۷  
اور تو تھوڑا شہزادہ تھا اور مصائب  
بہت کئی ہوئی تھیں اور وہ بڑا  
مہربان اور بخشنے والا تھا

۱۵۴۸  
اور تو تھوڑا شہزادہ تھا اور مصائب  
بہت کئی ہوئی تھیں اور وہ بڑا  
مہربان اور بخشنے والا تھا

۱۵۴۹  
اور تو تھوڑا شہزادہ تھا اور مصائب  
بہت کئی ہوئی تھیں اور وہ بڑا  
مہربان اور بخشنے والا تھا

پہلے پہل جو پر دیسے باہر آئے ہیں  
یہ سے دیا باو نہیں کہہ کو چھپا ہیں

کتنی تھی ہاں کی کوئی ہاں نہیں  
معصوم خباں ہیں کسی کو نہیں

ان قیدیوں کو دیکھ کے میں ہل کھاتی  
دی حکم اک گھڑی کو میں نہیں جاتی



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۱۱۵</p> <p>جانی کی کیا کوئی خبر نہ تھی<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>رہا ہے اب بھی پرہیزگار<br/>کچھ شہد و امداد دے دے</p> | <p>۱۱۶</p> <p>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان</p> | <p>۱۱۷</p> <p>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان</p> |
| <p>کے خاتمہ توڑنے کو طشت میٹھا<br/>یورو لباس پہنانے کو پیوونکے</p>  | <p>کے خاتمہ توڑنے کو طشت میٹھا<br/>یورو لباس پہنانے کو پیوونکے</p>  | <p>جب کچھ نہ بتا تھا تو یہ کہتے تھے کیا کروں<br/>اگر قصا تو شکار سجدہ ادا کروں</p>  |
| <p>۱۱۸</p> <p>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان</p>     | <p>۱۱۹</p> <p>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان</p> | <p>۱۲۰</p> <p>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان</p> |
| <p>بوسے کے حق پر نظر کو<br/>موسو اور وین عریان سر کرو</p>   | <p>کب آبرو گئی ہوئے پھر پوئے آتے ہی<br/>غیرت پس اس کہ رہی تھی صواب دہ بھی</p>   | <p>پر صاف اسکے چہرے ظاہر یہ ہوتا آ<br/>سجاد نامور یہی زکھرا کا بوٹا ہے</p>  |
| <p>۱۲۱</p> <p>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان</p>     | <p>۱۲۲</p> <p>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان</p> | <p>۱۲۳</p> <p>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان<br/>نہایت حیرت منجھوٹا جان</p> |
| <p>پھر بولی آہ بھول گئے بے کفن ہو تم<br/>وامن کھانے لاؤ کہ عریان بدن ہو تم</p>  | <p>پھر بولی آہ بھول گئے بے کفن ہو تم<br/>وامن کھانے لاؤ کہ عریان بدن ہو تم</p>  | <p>رکھتے ہی دوست یہ مرے مقلیم بھائی کو<br/>جامیرے بد ہند کی تو پیشوا کی کو</p>  |



۱۳۴

بہارِ شمسِ خدا کے بتانا میرا نام  
میں غلطی کا مقام جو شرم کا مقام  
کہو پوچھو کہ میں اس پر کیا حکم  
افضل جان جسے اسے پوچھنا چاہی

۱۳۵

یہ بھی تھا غمِ وارثوں کی وقت میں میرا  
اب خاک میں نہیں بچے ہوئے نام میرا  
اس لئے بھی کہ میں اسے پوچھنا چاہی  
اب در بدر میں تو یہ پوچھوں کوئی

۱۳۶

میرے دل میں تھا غمِ وارثوں کی وقت میں میرا  
بندہ کے لئے اس کی اور بھی پوچھنا چاہی  
وہ جو اب بھی میرے دل میں پوچھنا چاہی  
سب کو پوچھنا چاہی

جو ہوں حقیر لگا بہلا احترام کیا  
رائڈوں کا بیکسو نکا ادب کیا سلام کیا

یکساں کیسا اوج ہمیشہ رہا نہیں  
اگے امیر انسان تھا اب گدا نہیں

تم بھی ہمیں کہلاؤ تو کھانا دارا  
بابا کا میرے فاتحہ اب تک ہوا نہ

۱۳۷

جا کر کیا پائے تو بولی وہ دروازے میں  
فکر نہ کرنا فاطمہ زہرا تو نہیں  
اس لئے کہ میں اسے پوچھنا چاہی  
القدس جس کی فوجی کہیں

۱۳۸

یہ بھی تھا غمِ وارثوں کی وقت میں میرا  
اب خاک میں نہیں بچے ہوئے نام میرا  
اس لئے بھی کہ میں اسے پوچھنا چاہی  
اب در بدر میں تو یہ پوچھوں کوئی

۱۳۹

میرے دل میں تھا غمِ وارثوں کی وقت میں میرا  
بندہ کے لئے اس کی اور بھی پوچھنا چاہی  
وہ جو اب بھی میرے دل میں پوچھنا چاہی  
سب کو پوچھنا چاہی

ہونا کیز فاطمہ قسمت کے ہاتھ سے  
میرا تو ان لٹی ہوئی رائڈوں کا ساتھ ہے

زینب و فخر شرم سے یوں تر تر اگے  
آواز استخوان سے لرزینے آگے

پہلا ہونا نام تھا دہری معلوم آپ  
اب تو شہید کہتے ہیں سب میرا

۱۴۰

بہارِ شمسِ خدا کے بتانا میرا نام  
میں غلطی کا مقام جو شرم کا مقام  
کہو پوچھو کہ میں اس پر کیا حکم  
افضل جان جسے اسے پوچھنا چاہی

۱۴۱

یہ بھی تھا غمِ وارثوں کی وقت میں میرا  
اب خاک میں نہیں بچے ہوئے نام میرا  
اس لئے بھی کہ میں اسے پوچھنا چاہی  
اب در بدر میں تو یہ پوچھوں کوئی

۱۴۲

میرے دل میں تھا غمِ وارثوں کی وقت میں میرا  
بندہ کے لئے اس کی اور بھی پوچھنا چاہی  
وہ جو اب بھی میرے دل میں پوچھنا چاہی  
سب کو پوچھنا چاہی

ہو کا نہ کوئی رہتا تھا اس کے زمانے میں  
اور اب خود یہ فاسے سے ہیں خائے

ہوئے یمین شرم سے سر کے نچاؤ  
میں ہاتھ کھولے دیتی ہوں لویو

پچھ تو خیر لوے بھی مجھ ملا ان سے  
یران اسیر و ان کے کہا کچھ زباں سے











اور یہ جو محمد بن ابی بکر کے بالائی پوچھ کر

غم کیا حسین کا اس زور شور سے  
ہزار نے ہاتھ چوم لئے آگے گوری

بن اید و با تو می طبعیت کن ملک  
فرز و زمین پس بلند آسمان ملک  
و این شمعین بین این میان ملک  
پیش از این که گویند ملک ملک

رحمہ اللہ  
چرخِ خدا بلند کردی اس کلام کے  
دن و ستخط حسین علیہ السلام کے

اور جب تک کہ سوسوٹا و الیل قوت نہ  
 آواز کیسا آئے گا کہ کس کس کے لئے  
 روبرو کہ کھانا پختہ ہو جائے

شعیدہ ہوا روی قمر چرخ برین مین  
بیب جائیگا احباب ہمارا ہی زمین مین

منسوب الی محمد بن ابی بکر  
محمد بن ابی بکر  
محمد بن ابی بکر  
محمد بن ابی بکر

خوشید مرا چارگه‌ری دنی چیه بگا  
ضد مهر بین شام تا یک چرخ بیدگا

۴۲  
 صبح بہت جلد ہو کر آج کو  
 منتظر رہ کر یقیناً ابی اسے نظر آئے گا  
 اب وہ ہم کو اس کے روبرو کرے گا  
 اسے ہم کو اس کے روبرو کرے گا

اگل شمع مہری قبر کی زخماں نہوتے  
ای صبح جو تو آج نہو دارتھوتے

اے صاحبِ سنیفیت مری دینی ہو گوی  
 اکبر میں نظر آگے پر محبت بیابانی  
 اب ایک کس کی اور سنندھ مجبور اب  
 بچاؤ کی مری اور نیلے

اب داغ نہی شعلیر کا اور میرا جگر

۱۰۰  
 ازین صحن که تو کوچه ای و این کوچه  
 بس صحن است و این صحن به تو  
 جوی و چشمه و باغ و بو  
 و این صحن است و این صحن به تو

۱۱ سو قمتین جسنی رخ شیر کو دیکھا  
حلقوم پہ چلتی ہوئی شمشیر کو دیکھا

وہ صحنہ بھی بیاہیم حال شہیدان  
ہر ایک کو وارث نظر آئیگی بچان  
آنکھوں کی تلے ہر نگار کو کمال  
نیزیب کو طوئیا نظر آئے عریان

بائنو کی یہ فریاد تھی اے لوگو یہ کیسا ہے  
الاشہ عربی کے علی اکبر کا بیڑا ہے

[illegible]

اقبال کا ہر قول کہ اسبابِ بند و مکار  
نعم کشتای با نوبین ترے ساتھ نہ ہوں گے



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۰</p> <p>کتنی غم کیلئے کتنی غم کیلئے<br/>کتنی غم کیلئے کتنی غم کیلئے<br/>کتنی غم کیلئے کتنی غم کیلئے<br/>کتنی غم کیلئے کتنی غم کیلئے</p>             | <p>۴۱</p> <p>سورج کی کرن سبز چوڑائی<br/>وہ فوج کی کرن سبز چوڑائی<br/>سورج کی کرن سبز چوڑائی<br/>وہ فوج کی کرن سبز چوڑائی</p>                             | <p>۴۲</p> <p>جگہ کو آگ لگے شکیں زل اٹھایا<br/>اگر دست دعا کو فوج قبلہ بربایا<br/>جگہ کو آگ لگے شکیں زل اٹھایا<br/>اگر دست دعا کو فوج قبلہ بربایا</p>     |
| <p>گھر کے کوئی دیتا ہی تو لوٹا ہے کوئی<br/>موتی مرے کانٹے لئے جانا ہی کوئی</p>   | <p>سوز غم سرور سے قیامت کی گہری تھی<br/>خوشید کی خرمین میں بھی اک لگ گئی تھی</p>   | <p>اس زمین چری تو تھو تسلیم درخدا سے<br/>مزل سی مریے کے مسافر کو لگا دے</p>  |
| <p>۴۳</p> <p>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان<br/>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان<br/>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان<br/>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان</p> | <p>۴۴</p> <p>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان<br/>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان<br/>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان<br/>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان</p> | <p>۴۵</p> <p>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان<br/>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان<br/>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان<br/>وہ رشتہ جو جمع وہ جنگل وہ میان</p> |
| <p>خوشید کے توجہ لوہ گری اوج سما سے<br/>اور غم میں چھتا وہ چہرا غم لگا ہوا سے</p>  | <p>عالم تھا یہ اوس دم حرم خاک نشین پر<br/>تسبیح گری لوٹ کے جسطرح زمین پر</p>   | <p>میں یہ نہیں کہتا کہ ظفر دیکھو یا رہ<br/>مقبول شہادت مری تو کیجیو یا رہ</p>  |
| <p>۴۶</p> <p>خوشید کے توجہ لوہ گری اوج سما سے<br/>اور غم میں چھتا وہ چہرا غم لگا ہوا سے</p>  | <p>۴۷</p> <p>خوشید کے توجہ لوہ گری اوج سما سے<br/>اور غم میں چھتا وہ چہرا غم لگا ہوا سے</p>  | <p>۴۸</p> <p>خوشید کے توجہ لوہ گری اوج سما سے<br/>اور غم میں چھتا وہ چہرا غم لگا ہوا سے</p>  |
| <p>کیا حلد شرب قتل گئی دل کو قلع ہی<br/>اب تیغ کی حجاب ہی اور سجہ حق ہی</p>  | <p>ہوس سمت علم کھول رہا اہل ستم تھے<br/>یہاں فوج تھی اشکون کی مار آہو علم تھی</p>  | <p>کیا فخر جن اعضا سے کہ یہ کام کے لیے<br/>تیری ہی عنایت ہی وہ تو فی ہی دے</p>   |



۴۸

بہ خطراتِ بحرِ عشق کی گنجین  
میرا رہ سونے کے جی سے قطع نہیں  
نہیں نہیں کہ جو ترا فضل ہو مثال  
میرا کہ اب عشق کی پوچھ مار دل

بندہ کو سری حزنِ تسلیم و رضا کر  
تو سری تو میری پاؤں کو عطا کر

۴۹

نہ تو چوچ کہ ایسا چوچ اور دعا  
سو فیہ دم کہ وہ بجا ای مرے مولا  
میں نے جو بیاہیں اب نہ تو چوچ بنایا  
پوش جو دیکھو وہ ایک ترچہ

یہی رسو تو لگا ۱۹۱ ل ہوا ہو  
دراہ حق کو نہ کیوں خوف درجا ہو

۵۰

در بیانِ تہجد و نماز کی کسار  
بہترین تاجِ امامت سے ہون متاز  
مندانِ نبین اس پر کہ ہون صاحبِ حجاب  
پر خیر تو یہ خیر جو ناز و نیاز

سرمسود ہی میں بندہ تراز  
میرا میں ترے درگا گاہوں

۵۱

جب سنگ کی نوٹنے در درخشاں  
وہ شکوہ جالائے نہ ابیر سے داو  
دروازہ کہ جب میری ان کے شکم پر  
خواب کی رہیں ہیکو کو یکو کر

رستی میں تیری شیر کو جب باندہ لیا تھا  
خوش ہو کے تیری شکر میں منہ کھول دیا تھا

۵۲

بجائی کو میرے زبردِ غا جب لیلیا  
صد بارہ جب میں کہ دین کی چل گیا  
اون کا کونو کو بی بی صد دانہ لیلیا  
یون بھائی شکر تیرا تو ہو لیلیا

خیر کا میرے حلقہ ہی جبکہ کد رہو  
امت کی دعا لب پہ ہو اور ہی کہ ہو

۵۳

مشغولِ شہادتِ نماز و ارا کا وہ بیلا  
جو شش آبی سے آئی قضا را  
خوش آیدین یہ عیدِ مختار  
شکوہ نہ تو عاشقِ کامل کی جا را

دریایِ کرم جو نہیں ہی تیرے دعا  
کیا مانگتا ہو مانگتا تو اپنے خدا سے

۵۴

یون سین کی درجہ کو جاو سوار دار  
دیسان آگیا تھا حسن کا ای دھی اکبار  
جو عجب کر کے جم اور سے کہے ہیں بہت بیکار  
خیرین شہادت کے ترے ہونے کو بیکار

جو مانگے کا قیمت میں نہ تکرار کر نیلے  
کوئین کا بالکل تجھے مختار کریں گے

۵۵

لفظ ارنی لایا تھا موسیٰ بنی زبانی  
دیکھی جو چلی تو ہوا عشق وہ دیکھو  
بہترین ہو گا کہ خالق اکرم  
جو تیرے کلمے کا ترے حلقہ میں

تب جلوہ حق تجھ کو نظر آئے گا شہیر  
اور قوتِ نظارہ ہی تو پائیگا شہیر

۵۶

نہ تو ہی نہیں سید و کا نہیں کو دیا سالار  
لو عظمتِ شہرِ نبین دیا ہو فخر  
سودا ہی خدا کا یہ تمہیں کہ تیرے مختار  
جو شہرِ شہر کا یہی کہ تیرے تین افوار

جنت دو جگہ چاہو جی چاہو نہ دو دم  
خیر میری گھر کی ہو چاہو سو کر دم







آواز کی جانب سے توجہ فرمائی  
اور اس کے ساتھ ہی کہنے لگیں

تہ پہ قد ابنی مین اولاد کرونگی  
تہ آپ لٹونگی انہیں باد کرونگی

[illegible]

دی راہ خدا جان حسین ابن علی کی  
درگاہ خدائین ہی بہت قدر سخی کی

الحمد  
 دینور چینی تختی بر کمران غازیان  
 در داری آمدی بر اجداد  
 کب شیخ کو لا و  
 عباس علی کب شیخ کو لا و  
 دینور بر پیروی شیخ کو لا و

اس وقت قیامت حرم شہ میں پڑی ہے  
اپنی سب سے شیریں رخصت کی گھر سے

۴۲  
 ان اگر قریب باشد این سخن  
 بی غلطی است و اگر دور باشد  
 بی غلطی است و اگر دور باشد  
 بی غلطی است و اگر دور باشد

سان ہو میں خوش گل میں ہوں کو میں  
ہیں نہ جدا فی ہو کسی بجالی بہن

۴  
 سید ایمن فاطمہ الزہرا  
 زکریا کی بیوی  
 نامورین  
 ایک ایک کا

کھو ہو کر جو کھڑے سو کھڑے  
بیہوش نہیں پر جو بڑے سو بڑے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

زیب سے عجب حال کیا حیمہ میں الر  
روئے لگی سینہ سے سکینہ کو لگا کر

کتابخانه  
مجلس  
تبریز

تو کہتا تھا کہ گوارا کیا نہیں  
تو سے مگر عیاں کو پیارا کیا نہ

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the previous page, discussing the importance of the 'Khat-e-Munawwar' (illuminated letter) and its role in the administrative and judicial system of the Mughal Empire.

فریاد یہ بھی عترت شاہ شہد کی  
پردہ سیمین لٹتے ہیں نہائی خدا کی

۳۴۵  
 و اینک غایبان بود که بنیاد  
 از دست بی جا یافید شد ابرار  
 و هرگز آید بود ای غایب

سہارو نے غازی اوٹھے تو غم کے خاطر  
افلاک بھی خم ہو گئے التسلیم کے خاطر



۵۴۴  
 خوشنیت و ایمان و شجاعت  
 پروردگار کے لئے سب ملک عالمیال  
 جو ان پروردگار سے قدرت و انتقام

۵۴۵  
 وہ ملکات و علم و حکمت و شجاعت  
 پروردگار کے لئے سب ملک عالمیال  
 جو ان پروردگار سے قدرت و انتقام

۵۴۶  
 شفیق و مہربان و مہربان  
 پروردگار کے لئے سب ملک عالمیال  
 جو ان پروردگار سے قدرت و انتقام

۵۴۷  
 ہم سمجھے تھے خوشنیت و شجاعت  
 پروردگار کے لئے سب ملک عالمیال  
 جو ان پروردگار سے قدرت و انتقام

۵۴۸  
 ہو کر تبسم کد شاہ شہدائے  
 چاہا تھا جو بدستور ہی چاہا خدا نے

۵۴۹  
 حضرت ساد کوئی دین کا سردار نہ ہوگا  
 عباسی ساد دنیا میں علمدار نہ ہوگا

۵۴۹  
 جلدی سے اسے ایک ایک غازی  
 اور آری خضر شہنشاہ جاری  
 آراستہ صفت کی نیکی شاہ جاری

۵۵۰  
 باجم و نقاشا کہ کیے کیے  
 کیا جائے کیے کیے کیے کیے  
 عباسی کیے کیے کیے کیے

۵۵۱  
 اور دروغ علی کے پروردگار  
 اور دروغ علی کے پروردگار  
 اور دروغ علی کے پروردگار

۵۵۲  
 لاکھوں ہی او دہر دشمن دین تیغ بابتین  
 جو حقیقہ ہی ہفتاد و دو تن او سیطرہ بین

۵۵۳  
 بیکیس کے علمدار ابو جہاد و چشم لو  
 عباسی علی آو پیغمبر کا علم لو

۵۵۴  
 یہ مرتبہ یہ جاہ یہ توقیر مبارک  
 عباسی علمدار کی مشیت مبارک

۵۵۵  
 شہنشاہ عالم و ملک و اسلام  
 پروردگار کے لئے سب ملک عالمیال  
 جو ان پروردگار سے قدرت و انتقام

۵۵۶  
 عباسی کیے کیے کیے کیے  
 عباسی کیے کیے کیے کیے  
 عباسی کیے کیے کیے کیے

۵۵۷  
 عباسی کیے کیے کیے کیے  
 عباسی کیے کیے کیے کیے  
 عباسی کیے کیے کیے کیے

۵۵۸  
 یارو یہ علم آ کے وہ خوشنات او تنالی  
 ہاتھ سے ہی چیز ہی جہات او تنالی

۵۵۹  
 کیون صاحبو عباسی کا کیا جاہ و چشم  
 کیا جعفر طیار سے بجائی مراکم ہے

۵۶۰  
 تھی وہ عجب جہاد خالق نے دیا  
 جو سامنا لاکھوں کا بہتر نے کیا



۵۵۸

عالمین میں تباہی و تاراج اور ہر طرف کی  
جان بانیست زمین پانی حتیٰ و جان حاکم کی  
بیان صوبہ کی خوشنحی و جان حاکم کی  
و جان بانیست زمین پانی حتیٰ و جان حاکم کی

۵۵۹

تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
بالا شہ آئینہ آئینہ آئینہ آئینہ  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے

۵۶۰

تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
بالا شہ آئینہ آئینہ آئینہ آئینہ  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے

ہزار کے ستانے پہ وہ تیار کوئی تھی  
ان خوشی کے طباہکار کھڑے تھی

اگر ہر من میں اور کبھی عشق ہو تو شیر  
خود اپنی مسیبت پکڑ کر دے تو شیر

دور کو فرشتوں نے کہا چرن برین پر  
لو تان جس عرش گرا رہے زمین پر

۵۶۱

تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
بالا شہ آئینہ آئینہ آئینہ آئینہ  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے

۵۶۲

تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
بالا شہ آئینہ آئینہ آئینہ آئینہ  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے

۵۶۳

تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
بالا شہ آئینہ آئینہ آئینہ آئینہ  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے

میل زرد مال میں تھی فوج لعین کی  
رہے دولت ہر غلامی شہین کی

برعموں کے بس میں مظلوم رہے تھے  
ایک شیر کو گھیرے ہوئے و باہ کھڑے تھے

تاریکی نے برق رخ خورشید پہ ڈال  
اور حضور رافیل نے گرد و پہ سنبھالا

۵۶۴

تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
بالا شہ آئینہ آئینہ آئینہ آئینہ  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے

۵۶۵

تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
بالا شہ آئینہ آئینہ آئینہ آئینہ  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے

۵۶۶

تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
بالا شہ آئینہ آئینہ آئینہ آئینہ  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے  
تھا کوئی نہ ایسا کہ جو غم نہ کھائے

میں جو برچی علی اکبر تو پہنچے تھے  
میں جو شیر کلید کو کھڑے تھے

بیان رحم تھا وہاں شہ و ہم ظلم کرینگے  
یہ کشتا تھا پانی دو وہ کھڑے نہ بیٹھے

کیا وقت محمد کے نواسے پہ پڑا تھا  
تھا پہ ہجوم سپہ ہور و جفا تھا



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۴۴۴<br/>کھاسا ہے کہ شاہ ابن شکر کی ایک<br/>آیت تھی مظلوم کی سبوتی وہ خوش<br/>اور شہید پر اس زور کی تیرہ کا لیا دار<br/>جو تیرہ کے سبب افسوس کو تیرہ لیا دار</p> | <p>۴۴۵<br/>ایک خوشنود افشین شمع کا لیا دار<br/>ایک بیکے ہو شاد وہ میرا شہ کا لیا دار<br/>اور تاج شہ شہ کے کندہ کی لیا دار<br/>تیرہ غریب وہ خون شہ شہ شہ شہ</p> | <p>۴۴۶<br/>کیا تو نے نہیں دیکھا کہ غلام شہ شہ شہ<br/>کیا تو نے نہیں دیکھا کہ غلام شہ شہ شہ<br/>کیا تو نے نہیں دیکھا کہ غلام شہ شہ شہ<br/>کیا تو نے نہیں دیکھا کہ غلام شہ شہ شہ</p> |
| <p>۴۴۷<br/>کی قبرین فریاد شہ شہ شہ شہ نے<br/>سر پیٹ لیا اپنا رسولان سلف نے</p>   | <p>۴۴۸<br/>آیا نہ ذرا خوف میرا کا لعین کو<br/>وہ لیکر روانہ ہوا تاج شہ شہ شہ</p>   | <p>۴۴۹<br/>بیچارہ کو بیکس کی کیا فحش پیری سے<br/>کچھ شرم نہ آئی تھے زہراؤنی سے</p>   |
| <p>۴۴۸<br/>ایک خوشنود افشین شمع کا لیا دار<br/>ایک بیکے ہو شاد وہ میرا شہ کا لیا دار<br/>اور تاج شہ شہ کے کندہ کی لیا دار<br/>تیرہ غریب وہ خون شہ شہ شہ شہ</p>     | <p>۴۴۹<br/>کی قبرین فریاد شہ شہ شہ شہ نے<br/>سر پیٹ لیا اپنا رسولان سلف نے</p>   | <p>۴۵۰<br/>بیچارہ کو بیکس کی کیا فحش پیری سے<br/>کچھ شرم نہ آئی تھے زہراؤنی سے</p>   |
| <p>۴۵۰<br/>ستا کرے خاکہ شاہ شہ شہ شہ کی<br/>جنش میں لحد آگئی محبوب خدا کی</p>  | <p>۴۵۱<br/>بارے مجھ تو تھی اپنے زبان سے<br/>یہ خون بہر تاج تو لایا ہے کہاں سے</p>  | <p>۴۵۲<br/>جب تک کہ جہنم میں نہ دنیا سی گیا<br/>راوی نے یہ لکھا ہے کہ بیمار ہوا وہ</p>   |
| <p>۴۵۱<br/>شاہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ<br/>شاہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ</p>   | <p>۴۵۲<br/>شاہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ<br/>شاہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ</p>   | <p>۴۵۳<br/>شاہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ<br/>شاہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ</p>   |
| <p>۴۵۳<br/>ظالم نہیں حربہ بومری سر پہ لگا ہے<br/>یہ زخم دوبارہ سر چہرہ پہ لگا ہے</p>   | <p>۴۵۴<br/>یہ تاج ہی اوس کا جو حسین ابنہ کی ہے<br/>شاہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ</p>   | <p>۴۵۵<br/>ادنا دور لڑ لڑ لڑ لڑ لڑ لڑ لڑ لڑ<br/>اک زہر قدم ایک تہ تیغ جفا ہے</p>   |







۴۰  
 اچانک کے شکار اس کی رو سے  
 ہر طرف سے ہر طرف سے  
 ہر طرف سے ہر طرف سے  
 ہر طرف سے ہر طرف سے

۴۱  
 مثل جبرائیل کے بیان میں  
 ہر طرف سے ہر طرف سے  
 ہر طرف سے ہر طرف سے  
 ہر طرف سے ہر طرف سے

۴۲  
 وہاں مندرجہ ذیل قاسم جیانی تھی  
 ایک رات کی دو پہن بیان تھی  
 قسطنطین حضور کی پوشاک لائی تھی  
 آواز وہاں تبول کی رزنی کی تھی

اس ظلم سے بھی جی نہ بہرا فوج عین کا  
 پامال کیا گورون سے لاشہ شہرین کا

اب کس کے ساتھ داخلہ کر بلا ہوا  
 لایا تھا جو مدینہ سے ہکو وہ کیا ہوا

اسی شہر کا رسالت مآب تھا  
 وہاں آہے ارخانہ تھا یہاں تھا آہ

۴۳  
 خاموشی کے لیے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے

۴۴  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے

۴۵  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے

ای سرور دین ای شہر ذیجاہ مدوکر  
 اللہ مدوکر مرے اللہ مدوکر

ہر جو کمان بھر کے وہ آرام دل گئے  
 پردہ تھا جس خاک کے پرہیز میں گئے

اصطبل وہاں تھا دوش بنی کے سوا  
 جہول لا پڑا ہوا تھا یہاں شیر خوار کا

۴۶  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے

۴۷  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے

۴۸  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے  
 اسی میں کہ امام اسی سے ہر طرف سے

ما تم ہیں میں روز رہے شہرین  
 روئے لپٹ لپٹ کے مرزا حسین

نقارہ و نشان ہی بیان زیب زین تھی  
 انجام کار نوبت قتل حسین تھی

وحشت سر آج تاب نہیں بیان قیام کی  
 کل بیان کھڑی ہوئی تھی جماعت امام کی



۴۱  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

ان سب بیہوشیوں کے اس پاس تھے  
 سطر حجب میاں میں شہر کو اس تھے

۴۲  
 اور ان سب بیہوشیوں کے اس پاس تھے  
 اور ان سب بیہوشیوں کے اس پاس تھے  
 اور ان سب بیہوشیوں کے اس پاس تھے  
 اور ان سب بیہوشیوں کے اس پاس تھے

ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

۴۳  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

۴۴  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

چکا کر برق سے خوبا دل سول گئے  
 باندر ہی ہوا وہ زمین کہ گھٹا ٹاہل گئے

۴۵  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

۴۶  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

۴۷  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

دو نو خدائی شہر کی آگسٹ کے نور میں  
 حضرت بڑی حضور ہیہ چوڑی حضور میں

۴۸  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

۴۹  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے

ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے  
 ہر گز نہ آئے ہر گز نہ آئے



۴۸  
 جہاں کے ہر ایک کو جو کچھ چاہے  
 وہاں سے لے کر دے دے اور اس کو  
 نہ مانے نہ مانے نہ مانے نہ مانے

۴۹  
 قلوب میں زندگی کے نیش و کھنجر  
 روز ازل سے قبضہ میں خود کار  
 صورتِ انسانی کی پیل میں جو سیفِ قضا کی

۵۰  
 افواہ تہا جہاں میں کیا ہی جہاں  
 اس صف میں شوکتا کہ وہاں تو جہاں  
 اس عقل میں یہ عقل تہا جہاں

۵۱  
 حضرت شکستہ لہتی سو او کو امان ہی  
 حیدر نے جس طرح سے نصیری کو جان ہی

۵۲  
 آٹھ میں مثل وہ سر آسمان پہ تھی  
 باقی رہا حق کون مکان مکان پہ تھی

۵۳  
 بدنام تیغ کو نہ کرو بیخدا ہے یہ  
 حیدر کے دشمنوں کے عمل کی منہا ہے یہ

۵۴  
 کیا سنے راہی نہ عالی بجا کیو  
 کہیں شکستہ شہر میں نہ جہاں کیو  
 نہ جہاں کیو نہ جہاں کیو نہ جہاں کیو

۵۵  
 حافظِ حق کی کوئی کوئی کوئی کوئی  
 اس حال میں جہاں جہاں جہاں جہاں  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں

۵۶  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں

۵۷  
 غیر از سکوت بجز بوسن مژدن نہ تھی  
 زخمون کے منہ کھلے تھے مجال سخن نہ تھی

۵۸  
 حاجت نہ انکو ڈال کی وقتِ جدل تھی  
 شمشیرِ آبدار کی کیا چال ڈال تھی

۵۹  
 سقے کے حربے یہ ہوا غل جہاں نہیں  
 دین اولگلیان نہ ات تو جو کچھ کا نہیں

۶۰  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں

۶۱  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں

۶۲  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں  
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں

۶۳  
 تو میں جو عقلی تو زعم میں ہر بار گھرتے تھے  
 جیتے ہوئے یہ زخمون کے جہرے میں بہتے تھے

۶۴  
 رہیں جدہر یہ پارہ الماس مڑ گئے  
 مانند ہوش اہل جفا رہو پڑ گئی

۶۵  
 ممکن نہیں کسی سے کمال اُسے جو کیا  
 اوڑنے دیا نہ زنگ کو چہرے سے دو کیا



طاشانکیشین آغا کوشی عین خود کو  
سینه بین قشقی کشید که بدین  
نیت بین معصیت که طبعیت

[illegible]

۱۲۵  
سینم داستان کا ایک ہی پیرایہ ہے  
شیریں کی مگر نشست ترائی کی پیرایہ ہے  
لیکن عبد الی بھائی کی بھائی کی پیرایہ ہے  
آقا کے دل کی موت فدا کی کی پیرایہ ہے

ذات اکطرف مشاء یا سبکی صفحا کو  
کیسی بیان زبان میں چکاں آئی تباکو

لگا کھونکا خون کرنے پہ ان تہی نہیں تھی  
ہر جاتھی اور جو دیکھو کہاں تھی کہشیں بھی

تکلیف اس طرح کی نہیں عمر بھر ہوئی  
جتیکے حسین نہ سیدھی مگر ہوئی

عالم  
کوتاهی تیغ زبان حکم خضر از کشتن  
کوفی و پین پشانی خود و گریه کن  
نصرای و پین پیکر خیمه از کشتن  
پیر میگردی و شکسته زبون

[illegible]

۱۳۵  
جب کہے یا اخلاص دین کو بلایا تھا  
عامہ میان حسین نے منہ سے گریختا  
باز بکھاری غش بر وادی کو آیا تھا  
موت بجے لال نے اکڑا دیا تھا

ہاں تیغ جسم و روح کا جھگڑا ہی کیا کر  
میں کو یارہ سر کو قلم دل کو چاک کر

تو متی بلند بر من ره پیشین پس من متی  
دست خدا کی شعله تو تھا او خشن متی

جہاں کی گرمی میں آپ کو ویران کر دیا  
لیا جلد جلد بیٹوں کو قریبان کر دیا

بہار کوثری ہستی ہو بقیہ اعلیٰ  
بصری کیسے ہیں یہ کہ بصری  
صفت کو غیور کی بزم و بزم کی  
مشق کی بزم کی بزم کی

۱۰۰  
 اس کو کہہ دیجیے کہ میں نے تم کو  
 اس کو کہہ دیجیے کہ میں نے تم کو  
 اس کو کہہ دیجیے کہ میں نے تم کو  
 اس کو کہہ دیجیے کہ میں نے تم کو

نہاں کے یادگار کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے  
 جو کہ ہر شخص کے لئے مفید ہوگی  
 جو کہ اس کتاب کو پڑھے  
 اس کا دل پختہ ہوگا

دومى روز کاغذ را و سفید نام تک  
تند تند صبح بڑی تیغ شام تک

رہے ہیں سو جو ایک بالین آتی ہوں  
جائے اور کام ترالے میں جاتی ہوں

ہم کو حسین دیکھتے تھے ہم حسین کو



۱۴  
 راضی ہوں جو رضای نام علیا جو  
 پر قابل ملاحظہ از دو کا نیل ہے  
 نے کوئی داد میں شو کوئی کفیل ہے  
 یہاں کی نیکوئی زینب زبیل ہے

۱۵  
 چلو کہ چکی بن دل انکار چٹکین  
 اب وہ خطہ کس طرح سے تیار چٹکین  
 شامی اور سہی سے تیار چٹکین  
 آخری تو ایچے زوار چٹکین

۱۶  
 وہ وقت صبح اور وہ وقت دوع کی  
 وہ مدت وصال نہ وہ حسرت دوع کی  
 وہ قبر کا طواف وہ نیت دوع کی  
 وہ زبیر و سکے صف و وہ بارش دوع کی

۱۷  
 پشت و پناہ اوٹھ گیا بے خانما ہوئی  
 و گیسو پشت قابل نوک نہان ہوئی

۱۸  
 نکتہ ہی کار سازی پروردگار پر  
 اس دم تو سائیان ہی نہیں ہو ضرر پر

۱۹  
 جاری تھے نام سب شیدا کی زبان پر  
 ہما شور اسلام علیک آسمان پر

۲۰  
 عین سب شہر کے سر پر چٹکین تو  
 عین میں اس کے تیسری از اسون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو

۲۱  
 عین سب شہر کے سر پر چٹکین تو  
 عین میں اس کے تیسری از اسون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو

۲۲  
 عین سب شہر کے سر پر چٹکین تو  
 عین میں اس کے تیسری از اسون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو

۲۳  
 انا کہی داغ آج ملے یا کہ گل ملے  
 ایسے نہیں نصیب کہ خد کا پل ملے

۲۴  
 عابدی نو پچا کیوں پہوئی امان قبول کر  
 وہ بولی اختیار ہے کیا ہاں قبول ہی

۲۵  
 عابدی سے بانو کی تھی کہ ہمت قلیل ہے  
 کچھ خاک پاک لایو کہ صغرا علیل ہی

۲۶  
 عین سب شہر کے سر پر چٹکین تو  
 عین میں اس کے تیسری از اسون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو

۲۷  
 عین سب شہر کے سر پر چٹکین تو  
 عین میں اس کے تیسری از اسون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو

۲۸  
 عین سب شہر کے سر پر چٹکین تو  
 عین میں اس کے تیسری از اسون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو  
 جہنم میں اس کے کہانی کون تو

۲۹  
 منہرہ ہا پنی کو آپ ہی پلا ہی لیتی ہوں  
 اولیٰ رگ کو آپ ہی پلا ہی دیتی ہوں

۳۰  
 تربت کی گردا و نت برابر کٹتی ہوں  
 رخصت کو جمع قبر چوٹی ٹہرے ہوں

۳۱  
 اکی مسافر و کو مری وہ زمین سپنہ  
 دنیا میں جس زمین کو بستی نہیں پس



۴۴۴  
 کے کر بلائے سرور دلیکیر الوداع  
 اسے قتل کئے حضرت شہید الوداع  
 اسے قتل کئے صاحب قتلیر الوداع  
 و سب بجان جانے ہی تھے الوداع

۴۴۵  
 بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں

۴۴۶  
 ناگاہ قاتلے تین قیامت پیاہوں  
 باڈی خستہ دے پیاہوں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں

کیا بے نصیب ہی نہ اسی سول کی  
 تنہ مجاوری نہ ہادی قبول کی

سردار ساری قاتلین آگ ہو قاتلین  
 تار کار دان ہوا اور آپ سول قاتلین

کر لٹی تھی چلتے ہو کسے ہی میں لنگائی  
 بیٹی تو چھٹ چکی تھی سکینہ ہی چھٹائی

۴۴۷  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں

۴۴۸  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں

۴۴۹  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں

رخصت کیا حضور کی کیونکر سان ہوں  
 جاذن تو کس طرف ہو ہوں تو کہاں ہیں

صغیر اکو میری سمت سی ہی پیار کیجیو  
 ہوگا ثواب خا طر ہر پیار کیجیو

آئی ہیں امان اونکی مروت نہ کیجیو  
 اچھے میرے چاہئے رخصت نہ کیجیو

۴۵۰  
 جان قاتلے تین قیامت پیاہوں  
 بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں

۴۵۱  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں

۴۵۲  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ بیباک و شہید کا جو کچھ کہتے ہیں

کہہ رہی ہو پی پی بھی مایہ بلا تے ہیں  
 میں کہہ رہی ہوں ہر کرد آپ آئے ہیں

جب تربت حسین کی غمت نظر پڑی  
 ملاز پے کتنے بار چڑھی اور او تر پڑی

سنی کے قبر سے نہ کہیں اٹھ کر کہاؤ گی  
 بیٹھے ہوئے سبیل بیان میں بلاؤ گی



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۵۵۳</p> <p>نکھنے کی بات نہیں کہیں کہیں<br/>سے وفا کو دن کے چاروں طرف<br/>تیرا چہرہ اپنے تیرے خد کو<br/>کمر پر چھائی ہوئی ہے خد کو</p> | <p>۵۵۴</p> <p>روٹی ہوئی نہ رستے اسی وہ توان<br/>آئی مسدود غافلے اکبر کا بیان<br/>جسبہ دودہ جھکو نہیں کہیں میری امان جان<br/>میں چھو میری سمیت کی تیرے بیان</p> |  |
| <p>پالا ہے مجھ کو گوشتن شاہ مدینہ سے<br/>آخر تمہارا دودہ پیسا ہے سکنے</p>  | <p>روستے میں آ کے قبر پر ہر غلام کو<br/>اب آپ روئے گا تو میرے امام کو</p>  |  |
| <p>۵۵۵</p> <p>اس درد کے سخن ہی مجھے لاندہ کی<br/>آپا کیسے نہیں ہیں غم و اسرار<br/>نہی کی ہوئی پائی ہوئی ہوئی<br/>جو ہے نہ ہے</p>         |  |  |
| <p>ہم ہی تمہارے پاس ہے بستر کا ٹنگ<br/>بہینا جو تم نہ جاؤ گے ہم ہی نہ جائیگا</p>   |  |  |
| <p>۵۵۶</p> <p>اوپر میں کہ چلو اب اس<br/>کیا ہو گا سنا ہے کہ نہیں ہو گا<br/>وہاں سے کہیں ایسی ہو جائے<br/>وہاں سے کہیں</p>                |  |  |
| <p>خاطر میری گردن بہت دل لہلہ ہو<br/>بہینا غلام زاد مجھ سے بڑا رسول ہو</p>   |  |  |



۱۰  
 حسین بنیاد و جان کے  
 اور سایہ علم نور سے سر کو تاج کے  
 اور تاج علم جہاد خراج کے  
 اور عالی حسن زبردستیوں کا بیج کے

۱۱  
 محمد بنیاد و جان کے  
 محمد بنیاد و جان کے  
 محمد بنیاد و جان کے  
 محمد بنیاد و جان کے

۱۲  
 کتبہ کو اسباب و کتبہ فخر و شرف کے  
 بان بان کی بارگاہ و جناب حسین کے  
 اس بزم کی بارگاہ و جناب حسین کے  
 یہ جلوہ گاہ فانی و خلد حسین کے

۱۳  
 بہت مرثیہ ہو کہ نظم سلام ہو  
 حسین علیہ السلام ہو

۱۴  
 یاران و ابرو و استغاثہ بین گئی  
 بان و تربے پہا کے چٹھے بہا بین گئی

۱۵  
 دہائی ہو بار یاب نور تہہ جلیں ہو  
 پر دانہ یان ہما ہو ہما جبرئیل ہو

۱۶  
 محمد بنیاد و جان کے  
 اور تاج علم جہاد خراج کے  
 اور تاج علم جہاد خراج کے  
 اور عالی حسن زبردستیوں کا بیج کے

۱۷  
 محمد بنیاد و جان کے  
 محمد بنیاد و جان کے  
 محمد بنیاد و جان کے  
 محمد بنیاد و جان کے

۱۸  
 اس بزم کا عرش بلند ستارہ ہو  
 اس بزم کا عرش بلند ستارہ ہو  
 اس بزم کا عرش بلند ستارہ ہو  
 اس بزم کا عرش بلند ستارہ ہو

۱۹  
 بند و بست سے قطع نظر کردن  
 طیشگی کہ نیر و زبر کردن

۲۰  
 یان سے نور و سبب درد و بختن پہلے  
 اور اس طرف کو قیاس سے قطع نظر پہلے

۲۱  
 یان جن طواف کر کے میا مان ہوتے ہیں  
 دل پڑے ہو کے رتبے میں قرآن تہ ہیں

۲۲  
 ان کی زبان کا قوس ہو  
 کہیں جہاد ہو و بختن کہیں ہو  
 خالی زرب و تاب سے باطل خن ہو  
 اب سال جہاد و اہم ہو

۲۳  
 ثابت اور سبب گداز کا بیان  
 اجاب کیا ہو و بختن کا بیان  
 کہ کھنڈن و بختن کا بیان  
 و بختن کا بیان

۲۴  
 اس بزم کا عرش بلند ستارہ ہو  
 اس بزم کا عرش بلند ستارہ ہو  
 اس بزم کا عرش بلند ستارہ ہو  
 اس بزم کا عرش بلند ستارہ ہو

۲۵  
 نہ ہوں کسی پہل کو ترس نہیں  
 آں برس و دیان اس برس نہیں

۲۶  
 بہا پنا دل ہو پاکہ آوارہ کے دل سے  
 روشن چراغ ہوئے ہیں سو اک جان سے

۲۷  
 نے داوگر ہو نہ سلا شتور و شین کا  
 اور جانتے ہیں تعزیر مانہ حسین کا

چند مرثیہ  
 محمد بنیاد و جان کے  
 محمد بنیاد و جان کے  
 محمد بنیاد و جان کے  
 محمد بنیاد و جان کے



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۱۱۰<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> | <p>۱۱۱<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> | <p>۱۱۲<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> |
| <p>۱۱۳<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> | <p>۱۱۴<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> | <p>۱۱۵<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> |
| <p>۱۱۶<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> | <p>۱۱۷<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> | <p>۱۱۸<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> |
| <p>۱۱۹<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> | <p>۱۲۰<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> | <p>۱۲۱<br/>         کس کو بیان رسولی نم دیکھتے نہیں<br/>         انہوں میں پہکوتہ ہو کہ ہم دیکھتے نہیں<br/>         ماضی ہوں تو حقیقت غنا کوں ہو</p> |



|   |  |  |
|---|--|--|
| <p>۱۰<br/>         ہر کسی کے لئے برفروغ<br/>         ان جگہوں پر سنا ہے جو گارو<br/>         اب سو سو کو روئے میں کیا غلام<br/>         روتے جناب و احقر اسید دارو</p>        | <p>۱۱<br/>         مہلت نہیں کہ تیرے جگرین<br/>         طاقت کہاں لبتے ہیں<br/>         نقد و سات کا بھی نہیں آج کیا کریں<br/>         منتظر ہوں کسی طوط کو نہ کریں</p>      | <p>۱۲<br/>         چہ بزم اور یہ حال شہنشاہ و پیر<br/>         آجائے شہر شہت سے نہ لپکے<br/>         کجا ہی باغ و بہار میں<br/>         تیرے کچھ بزم ان سفید بزم</p> |
| <p>۱۳<br/>         تیری دہستہ سے سانسے رو مال دہریہ<br/>         نوں کائنات قدم رنجہ کر چکیں</p>  | <p>۱۴<br/>         تنہائی کا جو دم ہو زہر کے لال پر<br/>         دشمنوں سے رہا ہو بن اپنے مال پر</p>   | <p>۱۵<br/>         روشن جلال خامس آل عبا ہوا<br/>         چاروں طرف کو مارہ صلی علیہ السلام ہوا</p>  |
| <p>۱۶<br/>         غلاموں پر فتح کرا کر بلا<br/>         غلام کو باؤں میں روتا کر بلا<br/>         کس جیل سے بین یوسف بڑا کر بلا<br/>         نیکو نظر کو ناظر سلا کر بلا</p> | <p>۱۷<br/>         دیر میں تیرے فاطمہ کی گنجی نہیں<br/>         تیرے تیرے لالہ کی گنجی نہیں<br/>         جو کیا حسین نے وہاں کا نہ پایا<br/>         کیا دین تیرے جگر پر</p> | <p>۱۸<br/>         کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>         کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>         کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>         کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>        |
| <p>۱۹<br/>         دم کوئی بجز دہشتخ دو دم نہیں<br/>         وہ جو جلو میں تم نہیں ان میں نہیں</p>  | <p>۲۰<br/>         دریا سے نکلے پیاس کا غم مانتے ہو<br/>         مقتل میں آئے شہر گود دہستے ہوئے</p>   | <p>۲۱<br/>         تم پر بہت جناب لہی کا پیسا ہو<br/>         جو چاہو مسیاد کرو احتیاج ہو</p>  |
| <p>۲۲<br/>         ہر کسی کے لئے برفروغ<br/>         ان جگہوں پر سنا ہے جو گارو<br/>         اب سو سو کو روئے میں کیا غلام<br/>         روتے جناب و احقر اسید دارو</p>        | <p>۲۳<br/>         مہلت نہیں کہ تیرے جگرین<br/>         طاقت کہاں لبتے ہیں<br/>         نقد و سات کا بھی نہیں آج کیا کریں<br/>         منتظر ہوں کسی طوط کو نہ کریں</p>      | <p>۲۴<br/>         چہ بزم اور یہ حال شہنشاہ و پیر<br/>         آجائے شہر شہت سے نہ لپکے<br/>         کجا ہی باغ و بہار میں<br/>         تیرے کچھ بزم ان سفید بزم</p> |
| <p>۲۵<br/>         اب بھی تم شہیدوں میں مجھ سے ہو<br/>         سارے مین فائر کے ساتھ رو تھو</p>   | <p>۲۶<br/>         بھائی کے پیاس بادی لب کر گیا تھا<br/>         بکھرے مین سے بانی ایسا تپا یا تھا</p>   | <p>۲۷<br/>         کو فتح تھے تو دالہ مر تو مہر کے لیے<br/>         دل کی شکست چاہتے مہر کے لیے</p>  |



۵۳۴  
 جو چاہے غصہ کرے کیا اس کا خالق نہیں  
 کی عرض نہ کرے کہ آئینہ کو مال کی طرف  
 میرا بولے میں بازو سے تھیرے کہیں  
 جو چاہے میں ان کا کون ہوں بولے کہ نہیں

۵۳۵  
 اس وقت کہ غصہ کرے کیا اس کا خالق نہیں  
 علیحدگی نہ کرے کہ آئینہ کو مال کی طرف  
 جو چاہے میں ان کا کون ہوں بولے کہ نہیں  
 جو چاہے میں ان کا کون ہوں بولے کہ نہیں

۵۳۶  
 اس وقت کہ غصہ کرے کیا اس کا خالق نہیں  
 علیحدگی نہ کرے کہ آئینہ کو مال کی طرف  
 جو چاہے میں ان کا کون ہوں بولے کہ نہیں  
 جو چاہے میں ان کا کون ہوں بولے کہ نہیں

۵۳۷  
 فرمایا کہ مجھے ترا احسان پسند ہو  
 ہر عضو تن سے آنکھ کا رتبہ پسند ہو

۵۳۸  
 تسلیم کر کے شکر گذاری قبول کی  
 بھائی نے بے روائی تمہاری قبول کی

۵۳۹  
 نگو گواہ زور خدا داد سیجے  
 بھر صبر سے کٹا کے گلا داد لیجے

۵۴۰  
 غصہ سے کچھ راہ زمان نہ کیا  
 ہو کا نوان کچھ راہ زمان نہ کیا  
 اس کے علم کے لئے میں چھوڑ دوں  
 کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ تو بھولوں

۵۴۱  
 سب کچھ بیکر بعد اٹھانا ہو چکی  
 بندھو نارسیاں شہنا ہو چکی  
 کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے  
 اور تیرے لئے قانون میں کھڑا ہو چکی

۵۴۲  
 بارہی سے کچھ راہ زمان نہ کیا  
 ہو کا نوان کچھ راہ زمان نہ کیا  
 اس کے علم کے لئے میں چھوڑ دوں  
 کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ تو بھولوں

۵۴۳  
 مجھ جو کچھ گزرنا تھا یان وہ گزر گیا  
 میں کیا جیوں مرا تو علم ار مر گیا

۵۴۴  
 کھدوسکینہ سے یہ وصیت نہ بھولنا  
 سیل لے تو بخشش اُمت نہ بھولنا

۵۴۵  
 تم نیک ہو کے واہ بدی سے کرتے ہو  
 اٹھو گے کس کے دین میں دنیا پر تیرے

۵۴۶  
 نہ کیا بلا سے یاس سے روئی کی بول  
 مظالم کر لے کے کہا تو نہ بھول  
 تو ہی ازل سے تیرے لئے ہے یہ سب  
 اب سب میں غصہ نہ کیا کہ کچھ بھول

۵۴۷  
 باقی رہا جو جلیب سے نہ یاد  
 ایک نے کہا کہ اسے نہ بھول  
 اب کچھ نہ کہہ دیا میں نے نہ بھول  
 اب کچھ نہ کہہ دیا میں نے نہ بھول

۵۴۸  
 نہ تیرے تیرے نہیں رہا نہیں چکی  
 قابل نہیں متنبائی کے چاہا نہیں چکی  
 عصیان سے میں نہیں ہوں تیرا نہیں چکی  
 اب کچھ نہ کہہ دیا میں نے نہ بھول

۵۴۹  
 تو میرے ساتھ ہی میرے کنبے کے ساتھ  
 لیکن نباہ خالق اکبر کے ہاتھ ہو

۵۵۰  
 تیرا لنگا میں نہ شمر کی بیداد جو میر  
 اسی صبر سے کر گیا تو پیاسے کے صبر

۵۵۱  
 پھر دن میں سوچتا ہوں کہ نقد کیا ہو  
 پرزے ہوئے بدن کے نہ ثابت خطا ہو



|  |  |   |
|--|--|---|
| <p>۵۱</p> <p>بجای کہیں ہمیں رحم کے قابل نہ بنیں<br/>تو حیدر و احوال کا قایل ہوں نہیں<br/>قانون سے زبردستیوں سے بسمل نہ بنیں<br/>بیکس ہوں یا نہیں ہوں یہیں بسمل نہ بنیں</p> | <p>۵۲</p> <p>کہیں نہ بنیں جو جس سے وہ نہیں ہمارے<br/>نہیں بنیں جن کی پسینہ ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے<br/>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے</p>  | <p>۵۳</p> <p>گناہوں سے کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے<br/>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے<br/>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے</p> |
| <p>۵۴</p> <p>سولا کے قہر سے وہ زمین پر پیاں ہوا<br/>دور ایک اڑوا بھی رکا ایک عیاں ہوا</p>  | <p>۵۵</p> <p>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے<br/>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے</p> | <p>۵۶</p> <p>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے<br/>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے</p>    |
| <p>۵۷</p> <p>عقرب کے نہیں کو شہر شعلہ تاب کو<br/>دور خ میں زہر مار کیسا ہر عذاب کو</p>   | <p>۵۸</p> <p>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے<br/>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے</p> | <p>۵۹</p> <p>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے<br/>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے</p>    |
| <p>۶۰</p> <p>چلائی عاقبت میں رہوں پس گان میں<br/>سڑ کر تیغ ہو کی کہ تھوپ جامیان میں</p>  | <p>۶۱</p> <p>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے<br/>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے</p> | <p>۶۲</p> <p>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے<br/>بہا پر و نکلا خلاصہ نہیں ہمارے<br/>سو میں کہیں نہ بنیں نہ بنیں ہمارے</p>    |



۴۳۹  
 یار و جانی تیغ کیون با جندی  
 جلائی آسے سانسے سبب ننگی  
 خبر اسلام کو ریں آداب بندگی

۴۴۰  
 پہنچتی تھی بار بار قضا کیا جوین ہونین  
 طوفان و شر و بد آگیا جوین ہونین  
 دوزخ سفر خدایا کیا جوین ہونین  
 راہ عدم دیار قضا کیا جوین ہونین

۴۴۱  
 شہر پورے دیو صبر کھائے کا وقت ہو  
 جو وقت عصر سے آجکل کے کا وقت ہو  
 نہایت سے ان جان سے نہ کے کا وقت ہو  
 دنیا سے اب حسین کے جا بے کا وقت ہو

۴۴۲  
 اٹھ کر زمین پر کاری کہ تعلیم کرتی ہوں  
 بولی اہل حضورین تسلیم کرتی ہوں

۴۴۳  
 حق سے ڈرو تو مردہ فضل آ لہ ہو  
 توبہ کرو تو قبضے میں میری پناہ ہو

۴۴۴  
 پیاسے گلے یہ تیغ کے پھرے کی چاہ ہو  
 لیکن یہ بوسہ گاہ رسالت پناہ ہو

۴۴۵  
 خنجر خنجر و القمار نے قتل کیا  
 کسی عرصے میں بے سے اچھی لگ گیا  
 پوچھا پوچھا تو کوئی نہ سنا دے لگ گیا  
 رہا پوچھا پوچھا تو کوئی نہ سنا دے لگ گیا

۴۴۶  
 پہنچے ہیں سپاہ حسین کو اٹ دیا  
 مانڈ مہر و نقش زمین کو اٹ دیا  
 پلکھ کر کاٹا خانہ زمین کو اٹ دیا  
 سید کیا فلک کو زمین کو اٹ دیا

۴۴۷  
 یہ تیغ جو دنیا میں تیغ دیتی تھی  
 جابجا ہوئی سپاہ ہر اک جا بھرتی  
 لگنے کی شہ کے اہل حرم میں خبر لگتی  
 صورت ابوبکرین بھٹکتی بھٹکتی

۴۴۸  
 موجوں کے بل کو دھیان میں ہرگز نہ لاتی  
 اپنے ہر بل میں آتی تیغ اٹھتی جاتی تھی

۴۴۹  
 اثبات لاسے نفی کے سب معترف ہوئے  
 اسوار لام بن گئے گھوڑے اہل ہوئے

۴۵۰  
 تن بجز بجز ہو گیا اور خون پہ گیا  
 باقی خدائے پاک کا خلاص رہ گیا

۴۵۱  
 قاریب بین کر کے جو کلمہ لک گیا  
 داریں بیان غائب دل میں لک گیا  
 ان کی کلمہ میں جو کلمہ لک گیا  
 ان کی کلمہ میں جو کلمہ لک گیا

۴۵۲  
 نظم شہر کی گاری واہ یہ اندر کے ظن  
 تیغ و خنجر قدم پر گھس گھس لک گیا  
 کی جھبہ نے یہ غصہ کر اور شاہ باغ لک گیا  
 جرات کے یہ شہر شہر ہو بوج لک گیا

۴۵۳  
 اس میں ملے جانے جو خون کی بلیا  
 اور سر پہ کوئی نہ لکین تیغوں کی بلیا  
 وہ سانسے کے تیرے پہلو کی بلیا  
 وہ انتہا کا صفت وہ کوئی نہ لک گیا

۴۵۴  
 حق تو یہ ہو کہ سایہ ان تیغ شاہ تھی  
 سہر پہر کے ریکے لڑتے تھے اور بے گنا تھی

۴۵۵  
 جلوہ تقاسب یہ فاتح بدر و حسین کا  
 مشتاق ہوں زیارت صبر حسین کا

۴۵۶  
 کیا وقت تھا کہ بھولے تھے سب گرد گار کو  
 ہم تم تھے یاد فاطمہ کے یاد گار کو



|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>۵۵۵</p> <p>سب جہاں اک بدن پر بار کھائے<br/>نہ زبان کے ساتھ نہ زبانی<br/>لگائی لگائی نہ کھائی کھائی<br/>کیا کھاؤ کھاؤ نہ کھائی کھائی</p>        | <p>۵۵۶</p> <p>کھائی کھائی نہ کھائی کھائی<br/>اک نوجوان کے لاش پر کھائی کھائی<br/>بوسہ کھائی کھائی کھائی کھائی</p>                                 | <p>۵۵۷</p> <p>مشافہ کھائی کھائی کھائی کھائی<br/>قابل کھائی کھائی کھائی کھائی<br/>کوئی کھائی کھائی کھائی کھائی<br/>اب دیکھا کھائی کھائی کھائی کھائی</p> |
| <p>۵۵۸</p> <p>ہفتہم سے ایک بوند کو مولا ترستے تھے<br/>دو لوہی طرح دھوپ میں بھر رہے تھے</p>  | <p>۵۵۹</p> <p>بیٹھا جو ذوالجناح کہ آپ اترے زمین سے<br/>دو ہاتھ کا پتے ہوئے لکھے زمین سے</p>   | <p>۵۶۰</p> <p>آواز دی عمر نے ہو گردن وصلی ہوئی<br/>قاتل پکارا آنکھ دڑا ہو کھلی ہوئی</p>  |
| <p>۵۶۱</p> <p>جانت ہوئی جوتان شہین شاہ کی<br/>شہر سے سوئے کچھ شہین شاہ کی<br/>ماں کے ذوالجناح نے دیکھا اور کی<br/>شہر سے سوئے کچھ شہین شاہ کی</p> | <p>۵۶۲</p> <p>ماں کے ساتھ آئی تیا اور کچھ<br/>ہو ہو یہ کچھ نہ کچھ کچھ کچھ<br/>آواز دے نہ کچھ نہ کچھ کچھ کچھ<br/>آواز دے نہ کچھ نہ کچھ کچھ کچھ</p> | <p>۵۶۳</p> <p>سب کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>           |
| <p>۵۶۴</p> <p>درجہ کی کس سے طلب دا کیجئے<br/>لا وہ بے زبان کچھ ارشاد کیجئے</p>  | <p>۵۶۵</p> <p>مر کر بھی ہم جد انہیں پیارے کے ساتھ<br/>واری یہ تیری پالنے والی کے ساتھ</p>   | <p>۵۶۶</p> <p>قابل سے پوچھا دیکھ کدھر غل یہ ہوتا ہے<br/>ہو ہو حسین کہہ کے کوئی رہیں دوتا ہے</p>  |
| <p>۵۶۷</p> <p>میت سے کیا کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>بولی ہوئی کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>                | <p>۵۶۸</p> <p>آن باغون کا لا جو سہا سہا<br/>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>نیزہ سنان کے دور کا کچھ کچھ<br/>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>               | <p>۵۶۹</p> <p>دہ بولا کوئی کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>اب کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ<br/>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>                  |
| <p>۵۷۰</p> <p>سب با وفا مرے دل کو قرار دے<br/>تا کوئے کے اُنکے برابر اُتار دے</p>   | <p>۵۷۱</p> <p>زہرا سے پوچھئے یہ قلع نور عین کا<br/>پہنا زمین کا اور تر پٹیا حسین کا</p>   | <p>۵۷۲</p> <p>اسد م ہماری فوج میں تو یہ ہوتی ہے<br/>مجاوہ عین ہو یہ وہی ملی رو قہری</p>  |



۱۴۱  
 شہر یوسف اور کوئی نہیں بین بین  
 عاشق بہن حسین کی تشنہ در بین  
 بھوئی ہمارے پیار میں لگا چلیں  
 بوا کہان کہان یہ مری غریب چلیں

۱۴۲  
 ہم جا کر اوان حب خدا کو  
 زہر کو اوان حضرت شکر کو  
 سونہ قند و فاقہ آل عبا کو  
 ایسی رسول زادی کی توجہ کو

۱۴۳  
 بیکہ شہر شہر کوئی نہیں  
 بیکہ شہر شہر کوئی نہیں  
 بیکہ شہر شہر کوئی نہیں  
 بیکہ شہر شہر کوئی نہیں

۱۴۴  
 قاتل بگارا آگے بھی باہر یہ آئی تھی  
 شہر یوسف جسٹان علی اکبر نے لکھا تھی

۱۴۵  
 سارے بزرگ مر گئے مجھ بے نصیب کے  
 میسر کوئی نہیں ہو سوا اس نصیب کے

۱۴۶  
 مان کی طرح تھی عاشق شاہ زمیں بہر  
 یہ بھائی بھائی کہتی کہتی لا شاہ بہر

۱۴۷  
 آگے تیرے مقام کہ غنیمت نہیں  
 یہ سب سے حسین کردہ یہ حسین  
 گریں یہ حال کی بھئی اور کجاہن

۱۴۸  
 آگے شہر اس بھائی کے آگے تھی  
 زہر کو اوان حضرت شکر کو  
 چاہتے ہیں کہ یہ بھائی کو

۱۴۹  
 ناگاہ ظلم تازہ غم نے کیا  
 سامان غارت حرم نے کیا  
 اب کیا بھون و بھون کیا

۱۵۰  
 تاجر مومن کا دھیان پردے کا شہر  
 یہ سب لہو کا ہوش ہو گفت کا شہر

۱۵۱  
 پانی تو بان ملیگانہ زہر کے جانی کو  
 لکھنوی چکر کے ہوش میں لکھنوی

۱۵۲  
 بہتا تھا عرش زلزلہ تھا مشرق و تیر  
 لکھنوی حرم لکھنوی حرم

۱۵۳  
 وہ روزنا بیکہ کا وہ روزنا بیکہ  
 وہ روزنا بیکہ کا وہ روزنا بیکہ  
 وہ روزنا بیکہ کا وہ روزنا بیکہ

۱۵۴  
 آگے شہر اس بھائی کے آگے تھی  
 زہر کو اوان حضرت شکر کو  
 چاہتے ہیں کہ یہ بھائی کو

۱۵۵  
 کوہ قمریہ آگے تھی کا گندہ  
 اور غارت میں آگے تھی کا گندہ  
 اب کیا بھون و بھون کیا

۱۵۶  
 لکھنوی روز کے پیاسے کو چھوڑو  
 صدقہ نبی کا ان کے نواسے کو چھوڑو

۱۵۷  
 پانی نہ بھوکے پیاسے کو ای بخصال د  
 پانی نہ بھوکے پیاسے کو ای بخصال د

۱۵۸  
 عکس رخ علی نقاد و چند آقا  
 رہا اب کہت ہو گئے بیدار آقا

۱۵۹  
 وہ روزنا بیکہ کا وہ روزنا بیکہ  
 وہ روزنا بیکہ کا وہ روزنا بیکہ  
 وہ روزنا بیکہ کا وہ روزنا بیکہ



۴۵  
تعلیم کی مٹی کی ہر گتیک نام  
نمایا اسلام علیکم السلام  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ

۴۶  
خیر غریب میں بھی دیکھتے تھے تپتال  
جانبے نصیب آج کہ دیکھ جلال شاہ  
عزت میں رہنے کے لیے وہ خیر خواہ  
کو وہی آجی بس پر خدا کو

۴۷  
نور تو عین غریب تپتال میں  
جبریل علیہ السلام  
فرمان دعا جلال میں کوئی تپتال  
جاگو کہ آسمان و زمین کو نور تپتال

آگاہ ہو میں دین کا توصل رسول ہوں  
اور اس گھڑی رسول خدا کا رسول ہوں

کیا منہ جو ایک وصف تھا رسیا ہو  
ہر بات خوب ہو کہ خدا کی زبان ہو

سا مان فلک پہ غریب سے ہر شور و شین کا  
دنیا میں یہ مہینہ ہو میرے حسین کا

۴۸  
خیر غریب میں بھی دیکھتے تھے تپتال  
نمایا اسلام علیکم السلام  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ

۴۹  
خیر غریب میں بھی دیکھتے تھے تپتال  
نمایا اسلام علیکم السلام  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ

۵۰  
خیر غریب میں بھی دیکھتے تھے تپتال  
نمایا اسلام علیکم السلام  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ

آفاق میں بھی دیکھتے تھے تپتال  
خادم تو اس کے نام پر ایمان لائے ہیں

ایمان ایک بار سال میں سید ہوتے ہیں  
اگر کسی غریب کے ماتم میں روتے ہیں

۷۰  
ایمان ایک بار سال میں سید ہوتے ہیں  
اگر کسی غریب کے ماتم میں روتے ہیں

۵۱  
خیر غریب میں بھی دیکھتے تھے تپتال  
نمایا اسلام علیکم السلام  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ

۵۲  
خیر غریب میں بھی دیکھتے تھے تپتال  
نمایا اسلام علیکم السلام  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ

۵۳  
خیر غریب میں بھی دیکھتے تھے تپتال  
نمایا اسلام علیکم السلام  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ  
نہایت دیا جواب سلام کے ساتھ

وہ بھی ہیں ایسے جیسے فرد مند آپ ہیں  
بہر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں

دل جانتا ہے جیسے کہ صد گزرتے ہیں  
روح میں بھی حسین کو روکے تے ہیں

۵۴  
دل جانتا ہے جیسے کہ صد گزرتے ہیں  
روح میں بھی حسین کو روکے تے ہیں







|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۵۲۰<br/>اب اشک بن جوہر بن غریب<br/>دل کی صفائیکہ کی صفائیکہ کی جلا<br/>عفو خطا رنساے خلوت قرب معظنا<br/>مول بقا حصول شفا درخ ہر بلا</p>         | <p>۵۲۱<br/>عزت سرسبز باغ و تین تینوں<br/>خانہ خون سے ہا تھوڑی زرخزان ہرین<br/>میا و باغ باغ غدار کی کاہل ملول<br/>مختر خزان ہو فضل پوری کی کیا ہو</p>        | <p>۵۲۲<br/>دنیا اسی غرا کے لئے برقرار ہو<br/>ان جلسوں پر سایہ لگا ہو<br/>اب سو منور و نہ بین کیا تھا ہو<br/>روح جناب فاطمہ امیدوار ہو</p>        |
| <p>۵۲۱<br/>یسا عذاب نرنہ ہوگا فشار تک<br/>یگی پیشوا کی کو جنت فرار تک</p>  | <p>۵۲۲<br/>ہر رنگ بے ثبات ہو نیرنگ کے سوا<br/>پنجے کو کیا ملا ہو دل تنگ کے سوا</p>   | <p>۵۲۳<br/>خوین ادب سانسے رومال دہر چکین<br/>تیاقون کائنات قدم رنجہ کر چکین</p>  |
| <p>۵۲۲<br/>عجب کج کا تعین ہو جناب<br/>دل خستہ بابت سے سمجھو جناب<br/>انسو بین سے نیچے بین با سوچا<br/>ہر ایک روز کر یہ فاشو چاہا</p>               | <p>۵۲۳<br/>سو سر و خزان نکلتے جلیکے بال<br/>سرسبز جبین میں ہوا یک لونہاں<br/>ریجان کسی حسین کی فہرست خلوت خال<br/>نیک کی کسی کی ایک پر سبیل کی بال</p>       | <p>۵۲۴<br/>دیکھا دن اب مرجع گلزار کر گیا<br/>حصار کو بناؤں میں زوار کر گیا<br/>بیسٹ بین یوسف بازار کر گیا<br/>تیا کھڑا ہو قافلہ سالار کر گیا</p> |
| <p>۵۲۳<br/>و کر ثواب روز جزا آج لوٹ لو<br/>مل ہونہ ہو عرا کا مزا آج لوٹ لو</p>   | <p>۵۲۴<br/>جب لاکھ گلر غوکا رسالہ نہان ہوا<br/>اک لالہ داغدار زمین سے حیان ہوا</p>   | <p>۵۲۵<br/>بہم کوئی بجز دم تیغ دوم نہین<br/>ہو ہو جلور میں تم نہین افسوس تم نہین</p>   |
| <p>۵۲۴<br/>کڑی چوٹی کی طرفی انقلاب کی<br/>دنیا کا بچ بچ ہو کشتی جناب کی<br/>چوٹی میں آرزو ہو حصول ثواب کی<br/>کیا صا جو خبر نہین مرثیہ جناب کی</p> | <p>۵۲۵<br/>مال گزشتہ گمان نہ کھلا کر کیا ہو<br/>جا کر دم میں چیرے کوئی تشنا ہو<br/>دیا میں جو ملا نہ وہ قطرہ جدا ہو<br/>لازم ہو ابھی خلوت جوان پر ہوا ہو</p> | <p>۵۲۶<br/>بہشت میں گزند گزند و جہان<br/>جو چاہے میرے چاہے شان<br/>نہ کہ کوئی مجھ سے کہے کہ نہ<br/>نہ کہ کوئی مجھ سے کہے کہ نہ</p>               |
| <p>۵۲۵<br/>قدر کے کھمے سے تجا در محال ہو<br/>نسل و جوان و پیر کایان ایکہ حال ہو</p>  | <p>۵۲۶<br/>کس شرمین اس عزاب کے سوا اب فرار نا<br/>جب اٹھکے حسین تو دنیا میں کیا رہا</p>  | <p>۵۲۷<br/>پرا ب بھی تم شہید دن میں محسوس ہونے ہو<br/>اسی سخن میں فاطمہ کے ساتھ رہتے ہو</p>  |



۵۳۵  
 بہت نہیں کہ تیرے جہاگیرین  
 غارت گہان بلند جو ستار گہاگیرین  
 سحر و سحر کا بھی بھونکا گیا گہاگیرین  
 سنتا ہوں کیسی طوطی کو گہاگیرین

۵۳۶  
 سحر و سحر کا بھی بھونکا گیا گہاگیرین  
 غارت گہان بلند جو ستار گہاگیرین  
 سحر و سحر کا بھی بھونکا گیا گہاگیرین  
 سنتا ہوں کیسی طوطی کو گہاگیرین

۵۳۷  
 سحر و سحر کا بھی بھونکا گیا گہاگیرین  
 غارت گہان بلند جو ستار گہاگیرین  
 سحر و سحر کا بھی بھونکا گیا گہاگیرین  
 سنتا ہوں کیسی طوطی کو گہاگیرین

روزانہ زخم زخم ہوں کوئی عضو بد نشاہین  
 کانٹے ہیں یہ زبان میں کہ جاسخ نہیں

روزانہ زخم زخم ہوں کوئی عضو بد نشاہین  
 کانٹے ہیں یہ زبان میں کہ جاسخ نہیں

روزانہ زخم زخم ہوں کوئی عضو بد نشاہین  
 کانٹے ہیں یہ زبان میں کہ جاسخ نہیں

۵۳۸  
 آقا سے شش بہت نے نظر کی سوتنا  
 آقا کو باج و خیرت نکلتے تھے جادو  
 شہنشاہ کیوہاں سفید آئین برباد

۵۳۹  
 آقا سے شش بہت نے نظر کی سوتنا  
 آقا کو باج و خیرت نکلتے تھے جادو  
 شہنشاہ کیوہاں سفید آئین برباد

۵۴۰  
 آقا سے شش بہت نے نظر کی سوتنا  
 آقا کو باج و خیرت نکلتے تھے جادو  
 شہنشاہ کیوہاں سفید آئین برباد

روشن جلالی خاسل آل عبا ہوا  
 چاروں طرف کو نعرہ وصل عبا ہوا

روشن جلالی خاسل آل عبا ہوا  
 چاروں طرف کو نعرہ وصل عبا ہوا

روشن جلالی خاسل آل عبا ہوا  
 چاروں طرف کو نعرہ وصل عبا ہوا

۵۴۱  
 کوئی کلمہ نہ کہتا تھا  
 کوئی کلمہ نہ کہتا تھا  
 کوئی کلمہ نہ کہتا تھا

۵۴۲  
 کوئی کلمہ نہ کہتا تھا  
 کوئی کلمہ نہ کہتا تھا  
 کوئی کلمہ نہ کہتا تھا

۵۴۳  
 کوئی کلمہ نہ کہتا تھا  
 کوئی کلمہ نہ کہتا تھا  
 کوئی کلمہ نہ کہتا تھا

تھر پھر پھر بھابھائی کا پیار ہو  
 جو چاہو اختیار کرو اختیار ہو

تھر پھر پھر بھابھائی کا پیار ہو  
 جو چاہو اختیار کرو اختیار ہو

تھر پھر پھر بھابھائی کا پیار ہو  
 جو چاہو اختیار کرو اختیار ہو



|   |   |  |
|---|---|--|
| <p>۵۳۱<br/> یابی رہا جو صبر سے پستانیا<br/> باب نے ہکوب سے تکل سوا<br/> اب کھنکا کا مایہ کو خوشاویا<br/> آج بھی نہ کی زبان سے اور کھنکا</p>     | <p>۵۳۲<br/> خیر الانام خیر نسا فاضلین<br/> جہیز کو ارین اور میری والدین<br/> عمر ان داد و جان ضلن اور خیرین<br/> عقبہ میں دو چپ کو فشنون کیلین</p>                  | <p>۵۳۳<br/> جسکا غبار نور ہے وہ خاکسار ہوں<br/> حق میں خیر اور اس کے وہ غبار ہوں<br/> فاتح کی جسکو عید ہے وہ روزہ دار ہوں<br/> جسکا میں برکت میں وہ شیعہ ہوں</p> |
| <p>۵۳۴<br/> شہر پورنگا میں نہ شمر کی بیداد و جبر<br/> کی جبر میں کر گیا تو پیا سے کی جبر</p>  | <p>۵۳۵<br/> شانے جدا ہوئے تو شرف کی قدر<br/> انام کے ہی سے نہ طالب سے برے</p>   | <p>۵۳۶<br/> کعبہ کی جسکا گھر میں وہ عالی مقام ہوں<br/> تسج جسکی خاک ہی میں وہ امام ہوں</p>   |
| <p>۵۳۷<br/> اسوت یہ قصار قدر کنوا ہوں<br/> مولا بسند طبع مبارک بلا ہوں<br/> نصرت نین کا بھی مل عبا ہوں<br/> نفع و خطر کا دل شکنی بر ملا ہوں</p> | <p>۵۳۸<br/> زیر کار کے ہرین میں کیا نہیں ہی<br/> قابل انہوں میں پائے کے عجب ہیں ہی<br/> عصیان سے بن نہیں ہوں نہ نہیں ہی<br/> پہلے ہی سوچ بھی تو کیا کیا نہیں ہی</p> | <p>۵۳۹<br/> نیکو کے اقلیت میں وہ اقل ہیں ہی<br/> دولت و جان و جمع دین تک ہیں ہی<br/> بافت یہ کہ وہ دار و شیعہ ہیں ہی<br/> انہیں جان کا خط لکھا خیر ہیں ہی</p>    |
| <p>۵۴۰<br/> ملو گواہ انمور خدا و دیس کھئے<br/> چھر میر سے گلا کے گلا دایس کھئے</p>  | <p>۵۴۱<br/> پھرون میں سوختا ہوں کہ نصیر کیسوں<br/> پر ز سے ہوئے بدن کے ثابت خطا ہوں</p>   | <p>۵۴۲<br/> دیکھو بغور چشم علی ولی ہوں میں پا<br/> مانو مرا سخن کہ زبان بنی ہوں میں پا</p>   |
| <p>۵۴۳<br/> بادی نے قصہ چھپا دیا یہ کیا<br/> زایا جا کے شعیل فتنہ اتیا<br/> سبب ہوں پہ کو خدا نے شرف دیا<br/> بار و بی تھارا ہو سلطنت انیا</p>  | <p>۵۴۴<br/> کچھ قیوم میں رقم کے لالہ نہیں<br/> تو خیر و الجلال کا دالہ نہیں<br/> کیس ہوں باہن میں میں بیلا نہیں<br/> قانون سزا دینوں سے بل ہوں نہیں</p>             | <p>۵۴۵<br/> دامن بند جسکا کو شرف دیا<br/> امت کے کوئی کو خیر و شرف ہوں<br/> انکھوں جو بیسویں اسکا سرخ ہوں<br/> یہ زمین میں کی کوئی نفع ہوں</p>                   |
| <p>۵۴۶<br/> نیم نیک ہو کے واہ بدی ہم سے کرتے ہو<br/> کوئی کے دین میں دنیا پر رہتے ہو</p>  | <p>۵۴۷<br/> بادی ہوں مہنی کا نوا سا بھی کیا نہیں<br/> ہر آنج بھی خیر میں پیا سا بھی کیا نہیں</p>  | <p>۵۴۸<br/> برعکس کوئی ہو تو ہو رہے ہیں ہی<br/> دل آئینہ ہی فرنگہ حرمین ہی</p>   |



۵۴۴  
کینہ بدجو جس سے دہنیا ہمارا ہو  
نہیں چھوٹے جان کی لپیٹنے ہمارا  
موتن کے کپڑے میں خوشی ہمارا  
سیاہ و کھلا صدمہ ہونے ہمارا ہو

۵۴۵  
خاموش رہتی تھی تیرے لیے سیاہ  
بران میں ازین خطبہ نہایت سیاہ  
اکٹا وہ نہ کہہ سکتا کلمہ سیاہ  
دہ کلہ سن کیونکہ حضرت نے فرمایا

۵۴۶  
اگر تیرے پیچھے نہ گیا جہنم کی  
جہاں کی سوائے اسباب نہ ہوگی  
جہاں کی سوائے اسباب نہ ہوگی  
جہاں کی سوائے اسباب نہ ہوگی

۵۴۷  
پرزے بھی ہو کے حافظ ایمان حسین ہو  
شکل ہو جس کا ختم وہ قرآن حسین ہو

۵۴۸  
مولا کے ترسے وہ زمین پر طیان ہوا  
اور ایک اژدہا بھی لکا یک عیان ہوا

۵۴۹  
اٹھ کر زمین لگاری کہ تغیر کرتی ہوں  
یوں اہل حضور میں تسلیم کرتی ہوں

۵۴۸  
روز و رات میں تیرے قریب ہوں  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
سب سے پہلے میں تیرے چہرے کی تاب  
نہیں سو نہیں حسین شہناز ہوں

۵۴۹  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب

۵۵۰  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب

۵۵۱  
اکبر سامرا دہنیں لاجواہر میں  
اصغر کا بھی جواب نہیں شیر خوار دہنیں

۵۵۲  
عقرب کا نیش کو شرر شعلہ تاب کو  
دوزخ میں زہر مار کیا ہر خداب کو

۵۵۳  
سو چون کے بل کوہ میان میں ہرگز نہ ہوتے  
اپنے ہی بل میں آپ یہ تیغ ایشیائی جاتی تھے

۵۵۴  
قرآن ہر ایک اور بھی تیرے قریب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب

۵۵۵  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب

۵۵۶  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب

۵۵۷  
طاہت کر و خدا کی بیٹی کے امہ کی  
اسکے سوا نہیں ہو کوئی بات کام کی

۵۵۸  
جلالی حافیت میں رہوں کس کا نہیں  
مگر کہ تیغ ہو کی کہ چھپ جا میں نہیں

۵۵۹  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب  
نہیں میری ساری دنیا آفتاب

از حسنات ہوں بدو شمس میں چہرہ انگلیان



|  |  |  |
|--|--|--|
| <p>۵۵۱<br/>         اس کی بھیجی گئی تھی اس کی بھیجی گئی تھی<br/>         اس کی بھیجی گئی تھی اس کی بھیجی گئی تھی<br/>         اس کی بھیجی گئی تھی اس کی بھیجی گئی تھی<br/>         اس کی بھیجی گئی تھی اس کی بھیجی گئی تھی</p> | <p>۵۵۲<br/>         غالب کی تو دین جان کی تو دین جان<br/>         غالب کی تو دین جان کی تو دین جان<br/>         غالب کی تو دین جان کی تو دین جان<br/>         غالب کی تو دین جان کی تو دین جان</p> | <p>۵۵۳<br/>         غالب کی تو دین جان کی تو دین جان<br/>         غالب کی تو دین جان کی تو دین جان<br/>         غالب کی تو دین جان کی تو دین جان<br/>         غالب کی تو دین جان کی تو دین جان</p> |
| <p>۵۵۴<br/>         ہوا کے ہوو نکو ضرب بہ لاتے تھے پھیر کر<br/>         دہرتے تھے اُرمی ہوئی رنگت کو گھیر کر</p>   | <p>۵۵۵<br/>         حق تو یہ ہے ہر مسئلہ دان تیغ شاہ تھی<br/>         سر چڑھ کے سب لڑتی تھی اور گیتا تھی</p>   | <p>۵۵۶<br/>         آیا نظر نہ رتبہ مولا سپاہ کو<br/>         تیغ علی نے قطع کیا تھا لگاہ کو</p>   |
| <p>۵۵۷<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے</p>   | <p>۵۵۸<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے</p>                                 | <p>۵۵۹<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے<br/>         کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے</p>                                 |
| <p>۵۶۰<br/>         جوڑو کی سب غلام نظارہ ہو گئی<br/>         دھتے ہوئے اختر سیارہ ہو گئی</p>  | <p>۵۶۱<br/>         حق سے ڈرو تو مژدہ فضل الہ ہے<br/>         توبہ کرو تو تہنہ میں میرے پناہ ہے</p>  | <p>۵۶۲<br/>         کھولی زرہ کے ایک نگہ میں ہزار بند<br/>         کاٹے ہزار طرح حنا کے چار بند</p>  |
| <p>۵۶۳<br/>         انھوں نے خواب بہت دیکھے تھے<br/>         دل میں غبار کثافت دیکھے تھے</p>   | <p>۵۶۴<br/>         انھوں نے خواب بہت دیکھے تھے<br/>         دل میں غبار کثافت دیکھے تھے</p>   | <p>۵۶۵<br/>         انھوں نے خواب بہت دیکھے تھے<br/>         دل میں غبار کثافت دیکھے تھے</p>   |
| <p>۵۶۶<br/>         سایا بھی دو سلاح بھی درہم جان تھی<br/>         ہونٹوں کی طرح بات بھی دو اور زبان تھی</p>   | <p>۵۶۷<br/>         اس بروت ذوالفقار کے جلوے کہاں تھے<br/>         وال تھی جہان زمین نہ تھی آسمان تھے</p>  | <p>۵۶۸<br/>         دل رخنہ رخنہ کر کے زرہ کو اڑا دیا<br/>         طائر کو جال جال کو طائر مینا دیا</p>  |







شوق سیرنج بر غافل گزین  
قافیل کے کھڑے ہوئے آفرین دین  
کوئی پکارا بان کوئی بولا جی نہیں  
اب دیر کیا ہو مجھ سے میں اپنے دوپٹے

شوق سیرنج بر غافل گزین  
قافیل کے کھڑے ہوئے آفرین دین  
کوئی پکارا بان کوئی بولا جی نہیں  
اب دیر کیا ہو مجھ سے میں اپنے دوپٹے

شوق سیرنج بر غافل گزین  
قافیل کے کھڑے ہوئے آفرین دین  
کوئی پکارا بان کوئی بولا جی نہیں  
اب دیر کیا ہو مجھ سے میں اپنے دوپٹے

آواز دی عمر نے ہر گردن ڈھلی ہوئی  
قافیل پکارا آنکھ ذرا ہر کھلی ہوئی

قافیل پکارا آگے بھی باہر یہ آئی تھی  
شہ بولے جب سنان علی اکبر کے کھائی تھی

سارے بزرگ مر گئے مجھ بے نصیب کے  
میرا کوئی نہیں ہر سو اس غریب کے

شوق سیرنج بر غافل گزین  
قافیل کے کھڑے ہوئے آفرین دین  
کوئی پکارا بان کوئی بولا جی نہیں  
اب دیر کیا ہو مجھ سے میں اپنے دوپٹے

شوق سیرنج بر غافل گزین  
قافیل کے کھڑے ہوئے آفرین دین  
کوئی پکارا بان کوئی بولا جی نہیں  
اب دیر کیا ہو مجھ سے میں اپنے دوپٹے

شوق سیرنج بر غافل گزین  
قافیل کے کھڑے ہوئے آفرین دین  
کوئی پکارا بان کوئی بولا جی نہیں  
اب دیر کیا ہو مجھ سے میں اپنے دوپٹے

قافیل سے پوچھا دیکھ کدھر غل سہوتا ہو  
ہو ہر حسین کھلے کوئی رہنیں روتا ہو

نا محروک کا دھیان نہ پر سک کا ہوش ہو  
یہ سب ہو کا جوش ہو الفت کا جوش ہو

پانی تو یان ملے گا نہ زہر کے جائے کو  
انسو چھڑک کے ہوش میں لاؤنگی بھائی کو

شوق سیرنج بر غافل گزین  
قافیل کے کھڑے ہوئے آفرین دین  
کوئی پکارا بان کوئی بولا جی نہیں  
اب دیر کیا ہو مجھ سے میں اپنے دوپٹے

شوق سیرنج بر غافل گزین  
قافیل کے کھڑے ہوئے آفرین دین  
کوئی پکارا بان کوئی بولا جی نہیں  
اب دیر کیا ہو مجھ سے میں اپنے دوپٹے

شوق سیرنج بر غافل گزین  
قافیل کے کھڑے ہوئے آفرین دین  
کوئی پکارا بان کوئی بولا جی نہیں  
اب دیر کیا ہو مجھ سے میں اپنے دوپٹے

اسد ہماری فوج میں تو عید ہوتی ہو  
مجھ کو یقین ہو یہ وہی بی بی روتی ہو

بند تین روز کے پیاسے کو چھوڑ دے  
قصد نبی کا انکے نواسے کو چھوڑ دے

کچھ قرض ہو تو بیچ کے گھر کو ادا کر دوں  
سمجھاؤں کس طرح سے تجھے آہ کیا کر دوں



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۴۳۰<br/>         اے شہرِ مہر سے لگا ہوا تیرا دل<br/>         کچھ دوسرا بن گیا تھا تو دل<br/>         تیرا تو قبلہ و دین تھا تو دل<br/>         بھائی سے مل کر بھیجے دین جاوے تو دل</p> | <p>۴۳۱<br/>         اے شہرِ مہر سے لگا ہوا تیرا دل<br/>         کچھ دوسرا بن گیا تھا تو دل<br/>         تیرا تو قبلہ و دین تھا تو دل<br/>         بھائی سے مل کر بھیجے دین جاوے تو دل</p> | <p>۴۳۲<br/>         اے شہرِ مہر سے لگا ہوا تیرا دل<br/>         کچھ دوسرا بن گیا تھا تو دل<br/>         تیرا تو قبلہ و دین تھا تو دل<br/>         بھائی سے مل کر بھیجے دین جاوے تو دل</p> |
| <p>۴۳۳<br/>         پانی نہ بھوکے پیاسے کو اور ہر خصال کے<br/>         پر وقت بچ آگے نہ پہنچے تو دل</p>   | <p>۴۳۴<br/>         کیا جلد شب قتل گئے دل کو قتل ہو<br/>         اب تیغ کی محراب ہو اور جدہ حق ہو</p>   | <p>۴۳۵<br/>         سینہ کو مرے مخزنِ تسلیم و رضا کر<br/>         ثابت قدمی تو مرے پاؤں کو عطا کر</p>   |
| <p>۴۳۶<br/>         اے شہرِ مہر سے لگا ہوا تیرا دل<br/>         کچھ دوسرا بن گیا تھا تو دل<br/>         تیرا تو قبلہ و دین تھا تو دل<br/>         بھائی سے مل کر بھیجے دین جاوے تو دل</p> | <p>۴۳۷<br/>         اے شہرِ مہر سے لگا ہوا تیرا دل<br/>         کچھ دوسرا بن گیا تھا تو دل<br/>         تیرا تو قبلہ و دین تھا تو دل<br/>         بھائی سے مل کر بھیجے دین جاوے تو دل</p> | <p>۴۳۸<br/>         اے شہرِ مہر سے لگا ہوا تیرا دل<br/>         کچھ دوسرا بن گیا تھا تو دل<br/>         تیرا تو قبلہ و دین تھا تو دل<br/>         بھائی سے مل کر بھیجے دین جاوے تو دل</p> |
| <p>۴۳۹<br/>         مان کی طرح تھی عاشقِ شاہِ زمین بہن<br/>         یہ بھائی بھائی کہتی تھی لاشاہین بہن</p>   | <p>۴۴۰<br/>         اس رہ میں مجھے تو شہرِ تسلیم و رضا<br/>         منزل سے مدینہ کے مسافر کو لگا دے</p>  | <p>۴۴۱<br/>         رستی میں ترے شیر کو جب باندھ لیا تھا<br/>         خوش ہو کے تری راہ میں منہ کھول دیا تھا</p>  |
| <p>۴۴۲<br/>         اے شہرِ مہر سے لگا ہوا تیرا دل<br/>         کچھ دوسرا بن گیا تھا تو دل<br/>         تیرا تو قبلہ و دین تھا تو دل<br/>         بھائی سے مل کر بھیجے دین جاوے تو دل</p> | <p>۴۴۳<br/>         اے شہرِ مہر سے لگا ہوا تیرا دل<br/>         کچھ دوسرا بن گیا تھا تو دل<br/>         تیرا تو قبلہ و دین تھا تو دل<br/>         بھائی سے مل کر بھیجے دین جاوے تو دل</p> | <p>۴۴۴<br/>         اے شہرِ مہر سے لگا ہوا تیرا دل<br/>         کچھ دوسرا بن گیا تھا تو دل<br/>         تیرا تو قبلہ و دین تھا تو دل<br/>         بھائی سے مل کر بھیجے دین جاوے تو دل</p> |
| <p>۴۴۵<br/>         ہمارا تھا عرشِ زلزلہ تھا مشرقین کو<br/>         لکڑی کا رہا رہے تھے حسین کو</p>   | <p>۴۴۶<br/>         میں یہ نہیں کہتا کہ ظفر و کجیو یارب<br/>         مقبول شہادت تو مجھے کجیو یارب</p>  | <p>۴۴۷<br/>         دریا سے کرم جویش میں میں تیری عات<br/>         کیا مانگتا ہوں ماگ تو ریت دوسرا سے</p>   |



۱۰  
 خوشنودن کا تعین کرو یا سالار  
 مصلحت شکر تعین دیا جو غفار  
 یو ابی خدائی کا تعین کرتے ہیں غفار  
 خوشنودن کا بھی ہم کرتے ہیں غفار

۱۱  
 بجائی سے لگتی ہے وہ نہ خیر  
 کھول کر دیکھو کہ کون ہے خیر  
 کیا ہے لگا لگا ہوا ہے ملک  
 چاہیں آج کی شہادت کو چاہیں

۱۲  
 عمر جیو اس واسطے ہوا دوسری خواہش  
 اب وعدہ کرے بجائی کا بوجھ باری  
 کلے کلے کرے کہ تعین نہیں ہو گیا  
 چاہے آج کے لئے کا تعین شام کا لشکر

جنت دو جسے چاہو جسے چاہو نہ دو تم  
 مختار سے گھر کے ہو چاہو سو کرو تم

مسلم کا اگر کچھ ہے چہلم تو بجا سیہ  
 کس واسطے پر دیس میں دہل ہے

یغادرہ اور دبدل فوج شقی سے  
 تم مقنع و جا در کو بڑا ڈالو ابھی سے

۱۳  
 وادہ جان بخش نانا نہ چہلم  
 بکاش ہے لکھنوی بکاش ہے  
 اور اچھ کر کہ با دیدہ کریم  
 فہمیا تعین دینے زار ہے چہلم

۱۴  
 جیسے شہر میں رہے ان کو کچھ لکھ  
 سو یا بھی نہ ہو لکھ کوئی لاش یہ جاو  
 دن کو تھا جو مسلم کا غریب اب بھی  
 چاہیں سیوان مسلم کا کران جاو

۱۵  
 اس وقت صندھ میں کی یہ آتی  
 کیا کہتی ہو کیا کہتی ہو یہ باری جان  
 یہ جان کی اگر تو نے صحبت نہ ٹھانی  
 دوزخ سے کیسی شخص کی ہوئی سہانی

۱۶  
 نظر وند اس ملک عدم کے سفری کو  
 روکا ہو کیسے بھی چرخ سحری کو

۱۷  
 دل کھول کے مشغول فغان ہو گئی  
 آج اپنے مسافر کے لئے روٹ لگ گئی

۱۸  
 کیا امتیون سے تو جہنم کو بھرے گی  
 کیا روح بنی سے مجھے شرمندہ کرے گی

۱۹  
 ہر ایک سے یہ کہتا ہے کہ کو تاراد  
 فرمایا کہ یہ ہے کہ کو تاراد  
 سب سے کہتا ہے کہ کو تاراد  
 ہر ایک سے کہتا ہے کہ کو تاراد

۲۰  
 ہر ایک سے یہ کہتا ہے کہ کو تاراد  
 فرمایا کہ یہ ہے کہ کو تاراد  
 سب سے کہتا ہے کہ کو تاراد  
 ہر ایک سے کہتا ہے کہ کو تاراد

۲۱  
 ہر ایک سے یہ کہتا ہے کہ کو تاراد  
 فرمایا کہ یہ ہے کہ کو تاراد  
 سب سے کہتا ہے کہ کو تاراد  
 ہر ایک سے کہتا ہے کہ کو تاراد

۲۲  
 عابد سے کہا رکھے جبین اسکی جبین  
 رستہ کو آٹھا ڈالو بس بابہ میوزمین

۲۳  
 محتاج ہر پانی کو پسیر شیر خدا کا  
 سوں کہاں چہلم کہاں ہے غراب کا

۲۴  
 است پہ ندا ابی میں ارلا کرونگی  
 میں آپ سونگی انھیں آباد کرونگی



۵۱۶  
 اگر نشین جان بزرگوار  
 ز غنی چون که غنی غنی  
 جو علم چون بر دست درون چون  
 بن بجائی سے اب جو کسے نہ دنیا میں

۵۱۷  
 کہتی تھی غنی غنی  
 کہتی تھی غنی غنی  
 کہتی تھی غنی غنی  
 کہتی تھی غنی غنی

۵۱۸  
 دو گلا یہ عالم اسکوی  
 ہر ایک نہیں اس کے اگلے کا  
 کہ ایک جو علم کے  
 سے ہوتے فکر کے

۵۱۹  
 ناکسان ہر جو صرا میں رہن  
 لیکن نہ جدائی ہر کہیں بھائی

۵۲۰  
 فریاد یہ تھی عسرت شاہ شہدا کی  
 پر دلیس میں تھے ہر وہائی

۵۲۱  
 ناگاہ کہا ہنس کے یہ شاہ شہدا کے  
 چاہا تھا جو بندے نے وہی چاہا

۵۲۲  
 زہرا کی صدا آئی کہ توبت علی ہو  
 بابا بھی تھی تو ترا ویران بھی تھی ہو  
 ظاہر میں تو غنا جو کرب کی تھی ہو  
 لیکن بھائی اس میں تشویش تھی ہو

۵۲۳  
 ناگاہ وہ غنی غنی  
 دروازہ تھی تھی  
 زہرا کی صدا آئی کہ توبت علی ہو  
 بابا بھی تھی تو ترا ویران بھی تھی ہو

۵۲۴  
 زہرا کی صدا آئی کہ توبت علی ہو  
 بابا بھی تھی تو ترا ویران بھی تھی ہو  
 ظاہر میں تو غنا جو کرب کی تھی ہو  
 لیکن بھائی اس میں تشویش تھی ہو

۵۲۵  
 فرزندوں کا مرنا تو گوارا کیا زینت  
 امت سے مگر بھائی کو یا کیا زینت

۵۲۶  
 زینت عجب حال کیا خیمہ میں آکر  
 رونے لگے سینے سے سکیہ کو لگا کر

۵۲۷  
 سیکس کے علمدار ہولشکر کا علم لو  
 عباس علی آؤ پیسہ کا علم لو

۵۲۸  
 اگر علم کا علم کا علم  
 اگر علم کا علم کا علم  
 اگر علم کا علم کا علم  
 اگر علم کا علم کا علم

۵۲۹  
 اگر علم کا علم کا علم  
 اگر علم کا علم کا علم  
 اگر علم کا علم کا علم  
 اگر علم کا علم کا علم

۵۳۰  
 اگر علم کا علم کا علم  
 اگر علم کا علم کا علم  
 اگر علم کا علم کا علم  
 اگر علم کا علم کا علم

۵۳۱  
 کھولے ہوئے سر کو جو کھڑی تھی سو کھڑی  
 بے ہوش زمین پر جو پڑی تھی سو پڑی

۵۳۲  
 یا رویہ علم آ کے وہ خوش ذات تھا  
 ہاتھوں بکسی جینے سے بھی جوتا تھا

۵۳۳  
 کیوں صا جو عباس کا کیا جاہ و چشم ہو  
 کیا جعفر آیا سے بھائی سرا کم ہو



۱۵۱

یہ ذکر تھا کہ ہم جو ہوا و تر کیا  
اوساق ہوئے مصطفیٰ بالحق کی پریشان  
نہیں تھے کہ جو ہوا و تر کیا  
عیاں تھے توڑی کہ ہوا و تر کیا

۱۵۲

یہ انکو دے دیا تھے وہ مار تھے  
وان باتیں درخت کی بیان کیا  
جلد و تر تھے کہ ہوا و تر کیا  
بہاوردی سہا پہا کہ ہوا و تر کیا

۱۵۳

اس وقت میں تھا کہ عین اندیشہ  
انے بھی لگا لی کہ ہوا و تر کیا  
نہیں تھے کہ ہوا و تر کیا  
نہیں تھے کہ ہوا و تر کیا

کھائے ہوئے برجی علی اکبر تو پڑے تھے  
پڑے ہوئے شیر کا کچھ کھڑے تھے

ان ہم تھا وان مشورہ تھا فلم کرے  
یہ کہتا تھا پانی دودھ کہتے تھے نہ دیکھ

دستار گیری خاک پہ شاہ شہدا کی  
جنش میں لگا آگئی محبوب خدا کی

۱۵۴

کھانوں کی کیا شہر کا بیانی  
بالا شہر اکبر سے انھیں آگے چلے  
تھا کہ کیا کیا کہ ہوا و تر کیا  
پایا کہ کیا کیا کہ ہوا و تر کیا

۱۵۵

لکھا ہوا غنیمت راوی نے یاد  
جب کیا کیا کہ ہوا و تر کیا  
نہیں تھے کہ ہوا و تر کیا  
نہیں تھے کہ ہوا و تر کیا

۱۵۶

غش کیا کیا کہ ہوا و تر کیا  
بوش آیا کہ ہوا و تر کیا  
اللہ را شکر کہ ہوا و تر کیا  
اور کھائے کہ ہوا و تر کیا

یہ بوش میں تھے اور کئی بخش ہو تھے  
وہ اپنی مصیبت پہ کھڑے رہے تھے

رور کے فرشتوں نے کہا جیج برین  
تو تاج سر عرش گزار دے زمین پر

ظالم لہین حرب بہ مرے سر پہ کیا ہو  
یہ وار دوبارہ سر حیدر پہ کیا ہو

۱۵۷

یہ بیرون کی بوجہ بارہ خون کیا  
اور شاہ کا وہ پاس کیا کیا  
نہیں تھے کہ ہوا و تر کیا  
نہیں تھے کہ ہوا و تر کیا

۱۵۸

لکھا کہ کیا کیا کہ ہوا و تر کیا  
آیا شہر مغللوں کے پہلو میں  
اور شہر میں نور سے نہ کیا  
نہیں تھے کہ ہوا و تر کیا

۱۵۹

یہ مونسود اللہ نہیں شہر کا بار  
یہ ایک بوجہ شہر کا بار  
اور تاج سر شاہ سے نہ کیا  
خانوق وہ خون کیا کیا

یہ خون کے بس میں شہر مغللوں پر تھے  
شہر کو گھیرے ہوئے رو با کھڑے تھے

کی قبر میں فریاد شہنشاہ خفت نے  
سر پٹ لیا اپنا رسولان سلف نے

آیا نہ ذرا خوف محمد کا لعین کو  
گھر کے روانہ ہوا تاج شہر دین کو

کرنا ہو اور مصطفیٰ راوی نے یاد



|   |   |   |
|---|---|---|
| <p>۲۳۲</p> <p>زود سے کہنے لگے کہ غلام کو دیکھو وہ غلام<br/>اس تاج کو دیکھو پانی سے کوئی غلام<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام<br/>پانی سے کہنے لگے کہ غلام کو دیکھو</p> | <p>۲۳۳</p> <p>اس طرح اس نے تاج کو دیکھا<br/>وہ غلام کو دیکھا پانی سے کوئی غلام<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام<br/>پانی سے کہنے لگے کہ غلام کو دیکھو</p> | <p>۲۳۴</p> <p>پھر قتل مجھے کرتا ہو کیون تیغ جفا<br/>کیا حشر میں اس شمر کے کا تو فدا<br/>ان فاطمہ کو باپ علی سے فدا<br/>وہ غلام کو دیکھا پانی سے کوئی غلام</p>         |
| <p>۲۳۵</p> <p>وہ بولا کہ دولت چری کی جگہ تاج<br/>یہ تاج ہو اسکا جو دولت کا<br/>یہ تاج ہو اسکا کہ پانی سے کوئی غلام<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام</p>                 | <p>۲۳۶</p> <p>ملا دے اسے تاج خاں کی جگہ تاج<br/>یہ تاج ہو اسکا جو دولت کا<br/>یہ تاج ہو اسکا کہ پانی سے کوئی غلام<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام</p>    | <p>۲۳۷</p> <p>وہ بولا کہ قتل سے تاج خاں کی جگہ تاج<br/>یہ تاج ہو اسکا جو دولت کا<br/>یہ تاج ہو اسکا کہ پانی سے کوئی غلام<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام</p> |
| <p>۲۳۸</p> <p>یہ تاج ہو اسکا جو حسین ابن علی ہو<br/>واللہ کلامہ سر شہر پیری ہو<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام<br/>پانی سے کہنے لگے کہ غلام کو دیکھو</p>               | <p>۲۳۹</p> <p>میں شہر ہون گل کے مددگار ہو شہر<br/>یہ تاج ہو اسکا جو حسین ابن علی ہو<br/>واللہ کلامہ سر شہر پیری ہو<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام</p>   | <p>۲۴۰</p> <p>خیر کو مرے خون سے گر تو نہ بھرے گا<br/>واللہ شفاعت شہر لولاک کرے گا<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام<br/>پانی سے کہنے لگے کہ غلام کو دیکھو</p>  |
| <p>۲۴۱</p> <p>مظلوم کو سید کو کیا ذبح جفا<br/>کچھ شرم نہ آئی تجھے محبوب خدا<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام<br/>پانی سے کہنے لگے کہ غلام کو دیکھو</p>                  | <p>۲۴۲</p> <p>وہ بولا کہ خطا آب کی زہار نہیں ہو<br/>یہ تاج ہو اسکا جو حسین ابن علی ہو<br/>واللہ کلامہ سر شہر پیری ہو<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام</p> | <p>۲۴۳</p> <p>اک کام وہ کر جس سے علی بھگوان<br/>یہ تاج ہو اسکا جو حسین ابن علی ہو<br/>واللہ کلامہ سر شہر پیری ہو<br/>کہا کہ جو کہ زود سے کہنے لگے وہ غلام</p>         |



۵۴۴  
یہ باتیں نہیں تھیں جس سے جو شیخ نے لکھا  
سکھوتے ہوئے وہی تھی خالق کی بات  
کہتی تھی کہ لکھتا ہوں مری ان کی کساں  
موت پر شہید آج مسافر اجماعی

۵۴۵  
یہ شیخ جو لکھا کہ اس نے یہ نہیں لکھا  
لکھا کہ وہ روایت میں ہے اب تک جو  
جلد نے لکھا ہے وہی ہے

۵۴۶  
خبر کے تلے خلق شہنشاہ عربیہ  
کیون آج قیامت نہیں آتی عجیبہ

۵۴۷  
زینب تو لگی بوٹنے شہر کے آگے  
شہر ترپنے لگے ہمیشہ کے آگے

۵۴۸  
اگر تیرے دنیا تو لکھا نہیں کیا  
اگر تیرے دنیا تو لکھا نہیں کیا  
اگر تیرے دنیا تو لکھا نہیں کیا

۵۴۹  
یہ شیخ جو لکھا کہ اس نے یہ نہیں لکھا  
لکھا کہ وہ روایت میں ہے اب تک جو  
جلد نے لکھا ہے وہی ہے

۵۵۰  
کیا تیرے جو دامن احمد میں پلا  
جلد کی شمشیر اور اس کا گلا

۵۵۱  
اس ظلم سے جی بھر نہ بھرا فوج لعین کا  
یا مال کیا گھوڑوں سے لاشیں کین کا

۵۵۲  
اگر تیرے بابائے امیر کو چاہا  
اگر تیرے بابائے امیر کو چاہا  
اگر تیرے بابائے امیر کو چاہا

۵۵۳  
یہ شیخ جو لکھا کہ اس نے یہ نہیں لکھا  
لکھا کہ وہ روایت میں ہے اب تک جو  
جلد نے لکھا ہے وہی ہے

۵۵۴  
سید کا گلا لکھا ہے کچھ دھیان نہیں  
اس فوج میں کیا کوئی مسلمان نہیں

۵۵۵  
اس سرور دین ای شہر زیجاہ مدد کر  
لکھا کہ وہ روایت میں ہے اب تک جو  
جلد نے لکھا ہے وہی ہے

# خاتم الطبع

بشہد الحمد والمنة کہ جلد دہم

دفعہ ہفتم ہفتم مجموعہ

مرثیہ ہائے افصح الفصحی

ابن ابی الفتح التقدیمین

استاد التاخرین برگزیدہ حضرت

رہبر قدیر جناب ہرزہ سلامت علی صاحب

قلم میرا علی اللہ درجۃ فیہ

بماہ دسمبر ۱۹۶۷ء

چھپکر مقبول طباع مومنین ہوئی

نقطہ



## فہرست مرثیہ ہائی جلد دوم دفتر ہفتم

| نمبر شمار | مطلع                                  | نمبر شمار | مطلع                          |
|-----------|---------------------------------------|-----------|-------------------------------|
| ۱         | کیا شاہ خراسان کی زیارت کا شرف ہو     | ۱۴        | ایک سو منو یعقوب کے بارہ جو   |
| ۲         | کعبہ صدف گوہر یکتا سے علیٰ ہر         | ۱۵        | منبر نشین انجمن شاہ دین ہوا   |
| ۳         | مومنوا حمد سرسل بہ نبوت ہو ختم        | ۱۶        | جب متصل مسجد کو نہ حرم        |
| ۴         | زینب کے پسر معرکہ آرا سے وفا میں      | ۱۷        | یا فاطمہ فریاد کرو مشیر خدا   |
| ۵         | ایک سو منو کہتے ہیں جسے عشق دہ کیا ہو | ۱۸        | صغیر اکو عجب فرقت شبیر کا غم  |
| ۶         | آج آفاق سے حیدر کا نشان اٹھتا ہو      | ۱۹        | جب شام میں ہر ایک طرفین       |
| ۷         | چسرو ز سے ہو لاک خضر آب بقا ہو        | ۲۰        | عصیان کے عارضے سے جو دل کو    |
| ۸         | حرز علم احمد مختار ہو عبث اس          | ۲۱        | جب کر بلا کو شام سے لشکر روا  |
| ۹         | اکبر کو اجازت جو ملی شہ سے بن کی      | ۲۲        | جب ختم کیا سورہ واللیل تم     |
| ۱۰        | جب چین خاک میں لکیر کی جوانی کا ملا   | ۲۳        | چہلم جو کر بلا میں بہشت کا ہو |
| ۱۱        | جب دن میں ہوے فیہ داوڑ علی اکبر       | ۲۴        | ایک منبر حسین نیا آج          |
| ۱۲        | شیر سے شہ صابر و شاکر کا سفر ہو       | ۲۵        | کوہ رقیسم پر جو علی کا گذر    |
| ۱۳        | جب فوج حسین گئی گلزار ارم کو          | ۲۶        | خورشید نے جب قطع کیا سنہ      |

۲۷ جب ترسم آگے لگا شہ کی بہر

## اطلاع

اہل مطالع کو اطلاع دی جاتی ہے کہ دفتر ہفتم میں جلد کا حق تصنیف بنام راقم ہے یہی ہونا  
صاحب بغیر اجازت راقم قصد طبع نہ کریں۔ اور علیحدہ علیحدہ خواہ انتخاب کر کے بھی کسی مرثیہ کو نہ بچاویں  
عرض افغ کے نقصان اٹھانے کے فقط

سید عبدالحسین تاجر کتب لکھنؤ محلہ کچھ عتب ہزار ۴۴۵